

مفتیانِ دینِ متین اور فقیہانِ ملت سے

— ایک —

اِسْتِفَاء

تالیف: حضرت مرزا غلام احمد صاحبِ مجدِ چہارم

ترجمہ: شفیق مرزا

احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور

استفتاء

تالیف

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
مجدد صدیق سار دہم



ترجمہ

شفیق مرزا

ناشر

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

پیش لفظ

کسی تحریک کو دوسری زبان میں منتقل کرنا بڑا مشکل آرٹ ہے۔ اور اگر یہ نگارشات نظریات و افکار سے متعلق ہوں تو مترجم کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے۔ ترجمہ سے متعلق تو ویسے ہی منقولہ مشہور ہے :

It gives the design but not the beauty

لیکن اس ترجمہ میں اس امر کی انتہائی کوشش کی گئی ہے کہ زبان کی نوک پلک درست کرتے وقت منشاء سے متکلم الفاظ کی مینا کاری کا نشانہ نہ ہو۔

حضورؐ کی اس معرکہ آرا تحریک کے ترجمہ کی تحریک مجھے حضرت خواجہ ابوالحسن صاحب مرحوم کے ایک شذرہ سے ہوئی اور پھر احیاء کی پسندیدگی اور اصرار نے اسے تکمیل تک پہنچایا۔ ناشکر گزاری ہوگی۔ اگر فضل حبیب حضرت مولینا شیخ عبدالرحمان صاحب مصری کی محنت اور ژرف نگاہی کو خراج تحسین نہ پیش کیا جائے جسکی نظر ثانی سے یہ کتاب مہ پارہ سے شہ پارہ بنی۔ بہر حال اگر اس میں کوئی غریبی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اگر کوئی خامی ہے تو وہ میری ہے۔ کیونکہ حسن و خوبی کا منبع اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے :

شفیق مرزا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ

﴿۱﴾

اے ہمارے رب ہم مظلوم ہونے کی حالت میں تیرے پاس آئے ہیں پس
ہمارے اور ظالم لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما ! اصبحت
اما بعد ! آگاہ رہیے اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے کہ میں نے اس رسالہ کو
دو حصوں میں تقسیم کیا ہے اور درابواب پر مشتمل بنایا ہے اور مقصود اس
سے یہ ہے کہ اہل عناد پر حجت قائم کی جائے۔ میں نے اسے آفسوڈل کے پانی اور
دل کی سوزش تحریر کیا ہے اور رب العباد پر توکل کرتے ہوئے اسے اختتام
تک پہنچایا ہے۔

پہلا باب

اے علماء اسلام اور فقیہان ملت خیر الانام ! مجھے ایک ایسے آدمی
کے بارہ میں فتویٰ دو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا مدعی ہے اور کتاب
اللہ اور اس کے رُوح و رحیم رسول پر ایمان رکھتا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے خارق عادت امور روشن نشانات اور عجائبات
فصرت ظاہر فرمائے اور وہ ایسے زمانہ میں ظاہر ہوا جو دین سے تنہی دست اور اسلام
کے پیچھے پر نیزہ کی مانند تھا اور علمائے وقت اس آدمی کے مشابہ تھے۔
جن کی مابین لوٹ کھڑا ہی ہوں جبکہ پادری اس پیدان کی طرح نکل پڑے تھے۔

جو دیتروں سے مسلح ہو۔ ایک تیز کو وہ اس لئے تیز کرتے ہیں تاکہ کذب و افتراء اور گوناگوں بتانوں کے ساتھ ملت اسلامیہ کو زخمی کریں اور دوسرے تیز کو اس لئے سونا رنگاتے ہیں تاکہ لوگوں کو عیسائیت میں داخل کریں۔ تم انہیں پھاڑنے والے بھیڑیے یا سامان لوٹنے والے چور کی مانند پاؤ گے اور ان کے پاس نقل اور بعید از عقل باتوں کے سوا کچھ نہیں اور ان کے دین کا ستون کفارہ کی خشک لکڑی ہے اور اس سے انہوں نے نفس امارہ کے لئے ہر دروازہ کھول دیا ہے۔ کیا اس عقیدہ سے زیادہ وحشت ناک۔ فحش اور سعید طابع کے قبول کرنے سے دُور کوئی عقیدہ ہو سکتا ہے۔ اس کے باد صفت وہ اللہ تعالیٰ کے دین اور حضرت خیر الانام کو گالیاں دیتے ہیں اور یہ اسلام پر سخت ترین مصیبت ہے۔ وہ دین جو خشک لکڑی پر قائم ہے وہ محتاج تحقیق نہیں اور عقل اس کی تصدیق کی طرف ہٹاتی نہیں کرتی بلکہ فطرت طیبہ اس سے گریز کرتی اور ایسی باتوں سے بھاگتی اور تنبیہی مذہب کو تین طلاقیں دیتی ہے۔ اور جہاں تک صعود و نزول عیسیٰ کا تعلق ہے۔ سو یہ ایک ایسا امر ہے جسے عقل اور کتاب اللہ قرآن بھٹلاتی ہے۔ اور یہ ایک گڑباز کی طرح ہے جس سے بچوں کو بہلایا جاتا ہے یا ان تباہی کی مانند ہے جس سے اڑکے اور لڑکیاں کھیل سکتی ہیں۔ کوئی دلیل اور برہان اس پر قائم نہیں۔ سو خلاصہ کلام یہ کہ یہ مدعی فتنوں اور بدعات کی کثرت اور اسلام کی کمزوری کے زمانہ میں ظاہر ہوا ہے اور اس کے دعویٰ سے پہلی زندگی میں جھوٹ اور افتراء کی عادت نہیں پائی گئی۔ نہ نوجوانی کے عالم میں نہ بڑھاپے میں۔ اور اس کے عمل میں سنت خیر الانبیاء کے خلاف کوئی چیز نہیں پائی گئی۔ بلکہ وہ حضور صلعم کے لئے ہوئے تمام احکام و اخبار اور سید الانبیاء سے ثابت شدہ ہر چیز پر

ایمان رکھتا ہے۔ اور یقیناً وہ نفسانی خواہشات کے چارہ گروں میں سے ہے اور اس نے گناہوں کے زخموں کا علاج کیا۔ اور دوا دی ہے اور وہ مخلوقات کی غمخواری کرنے اور پہلی امتوں کو آخری امت سے ملانے آیا ہے اور اگر تو اس علاج چاہے گا تو اس میں محمد مصطفیٰ کا نمونہ پائے گا اور وہ ہدایت کی ہر راہ میں اسی کی پیروی کرنا ہے۔ دشمنوں نے ہر ممکن کوشش کی اور بلا کی طرح اس پر ٹرٹ پڑے اور اس کے معاملہ کی پوری چھان بین کی تاکہ اس میں کوئی نقص یا اس کی طرف سے کسی ایسی بات پر اطلاع پائیں جس میں ملتِ غزّا کی مخالفت مترشح ہوتی ہو۔ انہوں نے بغض و حسد کے پیش نظر اس کے سوانح کی پڑتال کی مگر زندگی عداوت کے باوجود وہ عیب جینی استحقاق اور تحقیر کا موقع نہ پاسکے اور نہ کوئی ایسا طریق عمل جو خواہشاتِ نفسانی اور اغراض پر محمول کیا جاسکے اور وہ ادائل میں گوشتہ منامی میں مستور تھا۔ نہ اسے کوئی جانتا تھا۔ اور نہ اس کا ذکر کیا جاتا تھا نہ اس سے کوئی امید رکھی جاتی تھی اور نہ اس سے کسی قسم کا خوف کیا جاتا تھا۔ بلکہ اسے جتنی سمجھا جاتا اور اس کا احترام نہ کیا جاتا۔ اور وہ ان اشیاء میں شمار نہ ہوتا تھا۔ جن کا ذکر خواص و عوام میں کیا جاتا ہے بلکہ اسے لاشے سمجھا جاتا اور انشودوں کی مجلس میں اس کے ذکر سے اغراض کیا جاتا۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اُسے خبر دی کہ وہ اس کے ساتھ ہے۔ اور اس نے اُسے چن لیا۔ اور اپنے محبوب بندوں میں داخل کر لیا ہے۔ وہ اس کے ذکر و نعت بخشنے گا اور اس کی شان کو بلند کرے گا۔ اور اس کی دلیل کو غلط نہ کرے گا۔ وہ لوگوں میں شہرت پائے گا۔ اور زمین کے مشرق و مغرب میں اس کی تعریف اور ذکر جمیل کیا جائے گا۔

آسمان کے رب کے حکم سے اس کی عظمت زمین پر پھیلائی جائے گی اور حضرت کبریا سے اس کی مدد ہوگی اور لوگ اس کے پاس فوج در فوج ٹھانھیں مارنے ہوئے سمندر کی طرح دور دراز سے آئیں گے یہاں تک کہ قریب ہے کہ وہ ان کی کثرت سے اکتا جائے اور انہیں دیکھ کر اس کا دل تنگ ہو۔ اور گھبراہٹ میں ڈالے گا۔ اسے ایسا ہی امر جس سے ایک کثیر العیال آدمی کثرت عیال قلت مال اور بارگراں کے اٹھانے کے وقت گھبراہٹ محسوس کرتا ہے۔ لوگ اپنے وطنوں کو چھوڑ کر اس کی بستی کو اپنا وطن بنا لیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل اس کی طرف کھینچے ہیں۔ اور وہ اس کی ملاقات کے لئے دوستوں کی ملاقات ترک کر دیں گے اور اس کی صحبت کے لئے جگہ سوزش محسوس کریں گے اور اسے دیکھ کر دل نرم پڑ جائیں گے اور کمال صدق و صفا اور انخلاص کے ساتھ اس کی پیروی میں جلیں گے۔ اور اس کی خاطر گونا گوں مصائب کو ترجیح دیں گے اور انہیں میں سے کچھ لوگ اصحاب صفہ کہلائیں گے اور اس کے بعض حجروں میں فقراء کی طرح سکونت اختیار کریں گے اور ان کی خواہشات پگھل جائیں گی اور دل پانی کی طرح بہہ نکلیں گے۔ حق کی معرفت اور آسمانی نور دل کو دیکھنے کی وجہ سے تو ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے لبریز دیکھے گا۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے ایک منادی کو ایمان کے لئے پکارتے ہوئے سنا اور وہ لذت اور جذب و مستی کی وجہ سے عارفوں کی طرح ابیدہ ہوں گے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مقصود سے ہمکنار کیا ہے وہ شکر کریں گے اور ان کی رو میں حضرت کبریا کے آستانے پر گر جائیں گی اور اس طرح اس بندہ کے لئے ہر طرف سے تحفے ہدیے اور قسم قسم کی چیزیں آئیں گی اور اس کا رب اُسے بڑی برکت غالب

آنے والا نفس اور شدید قوت جاذبہ عطا کرے گا جیسا کہ ابتداء ہی سے اس کے لئے مقدر ہے۔

لوگ اس کے دروازے کی طرف تیزی سے آئیں گے اور بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور بادشاہوں اور امراء کے گردہ اس کی طرف رجوع کریں گے۔ ہر قوم سے لوگ اس کی دشمنی کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور اس کے انتیصال کے لئے ہر طرف سے کوشش کریں گے۔ اور اس کے نور کو بچھانے کا ظہور کو مخفی کرنے، نشان کی تحقیر کرنے اور اس کی دیبل کو کمزور کرنے کی ہر ممکن تدبیر کریں گے اور اسے قتل کرنے، صلیب دینے، ملک سے جلا وطن کرنے یا زمینی لوگوں کی طرح ردیبل کرنے، چٹاخوری، جھوٹ اور ملمع سازی نہمت و افتراء کے ذریعے کھینچ کر حکام تک لے جانے کی ہر ممکن جدوجہد کریں گے اور ہر قسم کی ایذا سے بالاتر ایذا سے دینا چاہیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے آسمانی فضل کے ذریعہ اسے ان لوگوں کی تدبیروں سے بچائے گا۔ اور ان کی تدبیریں انہیں پر لوٹا دے گا۔ اور انہیں ذلیل و رسوا کرے گا۔ اور وہ خائب و خام ہو کر لوٹ جائیں گے گویا کہ وہ زندوں میں سے ہی نہ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعماء کا وعدہ پورا کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے کئے ہوئے وعدہ اور دشمنوں کو دی گئی وعید کی کبھی خلاف ورزی نہیں کرنا یہ وہ اخبار الہیہ ہیں جو وقوع سے پیشتر اس بندہ کی طرف وحی کی گئیں۔ اور معرض نحریر میں لانے کے بعد طبع کی گئیں اور مشہور میں امراء و غرباء میں پھیلا دی گئیں اور وہ مختلف قوموں اور شہروں میں بھجوائی گئیں اور ہر قوم کو اس پر گواہ بنایا گیا۔ اور یہ اس زمانہ میں شائع کی گئیں جس پر ہمارے اس زمانہ تک ۲۶ سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور اس وقت ان کے نتائج کا نشان تک

نہ تھا اور کسی صاحب رائے شخص نے ان کے وقوع پر اطلاع تک نہ پائی تھی۔ بلکہ برآمدی ان کے وقوع کو مستبعد خیال کرتا اور ان پر ٹھٹھا کرتا اور انہیں افتراء اور خواہشات کے تقاضوں کے مطابق حدیث نفس خیال کرتا تھا یا انہیں شیطانی وسوس قرار دیتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ سمجھتا تھا۔ اور یہ پیشگوئیاں خاکسار کی اردو تصنیف براہین احمدیہ کے مختلف مقامات پر درج ہیں تک کرنے والے کہ چاہیے۔ کہ اس کتاب کی طرف رجوع کرے۔ صحت نیت سے ان کا مطالعہ کرے اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے۔ اور ان کی عظمت، جلالت، شان، سر بلندی اور اس زمانہ سے دُری پر غور کرے اور ان کی چمک و بک کو ملاحظہ کرے۔ کیا کسی شخص میں یہ قوت ہے کہ بغیر عالم الاشیاء (اشیاء کو جاننے والا) اللہ تعالیٰ کے بتانے کے ایسی اخبار غیبیہ کی خبر دے۔ اور یہ پیشگوئیاں بڑی کثرت سے ہیں۔ ان میں سے بعض کا ہم نے ذکر کیا ہے اور بعض کو ترک کر دیا ہے۔ اور متقیوں کے لئے جو خدا سے ڈرتے ہیں۔ اور حق کو پالینے کے بعد ان کے دل خوف محسوس کرتے ہیں اور وہ اس پر سے بد بختوں کی طرح نہیں گزر جاتے یہی مقدار کافی ہے۔

وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم ایمان لائے ہیں پس ہمیں اپنے مومن بندوں اور گواہوں میں لکھ لے۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ خوب غور سے سن لو کہ ان پیش خبروں کے وقت ان کے ظہور کا کوئی نشان تک نہ تھا۔ نہ ان کے نور کی کوئی روشنی تھی اور نہ ان کے غیب پر اطلاع پانے کی کوئی راہ تھی۔ بلکہ یہ معاملہ آنکھ سے اوجھل اور عقل سے مخفی تھا۔ اور یہ بندہ گوشہ گمنامی میں مستور تھا اور مجھے سوائے ان چند لوگوں کے جو ابتداء سے میرے والد صاحب کے واقف تھے کوئی بھی نہ جانتا تھا اور اگر تم چاہو تو اس بیتی

قادیان کے باشندوں اور اردگرد کی مسلمان مشرکوں اور دشمنوں کی بستیوں سے بھی دریافت کرلو۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

”تو مجھ سے ایسا ہی ہے جیسے میری توحید و تفرید۔ پس وقت آگیا ہے کہ تیری اعانت کی جائے اور تو لوگوں کے درمیان معرفت ہو۔ وہ ہر ایسے راستے سے تیرے پاس آئیں گے جن پر کثرت سے چلنے کی وجہ سے گڑھے پڑ جائیں گے۔ اور ایسے ہی تیرے پاس دور دراز سے تحائف آئیں گے اور تیری نصرت وہ لوگ کریں گے۔ جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کی مدد آئیگی اور زمانے کے امر کی انتہا ہم تک ہوگی تو کہا جائے گا، کیا یہ حق نہیں؟ اللہ کی مخلوق سے ترش گردی نہ کرنا اور لوگوں سے اکتانہ جانا۔ بلکہ آنے والے احباب کے لئے اپنے مکان کو وسیع کر۔“

یہ وہ اخبار الہیہ ہیں جن پر دجی کے وقت سے لے کر اب تک ۲۶ سال گزر چکے ہیں۔ اور یقیناً اس میں عقلمندوں کے لئے نشان ہے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نیک بندہ کی تائید کی جیسا کہ قسم قسم کی نعمتوں اور رنگارنگ انعام دینے کا اس سے اس کا وعدہ تھا۔ پس ملاحشیان حق نے گروہ درگروہ اموال اور تحائف اور جو چیز بھی میسر آئی اس کے ساتھ اس کی طرف رجوع کیا۔ یہاں تک کہ جگہ کی تنگی محسوس ہونے لگی اور قریب تھا کہ وہ کثرت ملاقات سے اکتا جائے۔ اس وقت خدا کا کتنا حق و صداقت کے ساتھ پورا ہوا اور حضرت کبریا سے زیادہ کون اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے۔ دشمن خدا تعالیٰ کی نصرت اور نعاء دینے کے ارادہ کو رد کرنے پر قدرت نہ پاسکا یہاں تک کہ وہ تقدیر نازل ہو گئی۔ جس کو انہوں نے دیکھا

چاہا اور وہ وعدہ پورا ہوا۔ جس کی انہوں نے نکذیب کی اور اس بندہ کو آسمان سے خطاب خلافت عطا کیا گیا یقیناً اس میں بغض و حسد کو چھوڑ کر حق طلب کرنے والے کے لئے نشانات ہیں۔ اسے تقویٰ والوں کو کھول کر بیان کر دیا جس نے اجر دیا جائے گا۔ کیا یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے یا اس انسان کی من گھڑت باتیں جس نے افتراء کے گناہ کی جرأت کی تا وہ خدا کے فرستادوں میں سے سمجھا جائے اور کیا گناہ کا ارتکاب کرنے والے اس دنیا میں خدا کے عذاب سے امن میں ہیں یا وہ سزا پاتے ہیں ؟

اے خود ساختہ فقیہو ! میں پھر تم سے استفسار کرتا ہوں پس تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور خوف خدا رکھنے والے اور ظلم نہ کرنے والے لوگوں کی مانند فتویٰ دو۔ اسے جو انمرد۔ ایک آدمی نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں پھر انکار کرنے والوں نے اس سے مباہلہ کیا تا کہ وہ غالب آجائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا۔ اور ان کے بنائے ہوئے گھر زلزلوں کو مسمار کر دیا۔ اور انہیں ذلیل کر دیا اور اگر تم چاہتے ہو تو اس کتاب میں ان کے قصے پڑھو اور ان سے اللہ کا سلوک دیکھو کیا یہ منکر قوم پر حجت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر مقام پر اس کی نصرت کی اور اسے دشمنوں پر غالب کیا اور وقوع سے پیشتر اس کی خبر دی۔ اسے دشمنوں کو کیا یہ اس کی صداقت کی دلیل نہیں۔ کیا تمہاری عقلیں اس امر کو جائز قرار دیتی ہیں۔ کہ وہ فذوس جو صرف نیکیوں کو ہی پسند کرتا ہے۔ اور وہ کسی کو بغیر نیکیوں کے محرب نہیں بنانا کیا وہ ایک ایسے مفتری اور فاسق آدمی سے محبت کرتا ہے اور پھر اسے اس عمر تک ہمت دیتا ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر سے بھی زیادہ ہے اور وہ اس سے دشمنی رکھنے والوں کو سزا دیتا اور محبت کرنے والوں کو محبوب کھاتا

ہے اور وہ اس کے لئے نشانات نازل کرتا ہے اور تائیدات سے اس کی تکریم کرتا ہے۔ اور مہجرات سے اس کی مدد کرتا ہے۔ اور اسے برکات سے مخصوص کرتا ہے۔ اور دشمنوں پر ہر میدان میں اسے فتح عطا فرماتا ہے اور نقصات اور لغزشوں کے مواقع سے بچاتا ہے اور جو اس سے مباہلہ کرتا ہے اسے اپنی ناراضگی کی وجہ سے ہلاک اور ذلیل کرتا ہے۔ اور اس سے جنگ کرتا ہے اور اس کے دشمن کو آسمانی تلوار سے قتل کرتا ہے۔ باوجود یہ جانتے کے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتا ہے۔ پھر وہ اپنی مفتریات بے علم لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ان کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اس شخص کے بارہ میں تمہاری کیا رائے ہے۔ کیا اس کے افتراء کے باوجود خدا نے اس کی مدد کی یا وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ان لوگوں میں ہے۔ جو سچ بولتے ہیں۔ اور کیا جھوٹے خواب بین کامیاب ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہماری طرف وحی کی گئی ہے۔ حالانکہ ان کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کی جاتی اور وہ محض جھوٹ سے کام لیتے ہیں۔

۱۔ وہ لوگ جو مباہلہ کے بعد مر گئے ان میں مولوی غلام دستگیر نقصوری، مولوی چراغ دین جونی، مولوی عبدالرحمن محی الدین، لکھو کی، اسماعیل علی گڑھی، فقیر مرزا دالمیالی، بیکھرام پشادری اور اسی طرح اور بھی آدمی شامل ہیں۔ ان میں سے اکثر مر گئے اور بعض ذلت کی زندگی کی طرف لوٹائے گئے۔ منقطع النسل ہوئے اور تنگی عیش میں مبتلا ہوئے ان کا تفصیلی ذکر ہم نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں کیا ہے اور یہ منشا بیان حق کے لئے اس تذکرہ کا خلاصہ ہے انہیں میں سے ایک شخص اس حینہ ذیقعد میں فوت ہوا ہے اس کا نام تو سعد اللہ تھا لیکن وہ سعادت سے بہت دور تھا اور میں نے پیشگوئی کی تھی کہ وہ میری وفات سے پیشتر ذلت اور محرومی سے مرگے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی نسل منقطع کر دیگا۔ پس وہ اسی طرح خائب و خاسر ہو کر مر رہی سزا ہے ان لوگوں کی جو اللہ سے جنگ کرتے اور اس کے رسولوں کا ظلم اور زیادتی کے ساتھ انکار کرتے ہیں۔

اے علم والو! میں تیسری مرتبہ تم سے فتویٰ طلب کرنا ہوں کہ یہ شخص جس کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس پر احسانات کا تذکرہ تم سن چکے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے علاوہ بھی اسے نشانات دیئے ہیں تاکہ لوگ معرفت حاصل کریں۔ انہی نشانات میں سے یہ بھی ہے کہ شہاب ثاقب اس کے لئے دو مرتبہ ٹوٹے اور اس کی صداقت پر شمس و قمر نے گواہی دی جب کہ انہیں رمضان میں گمراہی لگا۔ اور قرآن نے بھی اس کی خبر دی جبکہ ان دونوں کا اس نے آخری زمانہ کی علامات میں ذکر کیا۔ پھر قرآن کے اجمال کو حدیث نے تفصیلاً بیان کیا۔ اور اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے یہ دو نشانات ظہور سے پیشتر ہی اس بندہ کو بتا دیئے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ میں مرقوم ہے۔ یقیناً اس میں چشم بنیا رکھنے والوں کے لئے نشان ہے۔ کھول کر بیان کرو۔ تم اجر پھاؤ گے۔

کیا یہ خدا کا فعل ہے۔ یا انسان کی من گھڑت باتیں؟

ان نشانات میں سے ایک نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ان شہروں اور اطراف و جوانب میں زلازل عظیمہ کی خبر ان کے ظہور اور نشان سے بھی پہلے دی پھر تم نے سن لیا کہ اس ملک اور اس کے اطراف میں جو کچھ واقع ہوا۔ اور تم جانتے ہو کہ نوع انسان پر ان حوادث کی تائید کیاں کس طرح نازل ہوئیں۔ یہاں تک کہ سورج آبیادلوں پر طلوع ہوا۔ لیکن جب غروب ہوا تو یہ اپنی چھتوں پر گری ہوئی تھیں۔ مکان یکینوں پر گر پڑے اور گھر مردوں اور زخمیوں سے بھر گئے۔ عیش و عشرت کی مجالس محلات سے قبرستان میں منتقل ہو گئیں۔ اور مسرت کی محفلیں زمین میں سما گئیں اور یہ امر واضح ہو گیا کہ یہ زندگی

جھوٹ یا پانی کے بیلے کے سوا کچھ نہیں اور جو لوگ ان میں سے بچ گئے غم نے ان کے دلوں کو داغ دیا اور مصیبت نے ان کے گریبانوں کو پھاڑ دیا اور ان کے وہ مہلات گر گئے جن میں اُنہوں نے یہ وہ ایک دوسرے پر بوقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ اور ان میں قیام کرنے کے بارہاں غیرت کا مظاہرہ کرتے تھے۔ اور یہ سلسلہ زلزلہ ابھی نہ منقطع ہوا ہے اور نہ ختم ہوا ہے۔ بلکہ جن زلزلے کے دُفع کا انتظار ہے وہ اس سے زیادہ سخت ہیں جو اُچکے ہیں اور یقیناً اس میں تقویٰ والوں کے لئے بصیرت کا امان ہے اسے انصاف کرنے والو وضاحت سے بیان کر دہمیں اجر دیا جائے گا۔

کیا یہ الہی نشانات ہیں یا ایسے امور ہیں جن کو گھڑنے والے گھڑتے ہیں مومن وہ لوگ ہیں کہ جب گفتگو کرتے ہیں تو سچ بولتے ہیں اور جب حکم بنائے جاتے ہیں تو عدل سے کام لیتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے اور وہ لوگ جو مخلوق سے اس طرح ڈرتے ہیں جیسے خدا سے۔ اور حق کو چھپاتے ہیں گویا وہ ان کی ناکوں کو کاٹ دے گا۔ یا انہیں قید کر دیا جائے گا۔ یہ لوگ مردوں کے بھیس میں عورتیں اور مومنوں کے رُپ میں کافر ہیں۔

اور ان نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بندہ کو ان شہروں میں بلکہ اطراف و جوانب میں طاعون کے ظاہر ہونے کی خبر دی اور فرمایا:

”بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی۔“

پھر تم نے طاعون کو درندوں کی طرح پھاڑتے دیکھا اور ان شہروں پر طاعون کا حملہ ملاحظہ کیا اور تم نے دیکھا کہ کس طرح لوگوں میں موتوں کی کثرت ہو گئی۔ اور ابھی تک طاعون وحشیوں کی طرح حملہ آور ہوتی ہر دن چکر لگاتی۔

اور آدمی چھپن کر لے جاتی ہے اور ہر سال پہلے سے زیادہ وحشت ناک صورت دیکھی جاتی ہے پھر اس کے بعد بڑے بڑے زلزلے آئے۔ اور یہ تمام پیشگوئیاں توغ سے پیشتر شائع کر کے دُر دروازہ شہروں میں پھیلا دی گئیں۔ یقیناً اس میں دیکھنے والوں کے لئے نشان ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے ایک اور زلزلہ کی خبر دی جو قیامت کبریٰ کی مانند ہوگا۔ ہم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کیا ظاہر کرے گا۔ یقیناً اس میں صاحب فراست لوگوں کے لئے مقام خوف ہے۔ جو انہر دو اکھول کر بیان کر دو۔ تمہیں احسب دیا جائے گا۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے یا انسان کی خود تراشیدہ باتیں ؟ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے لئے اموات اور عطیات ہر دو چیزیں مفقود کر دی ہیں۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائیں گے اور اپنے ایمان کو ظلم سے ملتئیں نہ ہونے دیں گے۔ خدا کی عطا سے حصہ پائیں گے۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے توبہ و استغفار سے کام نہ لیا۔ اور شہروں پر نازل ہونے والی بلاؤں کا ڈر اور دلوں کا تقویٰ اس بندہ کی طرف سے نہیں نہ لایا۔ اور انہوں نے بہت بڑی سرکشی، اختیار کی اور دنیا پر بدستوں کی طرح گہرے گئے۔ سو یہ لوگ گناہوں میں حد سے زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے کثرت اموات کا مزہ چکھیں گے آسمان ان کے سردوں پر گر پڑے گا۔ اور زمین ان کے پاؤں کے نیچے سے پھٹ جائے گی۔ اور ہر جان اپنی حسرت پائے گی اور اس وقت جزا و سزا کے مالک خدا کا وعدہ پورا ہوگا۔

اور اس کی صداقت کا ایک نشان یہ ہے کہ خدا نے اسے بشارت دی کہ طاعون اس کے گھر میں داخل نہ ہوگی۔ اور زلزلے اسے اور اس کے اعوان و انصار کو ہلاک نہیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے گھر سے ان دونوں کے

شکر کو دُور رکھئے گا۔ اور ان کا تیر نہ ترکش سے نکلے گا اور نہ پھینکا جائے گا۔ اور نہ اسے پر لگایا جائے گا۔ اور نہ وہ تراشا جائے گا۔ پھر اللہ رب العالمین کے فضل سے ایسا ہی واقع ہوا۔ اور اس کا یہ بندہ اور اس کے سانھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ اس کی آہٹ بھی نہیں سننے۔ اور گھبراہٹ اور آہ و بکا سے محفوظ کئے گئے ہیں۔ اور تم دیکھتے ہو کہ طاعون کس طرح ہمارے شہروں اور اطراف و جانب میں بربادی مچا رہی ہے اور گلیوں اور بازاروں میں چکر لگا رہی ہے۔ اسی طرح زلزلے بھی ہلاک کرنے اور نقصان پہنچانے کے وقت گھر والوں سے فرتی و اجازت طلب نہیں کرتے۔ شہروں پر یہ مصائب ٹوٹ پڑے ہیں۔ اور طاعون سے اس عاجز کی بستی اور عین دیسار کی بستیوں میں بہت لوگ ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور قرب و جوار میں بہت سے لوگ اقمہ اجل بن گئے ہیں۔ لیکن اس بندہ کے گھر میں انسان تو درکنار کوئی چوہا بھی نہیں مری۔ یقیناً اس میں چشم بصیرت رکھنے والوں کے لئے نشان ہے۔

اور بخدا اگر تم اس عاجز کے لئے نازل ہونے والی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو کبھی ایسا نہ کر سکو گے اور اس کے لئے ایسی رنگارنگ نعمتیں قطار اندر قطار رکھی گئی ہیں۔ جنہیں لوگوں نے نہ دیکھا ہے اور نہ چکھا ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر سے کام لینے والوں کے لئے، جو تکذیب میں جلدی نہیں کرتے۔ اور توبہ کرتے ہیں واضح دلیل موجود ہے۔

اور اس کی صداقت کا ایک نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو

یقیناً نفع دے گا نہ نقصان بے کار جائے گا۔ (مترجم)

سنتا ہے اور اس کی گمراہی و ناری کو اکارت نہیں جانے دیتا۔ ہم نے اپنی کتاب
 حقیقۃ الوحی میں قبولیت دعا اور اللہ تعالیٰ کے حضور تضرعات کے ساتھ جھکنے
 کے نتیجہ میں فضل الہی کے بہت سے نمونے تحریر کئے ہیں۔ جنہیں اب دہرانے
 کی ضرورت نہیں۔ اسیر مشکوک و مضہبات کو چاہیے کہ ان کی طرف رجوع کرے۔
 اور اس کے لئے ایک نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حق و حکمت کے
 التزام کے ساتھ عربی زبان میں فصاحت کلمات عطا کی ہے حالانکہ وہ عرب
 نہیں اور نہ ان کی زبان اس طرح جانتا ہے جیسا کہ جاننے کا حق ہے اور
 نہ اس نے ادبی کتب کے دیوانوں کی وزن گردانی کی ہے۔ اور نہ ہی وہ ان لوگوں
 میں سے ہے جنہوں نے فصاحت کے پستانوں سے دھو دھو پایا ہو۔ لیکن اس کے
 باوجود کوئی شخص اس جنگ میں اسے مبارزت کی دعوت نہ دے سکا۔ بلکہ وہ ذلت
 کے خوف سے قریب بھی نہ پھٹکے۔ اور یہ وہ ثمرت ہے جس کا گھونٹ بھی کسی
 نے نہیں چکھا۔ مگر اس کے رب نے اسے یہ ثمرت خود پلایا اور اس نے
 مخلوقات کے رب کے ہاتھوں سے پایا۔ پس تم جانتے کہاں ہو؟ سوچتے ہو؟
 اور نہ تقویٰ اختیار کرتے ہو۔ کیا تم کہتے ہو کہ وہ شاعر ہے حالانکہ شاعر تو
 لغو کہنے کے سوا بات ہی نہیں کرتے اور وہ ہر وادی میں سرگرداں رہتے ہیں۔
 کیا تم نے کوئی ایسا شاعر بھی دیکھا ہے جو صداقت اور حقائق کو کبھی ترک نہیں
 کرتا اور معارف اور دقائق ہی بیان کرتا ہے اور حکمت کے ساتھ کلام کرتا ہے
 اور معرفت سے بھرے ہوئے نکات کے ساتھ گفتگو کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔
 بلکہ شعرا ہڈی گوڑوں کی مانند باتیں بناتے پھرتے ہیں یا مجنوں کی مانند
 ہیودہ باتیں کرتے ہیں مگر تم اس کلام کو نکات و حانیہ اور معارف ربانیہ سے
 بھرا ہوا پاؤ گے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ صنعت گری کی لطافت عمدہ تراکیب

اور عظمت الفاظ بھی موجود پائے گئے۔ اور تمہیں خارج از مقصد کوئی چیز نہ ملے گی تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم غور سے کام نہیں لیتے۔ بخدا یہ قرآن کی فصاحت کا نفل ہے۔ تا تدبر کرنے والوں کے لئے نشان ہو۔ کیا تم کہتے ہو کہ یہ چور ہے۔ اگر تم سچے ہو تو ایسے مسرورۃ صفحات لے آؤ۔ جن میں صداقت اور حکمت کا التزام بھی ہو۔ کیا تم میں کوئی ادیب ہے جو اس جیسا کلام پیش کرے۔ اور اگر تم ایسا نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو سمجھ لو کہ یہ بھی آنکھیں رکھنے والوں کے لئے دوسرے نشانات کی مانند ایک نشان ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس بندہ کے لئے ہر نشان نازل کیا۔ اور اس کی ہر قسم کی مدد کی اور صادقوں کی تمام علامات اور فریادوں کے نشانات اس میں جمع کر دیئے اور اسے مکارم اخلاق کے ساتھ اور نیک عملوں کی توفیق کے ساتھ اعلیٰ درجہ کا مؤدب بنایا۔ اور اس کو اسی سنت کے ماتحت رکھا جو تمام انبیاء کے لئے جاری ہوئی۔ پس جس نے اس پر حملہ کیا وہ ان تمام بلکہ حضرت کبریا کی طرف سے آنے والے ہر تہذیب پر حملہ کرتا ہے۔ پائیں ہمہ اللہ تعالیٰ نے خطرات کے وقت حفاظت کا ایسے یقین

دلایا۔ اور ہر حال میں استقامت اور ثابت قدمی عطا کی اور بدخواہوں کی تدبیروں کے وقت اس کی مدد کی اور شریروں کے شر، دشمنوں کے ضرر اور حملہ آوروں کے حملہ کو اس سے دور کیا۔ اور اسے تنگی کے بعد فراخی عطا کی اور دھوپ کے بعد سایہ میں جگہ دی۔ پس اے تقویٰ والو سوچو اور غور کرو کہ کیا عقل اس بات کو جائز قرار دیتی ہے کہ خدائے قدوس ان انعامات اور تائیدات سے ایک ایسے شخص کو نوازے جس کے متعلق وہ جانتا ہے۔ کہ وہ مفتری ہے کیا کوئی نص یا اللہ تعالیٰ کا کوئی قول اس بارہ میں موجود ہے اور کیا ہمیں دنیا میں اس کی کوئی نظیر ملتی ہے اور کیا عقل اس بات کا

تقصی فیصلہ دیتی ہے کہ یہ تمام امور ایک ایسے کذاب میں جمع ہو جائیں جو صبح و شام اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتا ہے اور شرم کو بالائے طاق کرا فترا سے تو بہ نہیں کرتا اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اسے ۴۰ سال تک حیات دیتا ہے اور اسے اپنے غیب پر اطلاع بخشتا ہے اور دشمنوں کے خلاف مبالغہ میں اور ہر طرف سے اس کی مدد کرتا ہے ہرگز نہیں بلکہ یہ ایک ایسی بات ہے جس کا قائل احکم الحاکمین پر ایمان نہیں رکھتا۔ آگاہ رہو کہ خدا کی لعنت ہے۔ ان لوگوں پر جو اس افتراء کرتے ہیں۔ نیز ان لوگوں پر جو اس کے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں۔ در آخر نصابیکہ انہوں نے ان کی صداقت کے نشانات دیکھے اور پھر جان بوجھ کر کفر اختیار کیا۔ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ کاذب کی کبھی صادق کی طرح نصرت نہیں ہوتی اور اگر اس کی بھی ایسی ہی مدد ہو۔ تو معاملہ مشتبه ہو جائے۔ اور حق باطل کے ساتھ ملنبتس ہو جائے اور خدا کی طرف سے وحی پانے والے اور مفتریوں میں کوئی فرق باقی نہ رہے۔ جان لو کہ خدا برا فترا کرنے والوں اور صادقوں کو جھٹلانے والوں پر لعنت ہے۔ اور ہر وہ شخص جس نے کسی صادق کی تکذیب کی یا افتراء کیا اللہ تعالیٰ ان سب کو اس آگ میں جمع کرے گا۔ جو ان کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اور جس سے وہ نکل نہیں سکیں گے۔ وہ کہے گا کہ زمین میں تم کتنے سال رہے ہو تو وہ کہیں گے ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھہرے رہے ہیں گنتی کرنے والوں سے دریافت کر لو۔ تو وہ کہے گا کاشش تم جانتے۔ کہ تم بہت کم عرصہ ٹھہرے ہو۔ اور تکذیب کرنے والے کہیں گے کہ ہمیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہیں ہم شریروں اور مفتریوں میں شمار کیا کرتے تھے۔ اس دن اللہ تعالیٰ انہیں بتائے گا کہ یقیناً وہ لوگ

جنت میں ہیں اور تم لمبا عرصہ دوزخ میں رہو گے۔ تب وہ جہنم کے دانتوں تلے اللہ کے رسولوں کی تصدیق کریں گے۔ پس افسوس ہے جھٹلانے والوں پر۔

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ فیصلہ کے لئے کتاب اللہ کی طرف آؤ۔ نا وہ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے تو کہتے ہیں کہ ہم اپنے پہلے بڑوں کی پیروی کرتے ہیں۔ انہوں نے کتاب اللہ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے اور تو انہیں غیر کے آگے جھکا ہوا دیکھے گا جو شخص ان کی طرف بھیجا گیا ہے اس سے بھاگتے ہیں حالانکہ وہ خدا کی طرف سے حکم ہے اور خدا اس کی صداقت کی شہادت دیتا ہے اور وہ بہترین گواہ ہے۔ وہ صدی کے سربراہ آیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایسے نشانات نازل کئے ہیں جو میرض کو شفا دیتے ہیں اور قیل و قال کو کم کرتے ہیں اور نشانات حد سے تجاوز کرنے والوں کو فائدہ نہیں دیتے۔

اے دانشمندو! وہ خاص ضرورت کے وقت اور کفار کے ہاتھوں اسلام پر ٹوٹنے والی مصیبت اور رمضان میں موعودہ چاند اور سورج گرہن لگنے کے وقت آیا۔ اور اس نے علی وجہ البصیرت حق کی طرف دعوت دی اور برگزیدہ اور مقرب لوگوں کی مانند اس کی ہر قسم کی تائید کی گئی۔ پس زمانہ اس امر کا تقاضا کر رہا ہے اور وہ کفار کو خاموش کر رہا ہے اور ان کی تیار کردہ عمارتوں کو گرا رہا ہے۔ پس زمانہ اس کو پکارتا ہے۔ اور وہ زمانے کی پکار کا جواب ہے۔ پھر بھی حد سے تجاوز کرنے والے منکر ہو کر گر جاتے ہیں اور اس کی تحقیر کرنے کے زیادہ حریض ہوتے ہیں اور اس کو استہزاء کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہ مسیح موعود ہے۔ اور ہدایت کے نشانوں کے ساتھ صلیب کو توڑنے والا ہے۔ جب کہ صلیب پہلے مسیح کی کامر تھی۔ پس اب اسلام

کی شعا عوں کے لئے دیر کا وقت ہے اور مسیح موعود اللہ علام کے حکم سے سویرے ہی آگیا ہے تا اللہ تعالیٰ اس کی پوری روشنی تاریکی کے بعد لوگوں پر ظاہر فرمائے اور اس کی صداقت موجبیں مارتے ہوئے سمندر اور لہریں مارتے بلباب کی طرح ظاہر ہو گئی ہے۔ اور آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خطہ اس کے لئے مقدر تھا۔ پس وہ محسن خدا کی تقدیر کے مطابق ظاہر ہو گیا۔ اس نے ہندوستانی شہروں کی طرف نگاہ کی تو انہیں اس خلافت کی فراز گاہ کا مستحق پایا۔ کیونکہ ابتدائے آفرینش میں یہ آدم اول کے نزول کی جگہ تھی پس اللہ تعالیٰ نے اظہار مناسبت کے لئے آدم آخر الزمان کو بھی اسی زمین میں بھیجا۔ تاکہ آخر کو اول سے ملائے اور حق و حکمت کے تقاضوں کے مطابق دعوت کے دائرہ کو مکمل کرے۔ پس اب زمانہ حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ کے مطابق اپنی ہدیت پر گھوم رہے اور اس مقدس زمین میں نقطہ ثانیہ نقطہ اولیٰ سے مل گیا ہے۔ سورج مشرق سے طلوع ہوا اور اللہ تعالیٰ کے مقدس صحائف میں ایسا ہی لکھا ہوا تھا تاکہ اس سے وہ لوگ مطمئن ہوں۔ جن کے آنسو ظلمت کو دیکھ کر ٹھنٹے نہ تھے۔ اب ان کے رخسار مسرت سے نمتا اٹھے اور وہ اس پر خوش ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے رستہ سے تہمت کے کانٹے دور کر دیئے اور وہ اطمینان سے چل رہے ہیں وہ جنگلات سے باغات میں منتقل ہو گئے اور تاریک غار سے نکل کر رب کائنات کے نور کی طرف آگئے اور بنیا بن گئے اور وہ جنگلات سے حفاظت کرنے والے قلعے میں آگئے۔ اور ان کے دلوں میں ایمان کی مشعلیں جل اٹھیں اور وہ امن کی ایسی پناہ گاہ میں داخل ہوئے جہاں شیطان کی ذریت ان کے قریب نہیں پھٹک سکتی۔ لیکن وہ لوگ جو دنیاوی زندگی سے محبت کرتے ہیں ان کے

دلوں پر ہر لگا دی گئی ہے اور وہ سمجھنے سے عاری ہیں۔ رات نے ان کے لئے پروے ڈال رکھے ہیں۔ اور تاریکی نے اپنی طنابیں نان لی ہیں۔ اور وہ اپنی ہی ظلمت میں بہکتے پھرتے ہیں۔

اے لوگو! میں تم سے ایک مرتبہ پھر پوچھتا ہوں تاکہ انکار کرنے والوں پر حجت پوری ہو جائے۔ اور سچ بولنے والے اور تقویٰ اور ایمان کی حفاظت کرنے والے ثواب حاصل کریں اور شیطان کے راستوں پر نہ چلیں مجھے اس آدمی کے بارہ میں فتویٰ در جو خدا کی طرف سے مرسل ہونے کا مدعی ہے اور ہر روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی نصرت ہوتی اور اس کی تکویم کی جاتی ہے۔ نہ کہ تذلیل۔ اور اس کا رب تمام راستوں میں اس کا ساتھ دیتا ہے۔ اور اس کی حاجات جلد پوری کرتا ہے اور اس کے رزقِ عمر جماعت اور ساتھیوں میں برکت دیتا ہے اور ابتداء کی گمان سے بہت بڑھ کر لوگوں میں اس کو قبولیت اور نصرت عطا کرتا ہے اور اس کے ذکر کو بلند کرتا اور اسے دنیا کے اطراف و جوانب میں پھیلاتا اور اس کی شان کو بلند کرتا۔ اور اس کی دلیل کو عظمت دیتا ہے اور ہر میدان میں اس کو فتح مبین عطا کرتا ہے۔ اور وہ اس کے محامد لوگوں کی زبانوں پر جاری کر رہا ہے اور وہ مصائب کے وقت اس کی دعاؤں کو سنتا اور اس کے دشمنوں کو ذلیل کرتا ہے۔ اس پر تمام نعمت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس پر حسد کیا جاتا ہے اور جو اس سے مباہلہ کرتا ہے وہ اسے ہلاک اور اس کی امانت کرنے والے کو ذلیل کرتا ہے اور اس کے ذکر جمیل کو پھیلاتا ہے اور ہر ذلت سے اس کو بچاتا ہے۔ اور ہر الزام سے اسے بری کرتا ہے۔ اور ہر مقام پر اس کی عجیب رنگ میں نصرت کرتا ہے۔ اور مبینہ لوگوں کی عیب جوئی سے اسے پاک قرار دیتا ہے اور اس کی صداقت

پر ایسے نشانات اور تائیدات سے گواہی دیتا ہے جو صدیقیوں اور صدیوں کے لئے ہی مقدر ہیں۔ اور وہ اس کی عمر، انفاس، کلمات، دلائل اور نشانات میں برکت رکھتا ہے۔ سو اس کے ملفوظات اور توجہات سے ہمیشہ لوگ اس کی طرف جھک جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اسے صالح بندوں کا محبوب بنا دیتا ہے۔ اور اس کے پاس مخلصوں کے گروہ جمع کرتا ہے۔ اور وہ اسے کھیتی کی مانند ظاہر کرتا ہے۔ جو اپنی کونپل نکالتی ہے۔ درمناں ایکہ اس کے ساتھ لوگوں میں سے کوئی نہ تھا۔ پھر وہ اسے ایک عظیم سایہ دار درخت کی طرح بنا دیتا ہے۔ جس کے سایہ کے نیچے بہت سے لوگ پناہ لیتے ہیں اور اس کے پھل کھاتے ہیں۔ وہ اس کے ذریعہ دلوں کی زمین کو زندہ کرتا ہے تو وہ سرسبز ہو جاتی ہے۔ اور چہروں کو اس کے دلائل سے تازگی بخشتا ہے تو وہ سرخ ہو جاتے ہیں اور اندھی آنکھیں، ہرے کان اور غافل دل کھولتا ہے اور اسے لوگوں نے تم نے ایسا ہی ہوتے دیکھا ہے۔ اور تم نے میری جماعت کے بعض افراد کو دیکھا کہ انہوں نے کیسے خارق عادت استقلال کا مظاہرہ کیا۔ یہاں تک کہ ان میں سے بعض اس سلسلہ کے لئے قتل اور سنگسار کر دیے گئے۔ انہوں نے ایمان اور صداقت کے ساتھ اپنی جانیں دیدیں۔ اور شراب صافی کی طرح شربت شہادت پی گئے۔ اور مسنوں کی طرح جان دے دی۔ یقیناً اس میں آنکھیں رکھنے والوں کے لئے نشان ہے۔ بخدا اس بندہ نے عنقوان ثناب سے لے کر اب تک مختلف الانواع اللہ تعالیٰ کے مختلف قسم کے انعامات دیکھے ہیں۔ اگر ایک نعمت میں تاخیر ہوتی ہے تو دوسری مل جاتی ہے۔ اور اگر اسے دشمن کی طرف سے کسی عیب چینی کی تکلیف پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے ہر مرتبہ اسے دور کر دیا اور اس نے ہر جنگ میں فتح پائی۔

یہاں تک کہ یہ وقت آگیا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نے اُسے آلیا، حق واضح ہو گیا اور التباس رفع ہو گیا۔ اور لوگوں نے گمراہ درگمراہ اس کی طرف رجوع کیا۔ اور جن لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ سب کچھ تمہارے لئے کہاں سے آیا ہے۔ تو اللہ نے انہیں دکھایا کہ وہ اس کی طرف سے ہے۔ اور جن لوگوں نے اس کی تذلیل کا ارادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ذلت اور تباہی کا مزہ چکھایا۔ اور ان پر کھلاڑا رکھا اور جب کبھی انہوں نے سراٹھایا وہ خدا کے ہاتھوں مارے گئے۔ یہ اس لئے ہوا کہ ان کے دل سمجھیں، کان سُنیں، وہ بیدار ہوں۔ اور ان کے حواس تیز ہو جائیں۔ ان میں سے کئی نے مباہلہ کیا۔ تو ان پر ذلت مسلط کر دی گئی۔ وہ ہلاک ہوئے یا ان کی نسل کاٹی گئی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں خواب غفلت سے جگائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ سے اُن کی بُری تدبیروں کے اثر کو دُور کیا۔ اگرچہ ان کی تدبیر ایسی تھی جس سے پہاڑ ہل جائیں۔ اور ہر بدخواہ پر کچھ سزا نازل کی اور جس کسی نے اس کے بندہ کے خلاف دُعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بددعا کو اسی پر لوٹا دیا۔ اور کافروں کی بددعا رائگاں ہی جاتی ہے۔ اور اس نے حقیقت حال سے نادانفت لوگوں کو بچانے کے لئے ان کی کمزوری پر رحم کرتے ہوئے ان کے اکابر کو مباہلہ کے وقت ہلاک کر دیا۔ اس نے شر کو دُور کیا اور معاملہ کا فیصلہ کر دیا گیا۔ اور جن لوگوں نے مباہلہ کی جرأت کی۔ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ نشانات دکھائے جو ان کے آیاتِ اجداد کو نہ دکھائے تھے تاکہ مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہدایت یافتہ اور گمراہوں کے درمیان

امتیاز کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے علم۔ تقویٰ۔ قربانی، عبادت، اور
بہرہیزگاری کے دعووں کو باطل کر دیا۔ اور لوگوں پر ان کے پوشیدہ اعمال
ظاہر کر کے انہیں عریاں کر دیا۔ اور ان کی کمزوری عیاں ہو گئی۔

اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا خوف کھایا اور ان کے دل
ڈر گئے اللہ تعالیٰ نے ان کو امن دیا۔ اور وہ دیال سے بچائے گئے اور بہت
سے سرکشوں نے اس بندہ کو حکام کی طرف بھیجا تا کہ مجھے قید کیا جائے۔
صلیب دیا جائے یا ملک سے جلا وطن کر دیا جائے۔ پھر تم جاننے ہو کہ اللہ تعالیٰ
نے اس جنگ میں انجام کار کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مصائب کے وقت جو نعمت اور
احسانات بندہ پر کئے اس کا تذکرہ ہم نے کر دیا ہے یہ سب اخبار اللہ تعالیٰ سے علم
پاکر ظہور سے قبل شائع کر دی گئیں۔ اگر افتراء کرنے والوں میں آسمان کے نیچے
اس کی کوئی نظیر نہیں معلوم ہے تو اسے لے آؤ۔ اور قبل و قال ترک کر دو لوگوں
نے اس پر ہر ظلم اور جو روستہ کیا اور پھاڑ دیکی مانند اس کو گھیر دیا۔ تب اللہ تعالیٰ
کی طرف سے اسے فتح نصیب ہوئی اور معزز سمجھے جانے والے ذلیل کر دیئے گئے
اور ان کے پیروں کی طرف لوٹ گئے۔ اور وہ کھوپڑیوں اور گدگدوں پر لگے اور
اس نے اپنی نصرت کمال میں رنگ دکھائی اور کہنے لوگوں کا گروہ کمر مت کس کر اس کے
دشمنوں کی مدد کرنے کے لئے آیا مگر انہیں اللہ کے حکم سے شکست ہوئی اور خدا
کی بات ہی بالا رہی اور جن چیزوں پر ان کا بھروسہ تھا وہ ان سے کھو گئیں اور اس نے
ہر حال ہر جہت اور ہر چیز میں اپنے بندہ کو فتح و ظفر اور نصرت عطا کی اور اسے فاد
خدا کی طرف دیا جنت اور ہمیت عطا ہوئی اور اگر تو زمین میں پھیلے ہوئے میائیں
کے گردہ جو اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کیلئے جمع کئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں
اور جو تحائف اور اموال دُور و نزدیک آتے ہیں دیکھتے تو ضرور کہے گا کہ یہ محض

اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی تائید عزت افزائی، نصرت اور ہدایت ہے۔

اور پھر یہ تائیدات اور نشانات دیکھنے کے باوجود لوگوں نے اس کا انکار کیا اور ہنسم کی تدبیر کی کہ اتنے تکلیف پہنچائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے سلامت رکھا۔ اور ہر شریر بد حال اور جنگ اور تیر اندازی کے لئے نکلنے والے سے بچایا۔ اور جب کبھی انہوں نے اس کی زندگی مکدر کرنی چاہی اللہ تعالیٰ نے اس کے ٹھکان کو مست میں بدل دیا اور اس کی زندگی وہاں خدا کے حکم سے پہلے سے زیادہ خوش و خرم ہو گئی اور انہوں نے اس کے عیوب پھیلانے کا ارادہ کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر محاسن و حسنات کی بارش کی اور انہوں نے اُسے تنگی عیش میں مبتلا کرنا چاہا مگر اس پر ہر طرف سے ہدیے، تحائف اور اموال پھولوں کی طرح گرنے لگے۔ اور انہوں نے اس کی ذلت و رسوائی دیکھنے کی تمنا کی مگر اللہ تعالیٰ نے عجیب رنگ میں اسکی عزت افزائی کی اور اس کے درجات کو بلند کیا۔ اور حیرت اس بات پر ہے کہ وہ حقیقت سے غافل ہو کر سب شتم کرتے ہیں۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ دوسرے مومنوں کی طرح ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کیا ہم بے وقوفوں کی طرح ایمان لائیں۔ آگاہ رہو خوب غور سے مَنُوْلَفِتْنِیَٰ یہی بے وقوف ہیں مگر وہ شعور نہیں رکھتے وہ اللہ تعالیٰ کے فعل اور اس کے اپنے بندہ کے ساتھ معاملہ پر غور نہیں کرتے کیا مفسر لوں کی یہی جزا ہوتی ہے۔ یَفْتِنَا اَفْرَاء کرنے والوں پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور وہ کبھی منصور نہیں ہوتے۔ دنیا سے ان کو بہت تھوڑا حصہ ملتا ہے پھر وہ خدائی عذاب سے مرتے ہیں جو انہیں اوپر نیچے داہیں بائیں ہر طرف سے گرفت میں لے لیتا ہے اور انہیں اپنے اعمال کی پوری سزا دیجانی ہے اور کوئی سچا نبی نہیں بھیجا گیا مگر اللہ تعالیٰ نے ایمان نہ لانے والی قوم کو اس کی تکذیب کی وجہ سے ذلیل کیا۔ وہ اس کے متعلق موت کا انتظار کرتے ہیں حالانکہ ہلاک ہو نیرالے ہی ہلاک کئے جاتے ہیں۔

کیا اللہ تعالیٰ ان کے جیلوں اور دعاؤں کی وجہ سے ایک ایسے آدمی کو ہلاک کر دے گا جس کے صدق کو وہ جانتا ہے۔ نہیں بلکہ یہ لوگ بنیائی سے محروم ہیں۔ اے منصفو! تم اس عاجز اور اس کے دشمنوں کے بارہ میں کیا کہتے ہو۔ کیا تم نے کوئی ایسا مفتری علی اللہ بھی دیکھا ہے کہ جب اس نے کسی مؤمن سے مباہلہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ نے مؤمن کے برخلاف اس (مفتری) کی مدد کی ہو اور مخالفت اور مباہلہ کرنے والے کے ٹکڑے کر دیئے ہوں۔ اے عقلمند! وضاحت سے بیان کرو تمہیں اجر دیا جائے گا۔ کیا تم نے کوئی ایسا آدمی دیکھا ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ پر افتراء کیا۔ اور پھر اللہ ہی کا ہو گیا۔ اور جب کبھی اس کے لئے کوئی مصیبت تیار کی گئی اللہ تعالیٰ نے اس سے دُور کر دی اور جب اس کے لئے کوئی سازش تیار کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ٹکڑے کر دیئے۔ اور اس پر فضل اور رحمت اور رزق کے دروازے کھول دیئے۔ اور مرسلوں کی طرح اس پر انعام کیا گیا۔ اور دشمنوں سے اس کی عزت اور جان کی حفاظت کی اور اپنے نشانات اور گواہیوں سے اسے ان کے بہتانوں سے بری کیا۔ دشمنوں سے اس کی حفاظت کی اور ہر حملہ آور پر خود حملہ کیا۔ اور جس نے اس کے ساتھ دشمنی کی وہ اس سے جنگ کے لئے اُتر آیا۔ اور اپنے بندہ کو مخلصین کی طرح منظر و منصور کیا۔ اے لوگو! مجھے اس کے بارہ میں فتویٰ دو۔ اور کوئی ایسا مفتری دکھاؤ جس پر اللہ تعالیٰ نے اس بندہ کی طرح انعام اور فضل کئے ہوں اور اس خدا سے دُور جس کی طرف تم لوٹنا چاہو گے۔

اے علماء و فضلاء! میں پھر تم سے استفسار کرتا ہوں پس تم سچ بولنا۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنا جس کے ہاتھ میں جزا ہے اور تم جانتے ہو نیک لوگ

جھوٹ نہیں بولتے۔ اور اخفاءِ انکی عادت نہیں ہوتی اور حتیٰ کو وہی چھپاتا ہے۔ جس کے لئے بد بختی مفقَد رہے۔

اے لوگو! فقیہانِ زمانہ، علماءِ عصر اور فضلاءِ شہر مجھے ایسے آدمی کے بارہ میں فتویٰ دو جس نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمایت اس کے لئے آفتابِ نیمروز کی طرح ظاہر ہوئی اور اس کی صداقت کے انوارِ تاریکی کے چاند کی طرح چمک اُٹھے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے واضح نشانات دکھائے اور ہر اس امر میں جس کے کرنے کا اس نے فیصلہ کیا ہے اس کی نصرت کے لئے کھڑا ہوا۔ دوستوں اور دشمنوں کے بارہ میں اس کی دعاؤں کو قبول کیا۔ اور یہ عاجز وہی کہتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور ہدایت سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکالتا اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں مجھے نبی کا نام دیا ہے۔ اور ایسے ہی مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اس سے پیشتر یہ نام دیا جا چکا ہے۔ اس کی مراد نبوت سے کثرتِ مکالمہ۔ مخاطبہ

۱۔ اور اگر کوئی ٹپکے کہ اس اُمت سے نبی کیسے آسکتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے نبوت پر مہر لگادی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالِ نبوت کو ثابت کرنے کے لئے ہی اس بندہ کو نبی کا نام دیا ہے۔ کیونکہ نبی کا کمال اُمت کے کمال سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ اور بغیر اس کے ادعا محض ہے۔ جس پر اہلِ فراست کے نزدیک دلیل کوئی نہیں۔ اور کسی فرد پر نبوت ختم ہونے کے سوائے اسکے کچھ معنی نہیں کہ اس فرد پر کمالاتِ نبوت ختم ہیں۔ اور افاضہ میں نبی کا کمال کمالاتِ عظمیٰ میں سے ہے۔ (باقی حاشیہ ص ۲۸ پر)

کثرتِ اخبارِ الہیہ اور کثرتِ وحی کے سوا کچھ نہیں۔ اور وہ کہتا ہے کہ ہم نبوت سے وہ مراد نہیں دیتے جو گذشتہ صحائف میں مراد لیا گیا ہے۔ بلکہ یہ ایک درجہ ہے۔ جو ہمارے نبی ﷺ کی متابعت کے بغیر نہیں مل سکتا۔ اور جس شخص کو یہ درجہ حاصل ہو جائے اللہ تعالیٰ اس سے بکثرت اور واضح کلام کرتا ہے۔ اور شریعت اپنے حال پر قائم رہتی ہے نہ کوئی حکم اس سے کم ہوتا ہے اور نہ کوئی ہدایت زیادہ ہوتی ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ میں اُمتِ محمدیہ ہی کا ایک فرد ہوں اور پھر اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فیضانِ نبوتِ محمدیہ کے تحت مجھے بنی کا نام دیا۔ اور میری طرف وہ وحی کی جو کی۔ پس میری نبوت اس کی نبوت کے سوا کچھ نہیں اور میرے جہ میں اسی کے انوار اور شعاعیں ہیں۔ اور اگر وہ نہ ہوتا تو میں کوئی قابلِ ذکر اور قابلِ تسمیہ چیز نہ تھا۔

اور یقیناً بنی اپنے افاضہ سے پہچانا جاتا ہے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ

(بحقیقہ حاشیہ ص ۲)

اور وہ اُمت میں نمونہ پائے جانے کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور پھر میں نے کئی مرتبہ ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری نبوت سے مراد کثرتِ مکالمہ، مخاطبہ کے سوا کچھ نہیں لیا۔ اور یہ اکابر اہل سنت کے نزدیک مسلم ہے۔ پس یہ صریح لفظی نزاع ہوا۔

سوائے عقلمند اور دانشور و جلد بازی نہ کرد اور جو شخص اس کے خلاف ذرہ بھر بھی دھوئے کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ، تمام لوگوں اور فرشتوں کی لعنت ہے۔

علیہ وسلم جو تمام انبیاء سے افضل اور ان سے زیادہ فیض رساں اور اعلیٰ و
 ارفع مرتبہ والے ہیں۔ کیسے ہیں ؟ وہ دین کس کام کا ہے جس کا نور دل
 کو روشن نہیں کرتا۔ اور جس کی قبولیت پیارے کونسلکین نہیں دیتی اور اس کا
 سینے میں آجانا ایک غلغلہ بپا نہیں کر دیتا۔ اور اس کی کوئی ایسی صفت
 بیان نہیں کی جاتی جو اس کے ظہور کی حجت پوری کرے اور وہ دین
 کیا چیز ہے جو مؤمن کو کافر و منکر سے میز نہیں کرتا۔ اور جس میں داخل
 ہونے والا اور نکلنے والا ایک جیسا ہی ہے۔ اور ان میں کوئی فرق نظر
 نہیں آتا۔ اور وہ دین کس کام کا ہے جو نفسانی خواہشات سے زندہ
 رہنے والے کو مار کر اسے دوسری زندگی عطا نہیں کرتا۔ اور جو خدا کا ہو
 خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ اور اہم گذشتہ میں اس کی ہی سنت چلی آ رہی ہے
 اور وہ نبی جس میں صفت افاضہ نہیں اس کی صداقت پر کوئی
 دلیل نہیں اور کوئی اسے پہچان نہیں سکتا۔ اور اس کی مثال اس گڈریے
 کی ہے جو اپنی بکریوں کو نہ مانگتا ہے نہ پانی پلاتا ہے۔ بلکہ انہیں چراگاہ
 سے دور رکھتا ہے۔ اور تمہیں علم ہے کہ ہمارا دین زندہ دین ہے۔ اور
 ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو زندہ کرنے والے ہیں۔ اور وہ
 آسمان سے برکت عظمیٰ کے ساتھ بارش کی طرح آئے ہیں اور ان صفات
 عالیہ میں کوئی اس دین کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ انسان سے حجاب کا
 بوجھ دور کرنے والا اور قصر الہی اور اس کے دروازے تک پہنچانے والا
 یہی اُجلی دین ہے۔ اور اندھا ہی اس میں ٹسک کر سکتا ہے۔ لوگوں
 نے اس عاجز پر ایک ہی میان سے تلواریں سونت لیں۔ لیکن مخلوقات
 کے رب نے ان سے جنگ کی اور بعض کو کاٹ کر رکھ دیا۔ بعض کو

ذلیل کیا اور بعض کو اپنی وعید کے ماتحت ایک معین اور فیصلے والے دن تک مہلت دی اور انہوں نے قسمیں کھائیں کہ وہ ظلم اور جھوٹ کے ساتھ ہی اس کے ساتھ معاملہ کریں گے اور ان کے گردہ اُتقوئے کے راستے سے ہٹ گئے۔ اور نہج صداقت سے دُور ہو گئے۔ گویا اس میں کوئی شیر بھاڑتا ہے۔ سانپ کاٹتا ہے یا کوئی اور آفت ظاہر ہوتی ہے۔ اور انہوں نے اس عاجز کو قتل، قید یا جلا وطن کرنا چاہا تا وہ اس کے بعد کہہ سکیں کہ وہ کاذب تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک اور ذلیل کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے زمین اور بلند آسمانوں سے اس کی مدد پر مدد کی۔ اور اس نے فتح چاہی اور ہر وہ شخص جو علو چاہتا تھا ناکام ہو گیا۔ ہر مصیبت کے وقت اسے نضر کے ساتھ اپنی ذات کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق بخشی اور اس کی دعا کو شرف قبولیت بخشا۔ اور اس کی پکار میں اثر رکھا۔ اور جس نے اس کے خلاف بددعا کی وہ ذلیل ہو گیا۔ بہت سے لوگ اس کی دعا کے تیروں سے چھلنی کئے گئے اور وہ خوف ناک موت سے دوچار ہوئے۔ حالانکہ وہ اس کی موت کی تمنا کیا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی موت کی خبر دی ہے اور وحی کی ہے۔ یقیناً اس میں اہل دانش کے لئے نشان ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے گھر کو امن والا حرم بنایا اور جو اس میں داخل ہوا طاعون سے محفوظ ہو گیا اور اسے کوئی ایذا چھونک نہ گئی حالانکہ اس کے ارد گرد سے لوگ اچک لئے جاتے رہے۔ یقیناً اس میں دیکھنے والی آنکھ کو قدرت کا ہاتھ نظر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے بائراعمال صالحہ نیکیوں کے فائدہ کیلئے عطا کئے گویا وہ ایسے باغات ہیں جن کے نیچے دریا بہہ رہے ہیں اور زمین میں اس کو قبولیت عطا کی گئی پس لوگ شب دروز اس کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بہت اہل

اصیرت اس کی طرف کھینچے جن کے نفس پاکیزہ طباہ سعیدہ دلِ صفا اور سینے سمندر دل کی مانند کھلے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے دیمانِ مودت و الفت پیدا کی اور ان کے سینوں سے ہر عورت اور استکبار کو نکال دیا اور اللہ تعالیٰ نے ایسے وقت میں اس کی خبر دی جبکہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا اور یہ نصرت رازِ سرِ بہ نہ تھی اور اللہ تعالیٰ نے اسے دشمن کو ذلیل کرنے والا صداقت کا عصا عطا کیا جو ان کے خفیہ مشوروں سے بنائے ہوئے تدابیر کے سامنے بھل گیا اور اس نے دشمن کی امانت کو نبولے کو ذلیل کرنے کا وعدہ کیا پھر جس نے اس کی ذلت چاہی وہ خود ذلیل فرسا ہوا۔ وہ بغیر کسی علم کے تکذیب کرتے تھے اور ان کے دل خواہشاتِ دنیوی کے پردہ میں تھے۔ اور وہ خدا کے سلسلہ کو ناراض ہو کر دیکھتے تھے اور منفربانہ باتوں سے اللہ کے بندوں کو ایذا دیتے تھے اور وہ صداقت کے گھر میں اخل نہ ہوتے تھے بلکہ داخل ہونیوالے اور اکھار نہ کرنے والوں کو منع کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ ان پر غضب ناک ہوا اور ان کیلئے آگ کے پیرے تیار کیے اور حسرتوں کی آگ ان پر بھڑکائی۔ لیکن نہ وہ صبر کر سکے اور نہ اپنے آپ سے اضطراب کی نیش کو دور کر سکے نہ ان کو خدا کی ناراضگی سے پناہ ملی اور کوئی ایسا آدمی نہیں جو انہیں ہلاکت سے بچا سکے خواہ وہ دائیں بائیں دیکھیں پس ان کا انجام گھٹا، ذلت اور رسوائی ہوا اور انہوں نے جو تیر بندہ کی طرف پھینکے خطا گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے شر سے اس کی حفاظت کی اور اسے امن کی پناہ گاہ اور قرار کی جگہ داخل کیا درخا لیکہ انہوں نے ہونیوالی قضا و قدر کو ٹالنے کیلئے ترکش خالی کر دیئے اور نازل ہونیوالے نوروں کو منہ کی پھونکوں کیچھنا چاہا۔ وہ چٹان کی مانند اس پر گر پڑے اور چاہا کہ زمین اس پر ہمار کر دی جائے یا اس پر بہاؤ گر پڑیں نا کوئی نشان نکلتا ہی نہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی ٹوٹ بڑھائی تا اسے ان کیلئے موجب حسرت بنائے اور یقیناً اللہ تعالیٰ کفار کیلئے مومنوں پر الزام کی کوئی راہ نہیں چھوڑتا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارہ میں جن بڑی تہذیبوں کی خبر دی تھی وہ انہیں اپنے آپ سے ہٹا نہ سکے اور اللہ تعالیٰ نے اس مامور بندہ کو بشارت دی کہ وہ اسکی امان اور پناہ میں ہوگا اور شریر دشمن اسے ضرر نہ پہنچا سکیں گے اور وہ غفار خدا کے فضل میں رہے گا۔

پھر اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی حفاظت میں لیکر بچایا اور اسے اپنی جناب میں عزت اور کشتائش
 بخشنی اور وہ اسکے دشمنوں کے لئے سیف قاطع بن گیا اور اس نے ہر مقام پر ساقی کی مانند اسکی مدد کی اور تنگی
 سے اسے فراخی میں منتقل کیا اور اس کو سرسبز وادی یا پھلوں سے لئے ہوئے باغ کی مانند بنا دیا اور اسکے
 سانس میں برکت رکھی اور اسے میل و پھیل سے پاک صاف کیا اور اس کے چراغ کی روشنی کو لطافت و
 جوانب میں پہنچا دیا نتیجتاً بہت سے نیک خصلت لوگوں نے اس کی طرف رجوع کیا اور اللہ تعالیٰ کی محاط
 اپنے وطنوں کو چھوڑ دیا اور خدائے غفار کی رحمت کی امید رکھتے ہوئے اس کی بستی کو اپنا وطن
 بنا لیا اس پر دشمنوں کی حسد کی وجہ سے بھرپور اٹھے اور ہر قسم کی تذبذب کی نگرانی کی تذبذب
 کی مانند ہی ثابت ہوئی انہوں نے ہر ترکش سے نیزہ نکالا مگر اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ان کے
 تیرا نی کے لئے تباہی کا موجب ہوئے انہوں نے اسے نقصان پہنچانے پر اجماع کر لیا اور
 ایک ہی کمان سے تیر بھینکے لیکن وہ فضل الہی سے لوٹ کر انہی پر پڑے اور شہروں
 میں اس کی عزت بڑھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کی اسی طرح مدد کی اور اپنے وعدہ
 کو پورا کر دکھایا اور اپنی جناب سے اس کے لئے بہت سے مددگار بھیجا کئے اور اسے
 بشارت دی کہ وہ اسے دشمن کے ہاتھوں سے بچائے گا اور ہر حملہ آور پر خود حملہ کرے گا۔
 پھر اس طرح اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہر قسم کے ضرر سے اسے بچایا اور اسے برگزیدہ
 کیا اور ہر گندگی سے اسے بری قرار دیا اور اسے پاک کیا اور اسے شرف ہم کلامی بخشے
 ہوئے اپنا قریب عطا کیا اور اس کی طرف پُر شوکت وحی کی اسے اپنی جناب سے رشد و
 ہدایت کے طریقے سکھائے اور زمین اور بلند آسمانوں سے اس کیلئے ہر نشان جمع کیا۔
 دشمنوں کے شر کو اس سے دور کیا اور اس کے ہر امر کی بنیاد تقویٰ پر رکھی اور قوت پر لگندہ
 ہو جانے کے بعد اس کے کاموں کو درست کیا اور اس کے تیر کو نشانہ پر پہنچایا اور دنیا کو اسکی لونڈی
 بنا دیا جو بغیر لالچ اور خواہش کے اس کے پاس چلی آتی ہے اور اس پر ہر نعمت کے دانے کھولے
 اور اسے پناہ دی اور اس کی تربیت کی اور اسے اپنے پاس سے علم دیا اور اسے بلند پایہ معارف پر
 اطلاع بخشی ۲۔ تمہارے پاس وقت موعود ہوا ہے تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ صادق ہے یا کاذب؟

نیز اس فضل کا منبع کہاں ہے، کیا اسے جو کچھ دیا گیا ہے وہ اللہ نے دیا ہے یا ان امورِ عظمیٰ پر شیطان بھی قادر ہے؟ کھول کر بیان کر دو تم اجڑاؤ گے اور اس فیصلہ کے دن سے ڈرو جس دن اسرار ظاہر ہو جائیں گے۔

باب دوم اے سرداروں! اللہ تعالیٰ تمہیں سعادت کے راستوں کی طرف ہدایت فرمائے۔ میں ہی مستفتیِ افتویٰ طلب کرنے والا ہوں اگر میں ہی مدعیِ ماوریں کسی حجاب میں گفتگو نہیں کر رہا بلکہ رب و باپ کی طرف سے بصیرت پر قائم ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے صدی کے سرپرست یا مورث کیلئے ہے تا میں تجدیدِ دین کر کے نکت کے چہرہ کو روشن کروں۔ صلیب کو ٹوڑ دوں اور نصرانیت کی آگ بجھا کر حضرت خیر نام صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو قائم کروں خراب چیزوں کی اصلاح کروں اور جو چیز مانتے ہیں گئی ہے اسے رواج دوں۔ میں اسی مسیح موعود اور مہدی معبود ہوں اللہ تعالیٰ نے وحی و الہام سے مجھ پر احسان کیا ہے اور اپنے معزز رسولوں کی مانند مجھ سے کلام کیا ہے اور میری صداقت پر ایسے نشانات سے گواہی دی ہے جن کا تم مشاہدہ کر رہے ہو اور اس نے ایسے انوار سے میرے چہرے

کو ظاہر کیا ہے۔ جنہیں تم پہچانتے ہو۔ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم بغیر کسی دلیل کے مجھے قبول کر لو اور بغیر کسی حجت باہرہ کے مجھ پر ایمان لے آؤ۔ بلکہ تمہیں علی الاعلان کہا ہے کہ تم خدا کے لئے منصف بن کر کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ تعالیٰ نے جو نشانات، دلائل اور شہادتیں میرے لئے ظاہر کی ہیں ان پر نگاہ کرو۔

اور اگر تم میرے نشانات کو اللہ تعالیٰ کی اس سنت کے مطابق پاؤ ہو صادقوں کے لئے جاری و ساری ہے اور اس سنت کے مطابق جو گندہ مشتبہ انبیاء کے متعلق گذر چکی ہے نہ پاؤ تو اسے کہہ دو کہ میرے لئے گندہ مشتبہ

قبول نہ کرو اور اگر تم میرے نشانات کو انہی نشانات کی مانند پاؤ۔ جو گذشتہ ایسے لوگوں کے لئے وقوع پذیر ہوئے تو پھر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ مجھے قبول کرو اور ان نشانات سے اعراض کرتے ہوئے نہ گزر جاؤ۔

کیا تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے متعجب ہو۔ جبکہ رحمت کے دن آگئے ہیں اور تم دیکھتے ہو کہ ملت اسلامیہ کا گوشت پھسل گیا ہے اور ہڈیاں نکل آئی ہیں دشمن معزز اور خادم حقیر ہو گئے ہیں، تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے نشانات دیکھتے ہوئے بھی انکار کرتے ہو۔ تم صداقت کے آفتاب کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہو پھر بھی یقین نہیں کرتے اسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی محبت تمام ہو چکی ہے پس تم کب تک بھاگو گے اس کے نشانات ہر طرف سے ظاہر ہو چکے ہیں اور اسلام بے کسی کے غار میں جا کر ہے اور اس کے احکام معطل ہو گئے ہیں اور ہر آفت اس پر نازل ہوئی ہے اور ہر مصیبت نے اس کے لئے کچھیاں نکال لی ہیں۔ اور ہر نحوست نے اس پر اپنا دروازہ کھول دیا ہے اور وہ چھٹا ہزار سال جس میں ظہور مسیح کا وعدہ تھا ختم ہو گیا ہے۔

اب تمہارا کیا خیال ہے کہ خدا نے اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کی ہے یا اسے پورا کیا ہے؟ کیا تم دیکھتے نہیں کہ قومیں اس ملت کی مخالفت پر کس طرح متفق ہو گئی ہیں۔ اور اس پر ایک ہی جھنڈ سے نکلنے والے دزدوں کی طرح متفق ہو کر حملہ آور ہوئی ہیں۔ اور اسلام تنہا اور بے یار و مددگار ہے اور ہر سرکش کا نشانہ بن گیا ہے۔ اغیار کے لئے تو عید ہے لیکن ہمارا چاند ذوالقعدہ کا ہے اور ہم کفار کے انتہائی خوف اور دہشت سے شکست خوردہ ہو کر بدبظہر گئے اور وہ نیزوں کے کچوکوں کی مانند ہمارے دہن میں

طعنہ زنی کرتے ہیں پس اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے صدی کے سر پہ بھیجا، کیا تم خیال کرتے ہو کہ اس نے مجھے بغیر ضرورت کے بھیج دیا ہے اور بخلا میں دیکھتا ہوں کہ ضرورت پہلے زمانہ سے بڑھ گئی ہے اور خوش سنجی بھاگے ہوئے غلام کی مانند منہ پھیر گئی ہے۔ اسلام جمید القوی اور خوش شکل آدمی کی مانند تھا لیکن اب اس کے چہرے پر بدعات کی سبیا ہیاں اور محدثات کے داغ نظر آتے ہیں، اس کی فرہی کمزوری میں بدل گئی ہے اور اس کا صاف پانی گدلا اور اس کی روشنی تاریکی میں تبدیل ہو گئی ہے اور اس کے محلات ویرانے کی شکل اختیار کر گئے ہیں اور وہ ایسے مکان کی مانند ہو گیا ہے جس میں کوئی مکین نہ ہو یا شہد کے اس خالی چھتے کی مانند جس میں صرف ڈنگ مارنے والی کھٹی باقی رہ گئی ہو پس تم کس طرح گمان کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں کوئی مجدد نہیں بھیجا حالانکہ یہ دسترخوان بچھانے کا وقت تھا کہ اٹھانے کا، اور تم کس طرح یہ خیال کرتے ہو کہ بدعات کے اس اژدھام اور بُرائیوں کے سیلاب کے وقت اللہ تعالیٰ نے اصلاح خلق کا کوئی ارادہ نہیں کیا بلکہ مسلمانوں پر انہیں میں سے ایک دجال مسلط کر دیا ہے تا انہیں گمراہیوں کے زہر سے ہلاک کرے کیا نصارے کا دجل کم گمراہ کرنے والا اور نامکمل تھا۔ کہ خدا نے اُسے اس دجال سے مکمل کر دیا۔

واللہ یہ رائے معقول اور بصیرت پر مبنی نہیں بلکہ گدھے کی آواز سے بھی زیادہ مکروہ (آواز) ہے اور صدائے بازگشت سے زیادہ کمزور ہے پھر باوجود اس کے کس طرح پے درپے نشانات اس آدمی کی تائید کے لئے اترے جسے اللہ تعالیٰ مفتریوں میں سے سمجھتا ہے، اے منکرین کے کہ وہ کیا تمہارے اندر تقویٰ قلوب کا کوئی شمعہ باقی ہے۔

کسی انسان کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ خدا پر افتراء کرے پھر اس کے
 باوجود اللہ تعالیٰ مقبولوں کی مانند اس کی مدد کرے کیونکہ اس سے امن
 اٹھ جاتا، معاملہ مشتبہ ہو جاتا، اور ایمان متزلزل ہو جاتا ہے اور اس میں متکاثران
 حق کے لئے ابتلاء ہے، کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ایسا آدمی رات دن شام و
 سحر خدا تعالیٰ پر افتراء کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ
 اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں ہوئی پھر اس کے باوجود خدا تعالیٰ اس کی
 صادقوں کی مانند مدد کرتا ہے۔ کیا اس امر کو عقل سلیم قبول کرتی ہے تمہیں
 کیا ہو گیا ہے کہ تم خدا سے ڈرنے والوں کی مانند غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔
 کیا تمہارے لئے دجال ہی باقی رہ گئے ہیں مجدد و مصلح کہاں گئے۔ جب کہ
 کفر کا کیرا دین کو کھا گیا ہے کیا تم دیکھتے نہیں کیا تم علمائے نصاریٰ کو نہیں
 دیکھتے کہ وہ کس طرح جاہلوں کو دھوکہ دے رہے ہیں اور اقوال و اعمال
 میں طمع سازی کر رہے ہیں تا وہ ان کی طرف توجہ نہ کریں۔ اے عقلمند و خدا
 نے تمہارے لئے ان کے مقابلہ میں حجت اتاری ہے تم اس سے فائدہ
 کیوں نہیں اٹھاتے اور سجدہ اگر ان کے اول و آخر، خواص و عوام اور مرد و
 زن جمع بھی ہو جائیں تو وہ کوئی نشان نہ لاسکیں گے جیسا کہ ہمیں اپنے
 رب کی طرف سے دیئے گئے ہیں خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بن
 جائیں۔ اور ایسا اس لئے ہے کہ ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر۔ ہمارا خدا
 زندہ ہے اور ان کا خدا مردہ اس لئے وہ ان کی چیخ و پکار اور آہ و بکا
 کو نہیں سن سکتا۔ اور ہمارا نبی ایسا ہے کہ ہم اس کی صداقت کے نشانات
 اس زمانہ میں دیکھ رہے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں روٹری کے سبزے
 کے علاوہ کچھ نہیں پس اے غافل و تم امن کے قلعے سے کہاں بھاگے جاتے

ہو۔ اور یقیناً ہمارا نبی خاتم الانبیاء ہے اس کے بعد کوئی نبی نہیں مگر مہدی جو اس کے نور سے متور ہو اور اس کا ظہور آپ کے ظہور کا ظل ہو۔ پس اتباع کے بعد وحی ہمارا حق اور ملکیت ہے اور ہماری فطرت کی گمشدہ متاع ہے جو ہمیں اس نبی مطاع سے ملی ہے پس ہمیں یہ بغیر خریدنے کے مفت عطا ہوئی ہے اور مؤمن کامل وہی ہے جس کو یہ نعمت موبہبت کے طور پر عطا ہو اور جس کو اس سے کچھ بھی حصہ نہ ملا ہو اس کے بُرے انجام کا خوف ہے یہ ہمارا دین ہے جس کے پھل ہم ہر وقت دیکھ رہے ہیں اور اس کے نور کا مشاہدہ کر رہے ہیں لیکن اس کے برعکس دین نصاریٰ ایک ایسے گھر کی مانند ہے جس کی تاریکی لوگوں کو خوفزدہ کرتی ہے اور دعوواں آنکھوں کو اندھا کرتا ہے کیا اس دین کے لئے کوئی نشان ہے کہ ہم اسے دیکھ سکیں۔ اور بخدا اگر دین اسلام نہ ہوتا تو رب العالمین کی معرفت مشکل ہو جاتی ہے۔

گم گشتہ اسرار و معارف اسی دین سے ظاہر ہو گئے ہیں اور یہ ایک ایسے درخت کی مانند ہے جو ہر آن پھل دیتا ہے اور ان کھانے والوں کو بلاتا ہے جو عقلمند ہیں لیکن اس کے برعکس دین عیسوی اس درخت کی طرح ہے جسے زمین سے اکھاڑ دیا گیا ہو اور بادِ صرصر نے اس کا قرار زائل کر دیا ہو اور ازاں بعد جو رول نے اس کا نشان تک نہ چھوڑا ہو۔ ان کے دین میں قصص منقولہ کے سوا کچھ نہیں اور شاید کا وجود ناپید ہے اور یہ امر تو عیاں ہے کہ محض قصے فیض پیدا کرنے سے عاری اور رب العالمین کی طرف کھینچنے کی قوت سے خالی ہوتے ہیں۔

جذب و کشش صرف مشاہدہ میں آنے والے نشانات اور موجود کرامات میں ہوتی ہے اسی سے دل بدلنے نفس پاک ہوتے اور عیوب ختم ہوتے ہیں اور یہ صرف اسلام اور ہمارے نبی کریم سرورِ کونین کی اتباع سے مخصوص ہے

اور میں اس پر شاید ہوں۔ بلکہ اہل کرامت اور مجربین میں سے ہوں اور اسی سے ہم مفکروں پر حجت تمام کرتے ہیں۔ وہ دین کیا چیز ہے جو اس گھر کے مشابہ ہے جس کے آثار مٹ گئے ہوں یا ایسے باغ کی مانند ہے جس کے درخت اکھاڑ دیئے گئے ہوں ایک دانشمند ایسے دین کو پسند نہیں کرتا جو دیران گھر، ٹوٹے ہوئے عصا، بانجھ عورت یا اندھی آنکھ کی مانند ہو۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کہ اسلام ایک زندہ دین ہے جو مردوں کو زندگی بخشا، دیرانوں کو سرسبز کرتا اور زندگی کو تازگی بخشتا ہے اور بخدا مجھے ان لوگوں پر سخت تعجب ہے جو فرقہ ہائے اسلام سے ہونے کے مدعی ہیں لیکن اس دین اور نبیؐ خیر الانام کے فیوض اور اللہ تعالیٰ کے مکارم سے منکر ہیں، انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے، عقل کے ناخن نہیں لیتے اور چشم بصیرت کو دا نہیں کرتے میں ان کی حالت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں اور ان پر اور ان کے اقوال پر متعجب ہوں، میں ان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ماسور ہو کر کھڑا ہوا ہوں لیکن وہ ایمان نہیں لاتے میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں لیکن وہ آتے نہیں اور اس طرح گذر جاتے ہیں گویا انہوں نے سنا ہی نہیں حالانکہ وہ خوب سنتے ہیں کیا خدا کے فرستادوں کی تکذیب کرتے والوں اور بانڈ آنے والوں کے قصے ان تک نہیں پہنچے یا ان کی بہت قرآن میں مذکور ہے اور وہ اس پر تکیہ کئے بیٹھے ہیں اور بخدا میں اس کی طرف سے ہوں میرا رب مجھ سے کلام کرتا اور فضل و احسان سے میری طرف وحی کرتا ہے اور میں نے اسے ڈھونڈا تا آنکہ اسے پا لیا اسے تلاش کیا یہاں تک کہ اسے جایا اور مجھے موت کے بعد زندگی دی گئی اور فانی خواہشات کو ترک کر کے

میں نے حق پایا یقیناً اللہ تعالیٰ طلبگاروں کو ضائع نہیں کرتا اور طالبین یقین کو شبہات میں نہیں چھوڑتا۔ تم نے ہر تدبیر کی اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو میں ہلاک ہو جاتا۔ میرے رب نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے" پھر اس نے ہر موقعہ پر اور سازشیوں کی ہر تدبیر کے وقت اپنا وعدہ پورا کیا میری نصرت کی اور مجھے اپنے پاس پناہ دی تم میں سے ہر ایک نے مجھ پر حملہ کیا۔ لیکن کسی نے مجھ پر قدرت نہ پائی۔ اور وہ خائب و خاسر ہو کر لوٹ گئے اور تم نے تعلقات کا وہ بندھن کاٹ دیا جس کے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔ اور تم نے لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں اور ہمارے ناکام ہونے کی تمنا کی لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہاری آرزوؤں کو تمہارے منہ پر دے مارا اور ہمارے ذکر و شرف کو دنیا میں پھیلایا کیا افتراء کرنے والوں کی یہی جزا ہوا کرتی ہے؟

اے لوگو تمہارے دد رنگ ہیں ایک دل میں ایک زبان پر زبانوں پر ایمان ہے دلوں میں کفر تم نے باتیں رحمان کے لئے اور عمل شیطان کے لئے مخصوص کر دیئے ہیں پس تم قرآن کی ہدایت سے بہت دور ہو تم کتاب اللہ میں پڑھتے ہو کہ عیسیٰ نے موت کا پیا لہ پیا پھر اسے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھاتے ہو میں نہیں سمجھتا کہ آیات قرآن پر تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے تم اپنی نماندوں میں پڑھتے ہو کہ عیسیٰ مر گیا اور اس کا صعود جہان فی نہیں ہوا اور نہ اُسے (دو بارہا) زندگی ملی پھر نماز کے

۱۔ (میری ہلاکت کے لئے)

۲۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو با عیسیٰ افی متوفیک لا رافک الی کہا ہے اس کے معنی جسم (باقی اگلے صفحہ پر)

بعد چو کر پی ماہ کر تم محراب میں بیٹھ جاتے ہو اور ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہتے ہو کہ اس کی موت کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے اور اس کی سزا جہنم اور تکفیر واجب ہے یہ ہے تمہاری نماز اور یہ ہیں تمہاری باتیں، تم قرآن مجید میں فلما توفیتنی پر پڑھتے ہو اور اس پر ایمان لاتے ہو پھر اس کے معافی کو جان بوجھ کر بیٹھ کے پیچھے پھینک دیتے ہو کیا موت کے بعد نزول عیسیٰ کا ذکر تم کتاب اللہ میں موجود پاتے ہو؟ پھر اے عقلمندو فلما توفیتنی کے معنی کیا ہیں کیا تم ایمان لانے کے بعد کتاب اللہ کا انکار کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کا خوف محسوس نہیں کرتے اور اپنے بھائیوں کی رضا چاہتے ہو کیا تم اس سے عداوت رکھتے ہو خودی کے سر پر بھیجا گیا ہے۔ اور تمہیں میں سے اور اسی امت میں سے ہے اور عین ضرورت اور نصرائیت کے فتوں کے وقت آیا ہے اور اس نے صحف سماویہ کی مشکوٰتوں کو حق و حکمت کے ساتھ پورا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی صداقت پر چمکتے ہوئے نشانات سے شہادت دی ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم رحمت الہی کو نزول کے بعد رد کرتے ہو اور شکر گزار نہیں بنتے، تمہاری تاریکی نے اسلام کو ڈھانپ لیا ہے اور تمہارا سیلاب اس کی طرف بڑھتا

(سلسلہ صفحہ گزشتہ) کے ساتھ روح کے مرفوع ہونے کے نہیں ہیں اور اس پر دلیل یہ ہے کہ توفی کا ذکر رفع کے ذکر سے قبل موجود ہے اور یہ رفع موت کے بعد ہر مومن کا حق ہے اور قرآن مجید، احادیث اور روایات سے ثابت ہے۔ یہودی حضرت عیسیٰ کے رفع کے منکر تھے اور کہتے تھے کہ ان کا مومنوں کی مانند رفع نہ ہوگا اور نہ اسے زندگی ملے گی کیونکہ وہ آپ کی کفر کرتے تھے اور آپ کو مومن خیال نہ کرتے تھے۔ اس آیت میں اور ایسا ہی دیگر آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کا رفع کیا ہے اور لہذا وہ جھوٹے بنہ

آ رہا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ تم بہت اچھا کر رہے ہو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم آفاتِ زمانہ طوفانِ کفر اور اس کے غلبہ کو نہیں دیکھتے۔ کیا تم میں کوئی صاحبِ فراست انسان موجود نہیں سجدائیں شدید تعجب اور حیرت ہے کہ تم کہتے کیا ہو اور کرتے کیا ہو اور کفار کے مقابل پر نصاریٰ کے جواب میں تم نے کیا تیار کیا ہے تم اپنی جڑھ اپنے ہی ہاتھوں سے کاٹتے ہو اور اپنے اقوال سے دشمنانِ دین کی مدد کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس طوفان کے وقت اپنا ایک بندہ بھیجا ہے اور تم اس کی تکفیر کرتے ہو اور اسے دائرہ ایمان سے خارج قرار دیتے ہو حالانکہ وہ درخشندہ نور اور معارف سے مزین ہو کر آیا ہے تا وہ صداقتِ اسلام پر محبت ہو اور دین کا سورجِ خلعت سے نکلے اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ دین سے ضرر اور سختی کے زمانہ کو دور کرے اس کے سائے کو لمبا کرے، اس کے پھل بکثرت ہوں اور لوگ اس کے انوار کا مشاہدہ کریں اور لوگ دیکھ لیں کہ وہ کیفیت اور کمیت اور اصلاح میں ہر دین سے زیادہ ہے پھر اس کے باوجود تم اس کی تکفیر کرتے ہو بلکہ سب سے بڑے دشمن بنتے ہو۔

ہمارا گمان یہ تھا کہ تم نخبہٴ زمان اور لشنہ کاموں کے لئے چشمہٴ رواں ہو لیکن ظاہر یہ ہوا کہ تم ایسے گدے پانی ہو جس کی کدورت کی کوئی مثال شہرں میں نہیں پائی جاتی۔ تم نے شدید جھگڑا کیا حتیٰ کہ پہلوں پر سبقت لے گئے اور تم نے حدود سے تجاوز کیا، عہدوں کو توڑا اور مسلمانوں کو کاغذ قرار دیا۔

تمہیں پتہ نہیں کہ میں گوشہٴ گمنامی میں مستور اور اعزاز و قبولیت سے دور تھا نہ میری طرف اشارہ کیا جاتا تھا اور نہ کسی نفع و نقصان کی توقع کی جاتی تھی اور نہ میں موعود لوگوں میں سے تھا تب میرے رب نے میری طرف وحی کی اور فرمایا میں نے تجھے چُن لیا ہے اور تیرا جہ دی ہے پس تو کہہ کہ مجھے مامور کیا

گیا ہے اور میں اول المؤمنین ہوں اس نے فرمایا :-

”تو مجھ سے میری توحید و تفرید کے مقام پر ہے اب تیری اعانت اور معرفت کئے جانے کا وقت آ گیا ہے لوگ تیرے پاس (ایسے راستوں سے آئیں گے۔ جن پر بکثرت آمد و رفت کی وجہ سے گڑھے پڑ جائیں گے) دور دراز سے آئیں گے۔

تیری نصرت وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے اور تیرے پاس دور دراز سے مخالف آئیں گے۔“

یہ میرے رب کا قول ہے پھر تمہیں معلوم ہے کہ خدا نے کس طرح انبیاء کا اظہار فرمایا کہ لوگ میرے پاس گردہ در گردہ آئے اور مجھ پر مخالفت کی اس طرح بارش ہوئی گویا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جو ہر آن موجزن ہے یہ الہی نشانات ہیں تم ان کی روشنی کی طرف نہیں دیکھتے اور ان کے ظہور کے بعد بھی انکار کرتے ہو کیا تم میرے بارہ میں غور نہیں کرتے کیا تم نے خدا تعالیٰ کے خبر دینے سے پیشتر میرا نام بھی سنا تھا کیونکہ میں احد من الناس کی طرح جس کا خواص و عام میں کوئی پہرہ نہیں ہوتا گناہ تھا اور مجھ پر ایک زمانہ گذرا کہ میں کوئی قابل ذکر آدمی نہ تھا اور میں اس آدمی کی طرح زندگی بسر کر رہا تھا جسے لوگوں نے نظر انداز کر دیا ہوا اور میرا گناہوں ذرائع آمد و رفت سے دور اور لوگوں کی نگاہوں میں حقیر تھا اس کی عظمت کی نشانیاں مٹ چکی تھیں اور وہاں قیام ناپسندیدہ سمجھا جاتا تھا اس کی بہکات کم اور مضرات و معرات زیادہ ہو گئی تھیں اور اس کے لینے والے جانوروں کی مانند تھے اور اپنی ظاہری دولت کی وجہ سے کہنے سمجھنے جاتے تھے وہ اسلام، قرآن اور احکام سے ناواقف تھے اب یہ قضا و قدر کے عجائبات میں سے ہے کہ اس نے مجھے ایسے دیرانہ میں

بھیجتا کہ میں دشمنانِ دین کے لئے سیزہ بنوں اور اس نے میرے زمانہ گمنامی اور ایام قبولیت اور ہر دوا و دار میں مجھے خبر دی کہ میں مرجع خلافت اور کفار کے حملوں کے مقابل پر ایک مضبوط بند بن جاؤں گا۔ تخت پر بٹھایا جاؤں گا اور دلوں کے لئے سینہ بن جاؤں گا۔ اور لوگ دور و نزدیک سے تحائف و دیگر اشیاء لے کر میرے پاس آئیں گے۔ یہ حضرت کبریٰ کی طرف سے آسمانی وحی ہے مفتر بابتہ باتیں اور خواہشات نفسانی سے تیار کردہ کلام نہیں بلکہ میرے اعلیٰ رب کا وعدہ ہے جو لوگوں میں ظاہر ہونے سے پیشتر لکھ کر طبع کروا کے شائع کر دیا گیا اور شہروں اور سبیلوں میں بھیجا گیا۔

پھر وہ چاشت کے سو ریح کی مانند ظاہر ہوا اور تم دیکھتے ہو کہ لوگ میرے پاس گردہ در گردہ بے شمار تحائف لے کر آتے ہیں، کیا اس میں عقلمندوں کے لئے کوئی نقصان نہیں؟

اگر تو مجھے کاذب خیال کرتا ہے تو میرا زانو لوگوں پر فاش کر دے اور کشتِ غطاء کر دے اور اس نبی کے باشندوں سے بھی پوچھ لے شاید تجھے دشمنوں سے مدد مل جائے اور میں نے تجھے یہ بات اس لئے بتائی ہے تا تو تحقیقات کرے اور ہدایت پائے اور اگر تو ان سے نہیں ڈرتا تو اپنی ڈگر پر چلتا رہا اللہ تعالیٰ تیرے بدلے میں کسی اور کو لے آئے گا۔ اور اگر تو اس کا تقوئے اختیار کرتا ہے تو دلیل واضح اور معاملہ آسان ہے اسلام نے خلیفہ کے صدقات سب سے پہلے دیکھ کیا باد صبا اور ربیع کا وقت نہیں آیا تجھے معلوم ہے اس زمانہ میں دل ویران اور تھک زدہ ہیں سریش ان سے رخصت ہو چکی ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش نے انہیں آریا ہے اور خوب برسی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان ایام میں ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کے پاؤں کو زخمی کرنے والے کانٹوں کو دور کرے اور اس کی

راہ میں آنے والی ہر خار دار جھاڑی کو کاٹ دے اور زمین کو کمینوں سے پاک کرے اب مان یا نہ مان، موسم بہار کی بارش میں ہی ہوں۔ میں نے ہوائے نفس سے دعوے نہیں کیا بلکہ مجھے خالق خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے تا میں دنیا کو بتوں اور نفوس کی شہوات اور شیطنت سے پاک کر دوں۔

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اس ملت پر کیا کیا مصیبت نازل ہوئی اور بیماریاں بڑھتی گئیں اور دبا گھر سے نکل کر ممسایہ میں جا پہنچی اور موتیں ایک دوسرے کو دعوت دینے لگیں اور دین انسان کی پرستش کے قدموں تلے روند گیا اور دشمنوں نے اتر دھسے کی طرح اس پر حملہ کیا یہاں تک کہ وہ اس سستی کی مانند ہو گیا جسے سیلاب نے بچھاڑ دیا ہو۔ یا ایسی زمین کی طرح جس پر گھوڑے دوڑے ہوں رب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ زمین ویران ہو گئی اور لوگوں کے خیالات خراب ہو گئے اور سوائے خواہشات دنیوی کے ان میں کچھ نہیں رہا اور دنیا کے فرزند اس کی طرف مائل ہو گئے پس اس وقت اُس نے مجھے تمہارے اندر تجدید دین اور اصلاح و تزئین ملت کے لئے کھڑا کیا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! دیکھو کیا میں مفتریوں کی طرح تمہارے پاس بے موقع آیا ہوں یا شیا طین کی لوٹ کھسوٹ کے وقت تمہارے پاس پہنچا ہوں۔

اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے آگاہ رہو کہ یہ معاملہ اللہ کی قضا و قدر سے ہے اور یہ فوراً غلٹ کا نہیں چودھویں صدی کے چاند کا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ کتنے ہی بھیڑیوں نے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو بچھاڑ کھایا اور کتنے ہی چورس نے دین کے اموال کو لوٹا یا تم نے مشاہدہ نہیں کیا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ خدا کی نصرت کا وقت ابھی نہیں آیا، نہیں ہرگز نہیں بلکہ خدا کے فضل و احسان

کے دن آگئے ہیں، میں تمہارے پاس بغیر کسی واضح دلیل کے نہیں آیا میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی شہادتیں ہیں جو یقین محکم پیدا کرتی ہیں میں اپنے قبیلہ میں میت کی مانند اور ایسے گھر کی طرح تھا جو گھر کھلانے کا مستحق نہ ہو۔ میں مستور الحال اور غیر معروف تھا مجھے گاؤں میں سوائے چند لوگوں کے کوئی نہ جانتا تھا۔ اور میں گوشہء گمنامی میں زندگی بسر کر رہا تھا۔ میرے پاس مرد و زن میں سے کوئی نہ آتا تھا اور میں اہل زمانہ سے مخفی تھا۔ میں نے کسی شہر کی ریت نہ کی تھی اور نہ اطراف و اکناف میں گھومنا تھا، نہ میں نے عرب دیکھا تھا نہ خزاں میں دور دور تک گیا تھا۔ اور سچا مجھے مالی فراخی بھی حاصل نہ تھی اور میں نے زمانے کے ہاتھ پستان سے دھو دھوپا تھا جس سے اچھے رو دھ کی توقع نہیں کی جاسکتی اور میں ایسے چوبائے کی پیٹھ پر سوار ہوا جس میں آسائش حال کی کوئی علامت نہ تھی۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی کہ وہ جملہ مہمات میں میرے لئے کافی ہو گا۔ اور فضل و احسان سے مجھ پر ہر نعمت کا دروازہ کھولے گا۔ اور جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے یہ وقت عمرت اور ہر نوع کی ضروریات کا وقت تھا اور میرے رب نے مجھے میرے معاملات اور راستہ کے آسان کرنے اور میری تمام حوائج کے متکفل ہونے کی بشارت دی تب اس وقت ایسے زمانہ میں ہوا میں سے دور تھا مجھے حکم دیا گیا کہ ایک انگوٹھی بنائی جائے جس میں ان اخبار الہیہ کے نقوش ہوں تا ان کے پورا کرنے پر یہ متلاشیابی حق کے لئے ایک نشان ہو اور دشمنوں پر حجت تمام ہو وہ انگوٹھی موجود ہے اور اسے عقلمند و اس کا نقش یہ ہے **ایسی اللہ بکان عبدہ** پھر اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا جیسا اس کا وعدہ تھا اور اس کا فضل بادل گر جتنے کی طرح ہی برسا اور اللہ تعالیٰ نے ایک جھوٹے سے دانہ کو تار و درختوں اور

سہ اس انگوٹھی کے بنوانے پر تیس سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے (باقی اگلے صفحہ)

کچے ہوئے پھلوں میں تبدیل کر دیا اور انکار کی کوئی گنجائش نہیں خواہ مشکہ بن کے گروہ متفق ہی کیوں نہ ہو جائیں کیونکہ گواہوں کی شہادت انکار کرنے والے کا چہرہ سیاہ کر دیتی ہے اور چاشت کے سورج سے انکار کیسے ہو سکتا ہے ؟

پھر جب میرے رب کی بات پوری ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے میرے بھتیجا کو بھر دیا تو لوگ میرے دروازے پر آنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے لگے اور میں ایک فطرہ سے سمندروں اور ایک ذرہ سے پہاڑوں اور ایک چھوٹی کھیتی سے پھلوں سے لڑے ہوئے درختوں کی طرح اور ایک کپڑے سے مرد میدان بن گیا۔ یقیناً اس میں آنکھیں رکھنے والوں کے لئے نشان ہے اسی طرح میرے رب نے میری عمر کے لمبا ہونے کی بشارت مجھے زمانہ ماموریت کی ابتداء ہی میں دے دی اور فرمایا "تو درد کی نسل دیکھے گا پس میرے رب نے مجھے لمبی عمر دی یہاں تک کہ میں نے اپنی اولاد اور اپنی اولاد کی اولاد دیکھ لی اور اللہ نے مجھے ابتر نہ جھوڑا۔ اور ایک سعید روح کے لئے یہ نشان کافی ہے۔ پس اے عالمو! محمدؐ! اور فقیہو! مجھے فتوے دو کیا تمہاری عقلیں جائز قرار دیتی ہیں۔ کہ یہ تمام معاملات اللہ تعالیٰ ایک ایسے آدمی سے کرتا ہے جسے وہ منقری سمجھتا ہے اور وہ اس کی آنکھوں کے سامنے جھوٹے بوتا ہے۔ اور کیا تمہیں سنت اللہ میں کوئی نظیر ملتی ہے کہ وہ کسی منفرد پڑھیل عمر تک امور غیبیہ کا اظہار کرتا ہے اور سچے نبیوں کی طرح اس پر ہر نعمت پوری کرتا ہے۔ ہر موقع پر واضح عزت افزائی کے ذریعہ اس کی مدد کرتا ہے

(السلسلہ گذشتہ صفحہ) فضل اور رحمت سے یہ ابھی تک ضائع نہیں ہوئی اس زمانہ میں میری عزت

کا اثر اور میری شہرت کا ذکر نہ تھا۔ اور میں گوشتہ نگاہی میں اعزاز و قبولیت سے محروم تھا۔ منہ

اور اس افتراء کے باوجود جو اتنی سے بڑھاپے تک اسے مہلت دیتا ہے اسے ہزاروں ساتھی عطا کرتا ہے اور اس کی مدد کرتا ہے۔ اور اس کے موزی دشمنوں کو کتنوں کی مانند دھنکار دیتا ہے اور اسے وہ کچھ عطا کرتا ہے جو اس کے ہم عصروں کو نہیں دیا گیا اور اس سے مباہلہ کرنے والوں کو اس کی آنکھوں کے سامنے ہلاک اور ذلیل اور سوا کرتا ہے۔

جو شخص دنیا پر جھکا ہوا، اس کی زینت سے پیار کرنے والا اور افتراء کرنے والا ہو کیا تم نے کبھی اس کی بھی ایسی نصرت دیکھی یا اس کے لئے ایسی الہی اعانت محسوس کی ہے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم متقیوں کی مانند فکر سے کام نہیں لیتے۔ اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت دے تم کب تک اللہ کے مؤید بندوں کی تکفیر کرو گے۔ تم میری تکذیب کرتے ہو اور میں نہیں جانتا کہ تم کس بنا پر مجھے جھٹلاتے ہو۔ کیا میں کتاب اللہ یا دیگر انبیاء کے صحائف کا انکار کرتا ہوں یا تم نے اللہ تعالیٰ کے نشانات نہیں دیکھے اس وجہ سے تم شک کرتے ہو یا میں بے وقت تمہارے پاس آ گیا ہوں کہ تم نے کہہ دیا کہ یہ بھی جھوٹوں کی مانند آ گیا ہے تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم حق کی معرفت اور بصیرت حاصل نہیں کرتے، منقریوں کی پہلی جماعتوں اور جھوٹی باتیں بنانے والی پہلی منافی مخلوق کو دیکھ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے افتراء کی وجہ سے انہیں ذلیل اور ہلاک کیا اور ان کی کوئی خبر تک باقی نہ چھوڑی اور ان کے آثار تک مٹا دیئے اور ان کے اعوان و انصار کو کاذب ہونے اور صادقوں کا مقابلہ کرنے کی وجہ سے فنا کر دیا اور اگر اللہ تعالیٰ حق و باطل کے درمیان امتیاز نہ کرتا تو امن اٹھ جاتا بغیث اور طیب، اکادیاں اور ویرانے مشتبه ہو جاتے اور مقبولوں اور مردودوں کے درمیان کوئی فرق باقی نہ رہتا۔

اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے خوب غور سے سن لو کہ افتراء کی عمر بہت ننھوڑی ہے اور مفتری آدابِ عمر میں ذلیل ہوتا ہے، نیز مفتری راندہ درگاہ میں علام الغیوب خدا ان کی مدد نہیں کرتا اور نہ ان کے لئے شہادت دیتا ہے، ان کے ترکش میں کوئی تیر نہیں اور باتیں ہی ان کی متاع ہیں انہیں خدا کے مقبول بندوں کی مانند تائید اور برکت حاصل نہیں ہوتی اور یہ الہی سنت ہے کہ جب کوئی کذب کسی صادق کے مقابلہ کے لئے لکھ یا جھگڑنے کے لئے کھڑا ہو یا اس کی وجہ سے مباہلہ کی بنیاد مشتبه ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دولت و رسوائی کے ساتھ بچھاڑ دیتا ہے عادتِ الہیہ اسی طور پر جاری و ساری ہے تا وہ سچوں اور جھوٹوں کے درمیان امتیاز کرے۔

کاذب نصرتِ الہی اور تائیدِ روح القدس سے محروم ہوتے ہیں، آسمانی نور ان کا ساتھ نہیں دیتا اور نہ مادہ صلحاء ان کے سامنے رکھا جاتا ہے، وہ تو دنیا کے گنتے ہیں تو انہیں اسی طرف مائل دیکھے گا۔ اور ان کے سینے دنیوی حرص سے معمور پائے گا۔ اور وہ اپنے نفسوں پر خود گواہ ہیں۔ انجام کار وہ ذلیل ہوتے ہیں تب ایک ایسی ذات کی معرفت حاصل ہوتی ہے جو خبیث کو طیب سے الگ کر دیتی ہے۔

اور وہ لوگ جو اپنے رب کے حضور مقامِ صدق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے ان کی باگیں موڑ دی ہیں اور ان کے دل اپنی طرف مائل کر لئے ہیں اور انہوں نے خدا کے لئے تار یک دن اور تلوار کو چن لیا ہے اور ظاہر و باطن اسی کے حوالے کر دیا ہے۔ وہ وجد و شوق میں اس کی طرف دوڑے اور اپنے عشق کی عبادات ادا کیں اور محبت کا طواف مکمل کر لیا یہ لوگ نہ دنیا میں ذلیل ہوں گے نہ آخرت میں اور عزت و رفعت کے محلات میں بسیر کریں

گئے۔ وہ دشمنوں کے مقابلے میں کسی لغزش کو نہیں دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر مقابلہ کے وقت ان کی حفاظت کرے گا۔ اور ان کی کمزوریوں کو معاف کرے گا اور گرتے وقت انہیں اٹھائے گا۔ اور وہ باحفاظت زندگی بسر کریں گے ان کے اور مفتریوں کے درمیان فرق شمس الضحیٰ اور تاریک رات، تازہ دودھ اور باسی سرکہ کا ہے ان کی پیشانی کا نور دیکھنے والوں کو نظر آتا ہے۔ انہوں نے خائفوں دنیا کو زیب و زینت سمیت رخصت کر دیا اور آخرت کو چن لیا اور اس کی سکینیت کو چکھ لیا اور خواہشات کو ترک کر کے انہوں نے اللہ کے ساتھ ہی آرام پایا اور اس کے آستانہ پر گر گئے۔ اور انقطاع اختیار کر کے اسی کی طرف بھاگے۔ اور اس دنیا کے کثیف کپڑے اور معمولی سبزی پر ہی قانع ہو گئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے لطیف غذا کے ساتھ ان کی روحوں کو بجلی کی طرح پھکنے والی خلعت عطا فرمائی اور انہوں نے جو چھوڑا تھا انہیں کی طرف لوٹا دیا اور اللہ تعالیٰ مخلصین سے ایسا ہی معاملہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف نگاہ کی اور انہیں طیب و طاهر پایا اور دیکھا کہ وہ اسے اغیار پر ترجیح دیتے ہیں تب خدا نے بھی انہیں ترجیح دی اور اس نے دیکھا کہ وہ اس کے ہیں تو وہ بھی انہیں کا ہو گیا اور انہیں مہبط النوار بنا دیا اور سنت الہی اولین سے آخرین تک ایسے ہی جاری ہے۔

کہتے ہیں کنوئیں انکے لئے کھودے جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھوں انہیں ان کنوئوں سے نکال لیتا ہے اور مٹا دیتا ہے ہلاک کرنے کے لئے نہیں بلکہ ان کی عزت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ان پر آتے ہیں۔ آفات ان پر اسلئے نازل ہوتی ہیں تا اللہ تعالیٰ ثابت کرے کہ وہ تائید یافتہ لوگوں میں سے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے محبوب نے انہیں صاف کیا ہے۔ اور جب تک ان لوگوں کے دل خبیث لوگوں کی ایذا دہی سے دردمند نہ ہوں اللہ

تعالے کسی قوم کو ذلیل نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی سنت مخلوق میں اسی طرح جاری و ساری ہے۔ جب وہ خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ تو ان کی سُنّی جاتی ہے اور جب وہ فحش کی دعا مانگتے ہیں تو ہر ظالم و نیکل ناکام و نامراد ہوتا ہے۔ وہ روائے الہی کے نیچے رہتے ہیں۔ تو انہیں زندہ دیکھتا ہے۔ لیکن وہ خافی فی اللہ ہیں۔ کیا تیرا یہ خیال ہے کہ یہ لوگ پہلے گزر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ بعد میں آنے والوں میں ان کے مثیل پیدا نہیں کرے گا۔ تیرا استیلا ناس ہو یہ فاش غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے تو سنت رب العالمین سے بہت دور چلا گیا۔ اگر ان کا وجود نہ ہو تو زمین و ما فیہا سب تباہ ہو جائے اس لئے ان کا وجود جزا سزا کے دن تک ضروری ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے اسی لئے بھیجا ہے کہ تم سے کفار کے ہاتھوں کو روکوں اور انوار کے نازل ہونے کے لئے تمہیں تیار کروں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم شکریہ نہیں کرتے بلکہ ہدایت سے اعراض کرتے ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہیں یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔ حالانکہ آج کے ساتھ کل بھی ہے۔ میں تمہارے پاس کسی ہوا سے نفس سے نہیں آیا اور نہ ہی میں ظہور کا متمنی تھا۔ بلکہ میں اہل قبور کی مانند محض رہنا چاہتا تھا لیکن میرے رب نے میری کراہت و ناپسندیدگی کے باوجود مجھے نکالا اور شہرت سے بھاگنے کے باوجود اس نے میرا نام روشن کیا میں عمر کا ایک بڑا حصہ راز سر لبتہ کی طرح یا ڈرے ہوئے چوہے کی طرح یا مٹی میں ملی ہوئی راکھ یا ایک بٹی ہوئی رسی کی مانند رہا جو کسی شمار و قطار میں نہیں ہوتی۔ پھر میرے رب نے مجھے وہ کچھ دیا جو دشمنوں کو غضبناک کرتا ہے۔ اور مجھ پر وحی جلی نازل کر کے احسان کیا لیکن بے وقوف لوگ مشتعل ہو کر ظلم کرنے لگے اور وہ ایک دوسرے سے بڑھ کر سرکش تھے اور ان کی طرف سے مجھ پر بڑے

بڑے بگولے اور آنڈھیاں چلیں اور اسے دانشمند و تم نے پھر ان کا انجام بھی دیکھا ان کے بعد اب میں تمہیں خدا کی طرف بلاتا ہوں اگر قبول کر لو تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہے اور اگر تم انکار کرو تو پھر اللہ تمہارا حساب لینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور سلامتی ہے اس پر جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔

اسے جو انو تم دنیا میں ایک عظیم انقلاب دیکھتے ہو اور گونا گون نشان مشاہد کرتے ہو۔ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ بد بخت مسلمان ہیں جن کی دنیا چھن گئی ہے اور وہ اکثر دین سے استداد اختیار کر رہے ہیں ہر آفت انہی پر اترتی ہے اور ہر مصیبت انہی کو ہلاک کرتی ہے ہر بدعت پیدا ہو کہ انہی میں گھس جاتی ہے۔ دنیا نے ان سے آنکھیں چار کر کے ان کی آنکھوں کو بندھ دیا ہے جو لوگوں نے شعار ملت کو ترک کر دیا ہے اور سنت نبوی کے آثار کو مٹا دیا ہے وہ دائرہ حیاں منڈاتے اور مونچھوں کو بڑھاتے اور لمبا کرتے ہیں اور نصرانی لباس پہنتے ہیں اور اس زمانہ میں آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر وہ سب سے بد بخت ہیں۔

وہ نازل ہونے والے فضل الہی سے اعراض اور رحمت الہی کی فراوانی سے فرار اختیار کرتے ہیں۔ الہی دسترخوان جب قریب کیا جاتا ہے تو وہ اس سے دور بیٹھتے ہیں اور دوسرے راستوں پر چل نکلتے ہیں اور آگ کی تیش اور لپٹ سے خوف نہیں کھاتے اور اس دنیا کی تلخی سے ڈرتے ہیں اور جس رستے پر شیطان نصفت تک بھی نہیں گیا انہوں نے وہ پورا طے کر لیا ہے اور وہ شیطان سرکش سے بھی بڑھ گئے ہیں اور ان میں سے بعض لوگ اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں لیکن گفتگو جہلا کی طرح کرتے ہیں اور علم و ہدایت کے بغیر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں واضح اور روشن صداقت سے اعراض کرتے ہیں۔ حضرت

خیرا رسل کو مٹی میں دفن کرتے اور عیسائی کو بلند آسمانوں پر چڑھاتے ہیں یہ تو بہت ہی بھونڈی تقسیم ہے۔ وہ بنایا ہو کر نہیں دیکھتے اور مشاہدہ حق کے بعد جان بوجھ کر اندھے بن جاتے ہیں اور چاشت کے سورج کی طرح ظاہر ہونے والے حق کو چھپاتے ہیں کیا وہ الہی نصرت کو آتے نہیں دیکھتے۔ اللہ تعالیٰ ہر سال بڑے بڑے نشانات دکھاتا ہے۔ جنہیں وہ ناپسند کرتے ہیں۔ پھر اس طرح گزر جاتے ہیں گویا انہوں نے دیکھا ہی نہیں اور تقوئے کی راہوں سے اس طرح دور بھاگتے ہیں گویا ان میں کوئی شیر بھارتا ہے یا دوسری آفت

لہ میں نے کئی مرتبہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بڑے بڑے نشانات کی خبریں دی ہیں ان میں سے ایک اس جماعت کے بکثرت پھیلنے اور لوگوں کے فوج در فوج میری طرف رجوع کرنے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے کی ہے اور یہ اس زمانہ کی وحی ہے جبکہ میں ایک گنہگار آدمی تھا مجھے خاص دعام میں سے کوئی نہ جانتا تھا ازاں بعد میری جماعت اس قدر بڑھی کہ مکمل طور پر اس کی گنتی سوائے عالم الغیب والاشہادۃ کے کوئی نہیں جانتا اور اس ملک اور دیگر ملک میں اس بارش کی طرح پھیل گئے جو ملک کے ہر علاقہ پر چھا جاتی ہے اور اسکی تائید اس خط کے مندرجات سے بھی ہوتی ہے جو مجھے آخر جنوری ۱۹۰۶ء میں مصر سے آیا ہے میں اہل انصاف کہتے اس میں سے دو سطریں درج کرتا ہوں :-

”جلائل مآب صاحب احترام مرزا غلام احمد قادیانی مہندی پنجابی مسیح موعود کی طرف بعد سلام و دعا تحریر ہے کہ آپ کے متبعین ان شہروں میں بڑی کثرت سے ہو گئے ہیں اور ریت اور سنگ پڑوں کی طرح ہیں ہر کوئی آپ کی رائے کے مطابق عمل کرتا ہے اور آپ کے انصار کی پیروی کرتا ہے۔ الراقم احمد زہری بدر دین آف اسکندریہ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۶ء“

گرفت میں لے لیتی ہیں۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ اُن سے ہانپ کر کس نہ ہوگی اور انہیں بھولی بھری چیز کی مانند چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا وہ میرے رب کے نشانات نہیں دیکھتے یا انہوں نے کسی مفتری کے ساتھ بھی خدا کا ایسا معاملہ دیکھا ہے؟ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایذا دہی و دشنام طرازی اور تحقیر کی عادت کو ترک نہیں کرتے کیا انہوں نے اس پر قسمیں کھالی ہیں، حلف اٹھایا ہے اور معاہدہ کر لیا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ سمیع و بصیر ہے افسوس ہے ان پر کہ وہ تقوٰے کی حدود سے نجا وڑ کر گئے ہیں۔ ان کے دلوں پر ٹہر کر دی گئی ہے اور انہوں نے چند ہے اور اندھے پن کو ترجیح دی ہے وہ مخلوق سے ڈرتے ہیں لیکن خدا سے خوف نہیں کھاتے اور آگ کی گرمی اور شعلوں کی لپٹ سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ انہیں دین کے گھر کی کنجیاں دی گئیں مگر نہ وہ خود داخل ہوئے اور نہ کسی اور کے داخل ہونے پر رضامندی کا اظہار کیا کیا ان سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ امام وقت پر ایمان لائیں گے، نہیں، بلکہ وہ تو کہتے ہیں ایک کذاب ہے جو مخلوق کو گمراہ کر رہا ہے اپنے آپ کو مسلمانوں کے بھیس میں ظاہر کرتا ہے حالانکہ اللہ اور رسول مصطفیٰؐ پر ایمان نہیں رکھتا انہوں نے میرا سببہ بھاڑ کر تو نہیں دیکھا پھر کس حیرتے انہیں مخفی کفر پر اطلاع دی ہے، انہوں نے وہ نشانات دیکھے ہیں کہ اگر قرونِ اولیٰ میں ہلاک ہونے والے لوگ دیکھ جیتے تو دنیا و عقبے میں سزا نہ پاتے۔ یہ ان کی بد قسمتی ہے کہ سورج ان پر طلوع ہوا اور چاشت کے وقت تک آگیا اور وہ ابھی غار میں چھپے ہوئے ہیں اور تاریکی کو ترجیح دے رہے ہیں وہ خائف اور امین، روشن دن اور تاریک رات کے درمیان فرق نہیں کرتے وہ خدا کے ذوالجلال کی طرف سے نازل ہونے والے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے

امر پر غالب ہے اگرچہ ان کی نذاہت پر ہاڑوں کو ہلاتے والی ہی کیوں نہ ہوں
 کیا وہ سمجھتے کہ انہیں زوال نہیں آئے گا نہیں، اللہ تعالیٰ غفیر ان کی تدبیر
 کو باطل کر دے گا اگرچہ ان کی تدبیر خلق میں اتر جانے والے اور رگوں میں
 سرایت کر جانے والے دودھ کی مانند زود داغ کیوں نہ ہو۔ یا کسی دوسری
 غذا کی مانند جو زیادہ لطیف اور زیادہ شیریں ہے۔ کیا وہ اس کی قضا کو
 رد کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ پاک ہے ہمارا رب جو بہت بلند شان والا
 ہے۔ وہ غالب آتا ہے اور مغلوب نہیں ہوتا اور اپنا حکم آسمان سے تحت اثری
 تک نافذ کرتا ہے۔ کوئی جو ان ہے جو اس خدا سے ڈرے اور سرکشی سے باز
 آجائے۔ اور کیا کوئی نیک نفس ہے جو اس کی اطاعت کرے اور نافرمان
 نہ بنے۔ کیا وہ اپنے آباء و اجداد کی آراء پر تکیہ کئے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ ان کی
 آراء کو کوئی قرار نہیں اور تو انہیں بھی آپس میں مختلف الراء پائے گا۔ جہاں
 ان کی آراء کے اتفاق میں سب راہ ہے سوا انہیں کوئی ثبات و قرار نہیں اور وہ
 ہر لحظہ بدل رہی ہیں۔ خدا کی قسم میں صادق ہوں اور انہوں نے میرا بغیر کسی
 واضح دلیل اور علم کے انکار کیا ہے اور اگر وہ سچے ہوں تو میں اپنے آپ کو ذبح
 ہونے کے لئے یا اس سے بھی بڑھ کر کسی سزا کے لئے پیش کرتا ہوں۔ وہ انکل پچو
 سے باتیں کرتے ہیں اور انہیں صداقت کی کوئی اطلاع نہیں۔ اور وہ کہتے
 ہیں کہ زلزلے اور طاعون انہی لوگوں کی نحوست کی وجہ سے آئے ہیں حالانکہ
 وہ خود منحوس لوگ ہیں۔ ان کی بے ہودہ گوئی کو تو دیکھو۔ اے قرآن اور
 رسول کے دشمنو! تم کس بات سے جڑا شکوہ لیتے ہو۔ کیا غلاباں رب سے
 آیا ہے کہ خدا نے اپنے ایک بندہ کو بھیجا ہے تادہ اپنی حجت پوری کرے اور
 غافل لوگوں کو ڈرائے تم پر اور تمہارے گمانوں پر افسوس ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی ظہور سے پیشتر خبریں دے دیں تھیں پھر بھی تم اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ استہزاء کرتے ہو اور جو کچھ تم کہہ رہے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ تم کفر کی تاریک راتیں دیکھتے ہو اور کسی فرستادہ کی ضرورت اور علامات محسوس کرتے ہو پھر اس کے باوجود تم اندھوں کی طرح اعراض کر جاتے ہو۔ اور جب اسلام کی صبح مسکرائی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بڑے بڑے نشانوں کے ساتھ شرک کو جڑ سے اکھیرنے کا ارادہ کیا تو خدا کے نشانات کے خلاف سازشیں کرنے لگ پڑے تاکہ لوگ حق کی طرف نہ لوٹیں۔

تم سورہ نور میں بغیر کسی شک و شبہ کے یہ مطالعہ کرتے ہو کہ تمام خلفاء اسی امت سے آئیں گے۔ اس کے باوجود تم بنی اسرائیل کے عیسے کو تلاش کرتے پھرتے ہو اور ان کے بارہ میں جو کہا گیا ہے اسے بھول جاتے ہو اور حدیث نبوی میں امامکم منکم پڑھتے ہو اور پھر تنجیل عارفانہ سے کام لیتے ہو۔ کیا تم خدا تعالیٰ کی طرف سے آیات بیقات اور دلائل لے کر آنے والے کا انکار کرتے ہو، کیا تم اس بات سے منکر ہو کہ کفار نے تمہارے دین کو جو خیر الادیان ہے زخمی کر دیا ہے اور اس بات کا ارادہ کیا ہے کہ تم مرند ہو کر انہی کی مانند شیطان کا گردہ بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کی غیرت اس زمانہ میں اس بات کی مقتضی ہے کہ اپنے بندہ کو بھیجے اور اپنے وعدہ کو پورا کرے اور اپنے گردہ کو سرکشوں سے بچائے۔ پس وہ مامور بندہ میں ہی ہوں اور وقت مقدر یہی ہے اب کیا تم ایمان لانے والے ہو۔ حق ظاہر ہو گیا ہے اور وقت متعین ہو چکا ہے تم سمجھتے کیوں نہیں افسوس ہے تم پر تم اول المنکرین بن گئے ہو حالانکہ اس سے پیشتر تم انتظار کیا کرتے تھے کیا تم دیکھتے نہیں کہ ملک کے گوشے گوشے اور زمین کی مختلف

اطراف میں کس طرح شرک پھیل گیا ہے۔ کیا تم جان بوجھ کر اس کا انکار کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے۔

اے علماء محترم نیند کے پیالوں کا قصد نہ کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بڑے بڑے حوادث سے جگاتا رہے گا اور بڑی بڑی آفات سے تمہیں متنبہ کر رہا ہے۔ وہ ابراہیم کی مانند ڈرنا کہاں ناپید ہو گیا اور خدائے قہار کو یاد کر کے بہنے والے لسنو کہاں گئے۔ تم تو دین کے برتن تھے لیکن تم سے کُفر پھوٹا کہ بہہ نکلا اور اسی حیران ہوں کہ تمہارے نفس کے پرندے نے نہ اندھے دیئے نہ بچے نکالے اے حد سے بڑھنے والو کیا تم صاف ستھرے دسترخوان پر چھنے ہوئے گوشت کے ساتھ روٹیاں کھانے کے لئے پیدا ہوئے ہو اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ میں نے جن واس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یہ نہیں فرمایا کہ اس لئے پیدا کیا ہے تا وہ کھائیں۔ سبحان اللہ تم نے کونسا طریق اختیار کر رکھا ہے اور کونسی راہ کو ترجیح دی ہے۔

تم آخر دنیا تک زندہ رہو گے اور مرو گے نہیں اور اس کے پھلوں کو توڑتے رہو گے۔ اور ہلاک نہیں ہو گے۔ یقیناً دنیا اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہے اب تم جاگتے کیوں نہیں، تمہارے اس ملک میں طاعون کی وبا اور دوسری آفات نے ڈیرہ جما لیا ہے تم دیکھتے کیوں نہیں تم موسم گرما میں ہو یا موسم سرما میں وہ تمہارے ساتھ ہے اور تم سے علیحدہ نہیں ہوتی۔ کیا تم مشاہدہ نہیں کرتے؟ کیا تمہاری آنکھیں چند یا گئی ہیں یا تم نابینا ہو۔ تمہارے سامنے مختلف مصیبتیں ظاہر ہوئیں یہاں تک کہ تم پر تمہاری اولاد پر اور تمہاری عورتوں پر اور قرابت داروں پر ٹوٹ پڑیں اور ہر سال تمہارے عزیز موت کی وجہ سے تمہیں داغ مفارقت دے جاتے ہیں اور تم گریہ و زاری

اور جزع فزع کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے۔

اور اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب نہیں دیتا یہاں تک کہ ان میں توبہ پوری کرنے کے لئے کوئی فرسادہ بھیجے اور معاملہ کا فیصلہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں ایسا ہی فرمایا ہے اور اہم سالفہ میں عادت الہی اسی طور پر جاری رہی ہے تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اپنی طرف بھیجے جانے والے امام کو نہیں پہچانتے۔ اور اس داعی کی اتباع نہیں کرتے۔ جو تمہارے اندر گھڑا کیا گیا ہے کیا تم مذبذب اور متکبر کے انجام سے ناواقف ہو؟ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ جاہلیت کی موت مرد اور پھر عقبہ میں تم سے باز پرس ہو۔ تمہاری قول طیب کی طرف کی جاتی ہے۔ لیکن تم صفائی کو چھوڑ کر کہ ورت کو ترجیح دیتے ہو۔ جو تمہارے پاس آ گیا ہے۔ اسے تم دھکے دیتے ہو مگر اس کے ساتھ ہی ایک مردہ کو آسمانوں سے بلاتے بھی ہو اور سب دشتم کرتے ہو اور جو منیں آتا ہے کہتے ہو اور اس دن سے نہیں ڈرتے جس دن ہر جان جزا کے لئے حاضر کی جائے گی اور نبی اپنے وطن میں ہی ذلیل ہوتا ہے پس گالیاں نکالو اور دشنام طرازی کرو۔ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے۔

اے لوگو تم آنکھیں رکھتے ہوئے اندھے کیوں بننے ہو اور تجاہل عارفانہ سے کام کیوں لیتے ہو کیا تم استہزا کرنے والوں کے انجام سے ناواقف ہو۔ تم بھڑکی طرح ڈنگ مارتے ہو اور ایسے آدمی کو ایذا دیتے ہو جس کی روشنی چراغ کی طرح پھیلی ہوئی ہے تم چاندوں کو دیکھ کر بھونکتے ہو اور صلحاء نے چاند کو دیکھ لیا ہے اور تم ظلمت میں پڑے ہو۔ لوگ آگئے ہیں۔ اور تم بھاگ رہے ہو۔ بہت سے استہزاء کرنے والوں نے میری موت کی خبر دی گویا انہیں خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے اور انہوں نے اس پر اصرار کیا اور اسے لوگوں میں شائع کر

دیا لیکن معاملہ برعکس ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے استہزاء کا سنجیدگی سے جواب دیا اور وہ اپنے الہام کے بعد جلد ہی مر گئے۔ اور اپنی ندامت کی گھاس اور ذلت کو اپنے چار پاؤں کے لئے چھوڑ گئے۔

بعض موزیوں نے مجھے ایذا دی مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے نتیجہ میں بعض نشانات ظاہر فرمائے اور حقیقت الوحی میں ہم ان کا تذکرہ کر چکے ہیں تا مٹا شیا حتیٰ کے لئے وہ بصیرت کا موجب ہو۔ اور ایک قریبی واقعہ ذوالفقار علیہ السلام میں فوت ہونے والے ایک شخص کا ہے وہ دشنام طرازی اور طعنے زنی کرتا تھا اس کا نام سعد اللہ تھا اور اس کی ایذا رسانی نیزہ کی طرح تھی جب اس کا سب دشتم اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔ اور وہ ایذا دہی میں ماسوا سے سبقت لے گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی موت، رسوائی اور قطع نسل کے بارہ میں جو فیصلہ فرمایا تھا اس سے مجھے بذریعہ وحی آگاہ کیا اور فرمایا یقیناً تیرا دشمن ابتر رہے گا۔ تب میں نے اپنے رب عظیم کی وحی کو لوگوں میں شائع کر دیا ازاں بعد اللہ تعالیٰ نے میرے الہام کی تصدیق کر دی تو میں نے چاہا کہ اسے تفصیل سے بیان کروں اور اللہ تعالیٰ نے جو اس فتنہ پر دانہ اور عباد الرحمن کے دشمن کے ساتھ سلوک کیا اُسے شائع کروں لیکن میری عمت کے ایک وکیل نے منع کیا اور اشاعت کے ارادے سے نفوت دلایا اور کہا کہ اگر آپ اسے شائع کریں گے تو حکام کی ناراضگی سے امن میں نہ رہیں گے اور قانون جرم کی سزا کے لئے حرکت میں آجائے گا۔ اور خلاصی کی کوئی صورت اور فرار کی کوئی جگہ نہ ہوگی اور مصائب اس طرح چمٹ جائیں گے جس طرح قرض خواہ مفروض کو چمٹ جاتے ہیں اور شدید کوفت کے بعد جو انجام ہوگا وہ معلوم ہی ہے اور حکومت بحرموں کو چھوڑنے والی نہیں

ہے پس بہتری محتاط آدمیوں کی طرح اس وحی کے اخفائیں ہی ہے اس پر میں نے کہا کہ الہام کی تعظیم کرنا ہی صحیح ہے اور اخفا میرے نزدیک معصیت اور کینے لوگوں کا کام ہے۔ اور خالق کائنات کے علاوہ کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور میں اس کے بعد حکام کی دھمکیوں کی پرواہ نہیں کرتا اور ہم تمام فضلوں کے منبع اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اگر اس نے قبول نہ کیا تو ہم ذلیل زندگی پوچھ ہی راضی ہوں گے اور خدا کی قسم وہ اس شریر کو مجھ پر مستط نہیں کرے گا۔ اور اس پر آفت نازل کرے گا۔ اور اپنے پناہ مانگنے والے بندہ کو بچائے گا۔

میری باتیں زبدۃ المخلصین فاضل علم دین محبی حکیم نور الدین صاحب نے سنیں تو ان کی زبان پر یہ حدیث آگئی رب اشعث اخبر رب بعض پریشان اور گرد آلود بالوں والے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم قسم کھا کر کوئی بات کہیں تو اللہ اسے ضرور پورا کرتا ہے تب میری اور اس کی بات سے دل مطمئن ہو گئے اور انہوں نے ڈرانے والے کو غلطی خوردہ قرار دیا اور اس کے خوف کی بنیاد کو کمزور سمجھا۔ پھر میں نے سعد اللہ کے خلاف تین دن تک بددعا کی اور رب علام سے اس کی موت کی تمنا کی تو اس نے مجھے وحی ملی رب اشعث اخبر ربوا قسم علی اللہ لا یدبرہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کے شر کو تجھ سے دور کرے گا۔ اور خدا کی قسم اس پر چند راتیں بھی نہیں گزریں تھیں کہ مجھے اس کی موت کی خبر آگئی پس سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے دشمن کو اپنے کوڑے سے مارا۔ اے لوگو میں اپنے رب کی طرف سے ایک مائدہ لایا ہوں تاکہ فقراء کو کھلاؤں کیا تم میں سے کوئی ہے جو اس دسترخوان کو لے لے اور مہلک بھوک سے محفوظ ہو جائے۔ اور بد بخت ہی ہو گا جس کو یہ غذا موافق نہ آئے۔ اسے کھانے والے کے لئے بہت بڑا اجر مقدر ہے اور اس کے ورے بہت بڑا فضل ہے۔

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے بوجھوں کو اُتارے، طوق و سلاسل کو دور کرے اور تمہیں قحط زدہ زمین سے نعمت اور رفاہیت کے شہر میں منتقل کرے اور تمہیں شدید آندھی والی تاریکیوں سے نجات دے اور ایسے محلات میں پہنچائے جن میں مشعلیں جل رہی ہیں اور تمہیں گناہوں اور جھوٹ سے پاک کرے تا تم ایسے ہو جاؤ جیسے کوئی حج میرور سے لوٹا ہو۔ لیکن غم اسی بات پر راضی ہو گئے کہ تمہارے جسم گناہوں کی میل سے آلودہ رہیں اور تم ہمیشہ دیار محبوب سے دور رہو۔ میں نے تمہارے سامنے آپ حیات پیش کیا ہے لیکن تم نے موت کے پیالے کو پسند کر لیا ہے میں تمہیں بیت الحقیق کی طرف بلاتا ہوں مگر تم بتوں کی طرف بھاگتے ہو۔ تم گالیاں دیتے ہو اور ہم تمہارے لئے رنج و غم سہتے ہیں اور غم کی ظلمتوں میں تمہارے لئے دُعا کرتے ہیں گو یا ہم نماز عشاء پڑھ رہے ہیں۔ اب معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ جس طرح چاہے گا کرے گا اور وہ دن آئے گا جب یہ پتھر نرم پڑ جائیں گے آخر یہ گھبراہٹ کب تک ہوگی۔ اے لوگو عوام کی باتوں کی طرف مائل نہ ہو کیونکہ وہ سلامتی کی راہ سے منہ موڑ گئے ہیں اور اگر تمہیں اس پر تعجب ہے تو پھر ان کی یہ بات کتنی تعجب انگیز ہے کہ عیسےؑ جسم غنصری کے ساتھ آسمانوں پر زندہ ہے اور ساتھ ہی مردوں سے بھی ملا ہوا ہے اور جنت میں داخل ہو اور کہتے ہیں کہ آخری زمانہ میں وہ مردوں کی صحبت چھوڑ دے گا۔ اور زمین پر نازل ہوگا اور چالیس سال قیام کرے گا۔ پھر اس مقام سے کوچ کرے گا۔ اور ہمیشہ کے لئے مردوں سے مل جائے گا۔ یہ ہے ان کے اعتقادات کا خلاصہ اور ان کی خرافات کا تلخیص، میں اس پیودہ بیان پر حیران ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ خواہشات نفسانی انہیں کھینچ کر اس طرف

لے گئیں یا ان پر سیاہ بھنبی غالب آگئی۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ اتنی مدت گزرنے اور تلاوت قرآن کریم کرنے کے باوجود وہ سچائی نہ پاسکے میں نہیں سمجھ سکا کہ یہ کس قسم کا جنون ہے کہ اس پر صدیاں گزر گئی ہیں بخدا ایک ایمان کو جڑ سے اکھاڑنے والے اور خلافت قرآن امر پر ان کے اصرار نے مجھے حیران کر دیا ہے ان کے پاس صدی کے سر پہ حق و صداقت کو لے کر حکم آ گیا ہے اور ہر قسم کی بدعت اور کفر کے غلبہ کے وقت آیا ہے۔ اب مجھے حیرانگی اس اثر ہے کہ وہ منکر کیوں ہیں؟ حالانکہ زمانہ اسے دعوت مے رہا ہے اور وہ زمانے کی پکار کا جواب ہے۔

بخدا میں ہی مسیح موعود ہوں اور میرے رب نے مجھے واضح دلائل عطا کئے ہیں اور میں اس کی طرف سے بصیرت پر قائم ہوں اور اگر حجاب اٹھا بھی دیا جائے تو میرے یقین میں کچھ زیادتی نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے خطا کار جانوں کی طرف نگاہ کی اور زمانے کو تاریک سردرات کی مانند پایا تو اس نے مجھے بھیجا تا وہ توبہ کریں مگر ہم ان کی کس طرح خیر خواہی کریں۔ وہ تو سنتے ہی نہیں اور صداقت کے رستے سے اعراض کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ الہی دسترخوان اور اس کی چپاٹیوں سے بھاگے اور بکھر گئے اور دسترخوان اپنی جگہ پر پڑا رہ گیا اور انہوں نے شدید دنیا کو تہ جیج دی اور ان کے منہ اسی طرف جھکے اور ان کے ہونٹوں نے اسے ہی چوسا۔

میری صداقت کی کمترین دلیل یہ ہوگی کہ جن باتوں کا میں نے ان سے وعدہ کیا ہے وہ ضرور پوری ہوں گی پس وہ انتظار کیوں نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ عیسائی زندہ ہیں حالانکہ یہ ان کی قرآن و حدیث سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے، وہ حضرت عیسیٰ کی موت سے شدید انکار اور امن کی زندگی

پراصرار کرتے ہیں حالانکہ یہی وہ بات ہے جس سے اُن پر موت وار دہوگی
 پس اگر تو قرآن پر ایمان لانے والا ہے اور منکر نہیں تو اس سے اجتناب کر
 اور ان لوگوں کی مانند نہ بن جہنوں نے لا پرواہ ہو کر کلام اللہ کو پیچھے کے پیچھے
 پھینک دیا، وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے حضرت عیسیٰ کی زندگی پر اجماع کیا
 ہے حالانکہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ جب معزلہ موجود
 ہیں تو اجماع کہاں رہا۔ اور حیب انہیں کہا جاتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے
 قول فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي پر غور نہیں کرتے یا اس پر ایمان نہیں رکھتے، تو
 ان کا جواب سوائے اس کے کچھ نہیں ہوتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو بدل
 دیں اور کہیں کہ توفیٰ کے معنی روح کو جسم کے ساتھ اٹھانا ہے۔ جان
 بوجھ کہ ان کا حق سے اعراض دیکھ۔

وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور گمراہی امت کے بارہ میں پرسش
 پر حضرت عیسیٰ یہ جواب دیں گے اور قرآن مجید میں تم ایسا ہی پڑھتے ہو۔
 واللہ مجھے ان کے کام اور عقل و عرفان پر حیرت ہے کیا انہیں علم نہیں کہ
 کوئی بشر روح قبض کئے جانے اور اصحاب قبور میں شامل ہونے سے پیشتر
 حشر و نشر کے دن حاضر نہیں ہو سکتا۔ یہ لوگ فکر و تدبیر سے کام کیوں
 نہیں لیتے؟

صحابہ کرامؓ نے حضرت خیر الانام کو دفن کیا اور مٹی ڈالی اور ان کا
 مزار اب تک مدینہ منورہ میں موجود ہے۔ پس یہ کہنا سودا دہی ہے اور
 مخالفت عقل و دانش ہے کہ عیسیٰؑ نہیں مرا۔ اور یہ ایسا شرک عظیم
 ہے جو نیکیوں کو کھا جاتا ہے ایسا ہرگز نہیں بلکہ وہ اپنے بھائیوں اور
 اہل نہ مانہ کی مانند وفات پا چکا ہے اور عقیدہ حیات مسیح مسلمانوں میں

ملت نصرانیہ سے آیا ہے اور اسی خصوصیت کی وجہ سے انہوں نے اسے معبود بنایا اور پھر مال و دولت خرچ کر کے اسے تمام دیار و امصار میں پھیلا دیا کیونکہ ان میں کوئی صاحب فکر و نظر نہ تھا۔ متقدمین مسلمانوں سے یہ قول لغزش کے طور پر صادر ہوا، پس وہ اللہ تعالیٰ کے حضور معذور ہیں کیونکہ انہوں نے بلا ارادہ یہ خطا کی اور سادہ طبع ہونے کے باعث غلطی کھائی اور اللہ تعالیٰ صحت نیت سے اجتہاد کرنے والے مجتہد کو جو بغیر خیانت کے بقدر استطاعت حق تحقیق ادا کرتا ہے معاف فرماتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جن کے پاس امام حکم بن کر اور ہدایت کے واضح دلائل لے کر آیا اور ہدایت کو ضلالت سے ممیز کر دیا اور خفی کو جلی کر دیا مگر پھر بھی انہوں نے اس کے قول سے اعراض کیا اور صداقت کا راستہ اختیار نہ کیا بلکہ جو اس رستہ پر چلا اسے بھی رد کیا اور مخالفت پر اڑے رہے اور دشمنوں کی طرح عناد اور فساد پر مر گئے اور اس دنیا پر خوش ہو گئے اور کل کو بھول گئے کیا وہ اس کا انکار کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے ڈرایا ہے حالانکہ جب تقدیر آگئی تو وہ اپنے گرنے کی جگہ سے آگے نہ بڑھ سکیں گے۔ اور خواہشات نفسانی پر عمل کرنے والی ہر جان خاک لبر ہوگی اور تلب سلیم لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور آنے والا آگ کا لپیٹ سے نہات پائے گا۔ اور گنہگار اعراض کرنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ جس میں نہ وہ جیئے گا نہ مرے گا۔ اور ہم اسی انتظار میں شام و سحر گزارتے ہیں۔ اور ہر لمحہ ہماری آنکھ تقدیر کی طرف پھرتی ہے عذاب الہی نے تمہارا دروازہ کھٹکھٹایا ہے اور تمہارے دانتوں کو توڑ دیا ہے کیا تم دیکھتے نہیں، تمہاری جانبیں جنگلات میں موتوں کے شیر کے قریب ہو گئی ہیں۔ پس اے غافلوان سے بجاؤ کا قلعہ تیار کرو اور اپنے ہی ہاتھوں

اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو۔ غنہاری زندگی دین و ایمان ہی سے ہے چپا تیلوں اور صاف پانی سے نہیں، دین کے بغیر کوئی زندگی نہیں اور جس شخص کا دین ضائع ہو گیا وہ مردوں کے مشابہ ہے۔ تم مشاہدہ کرتے ہو کہ کفر نے اسلام کی پسلیاں توڑ دی ہیں اور عوام کی زبانوں پر اسلام کے نام کے علاوہ کچھ باقی نہیں رہا۔ بخدا یہ شیر گھنوں سے زخمی ہوا ہے اور بھاڑا جانے کی وجہ سے ڈٹنے پر راضی ہو گیا ہے اور کشتی کی بجائے ہلاکت کی جگہ پر بیٹھ گیا ہے اس لئے منہیں برطوت سے صزر پہنچا اور تلخ عیش ملی ہے اور آفات نے منہیں اپنا ساتھی چن لیا ہے گویا انہوں نے تمہارے صحن کو وسیع پایا ہے اور آفات کے نیچے تم ہر روز پسے جاتے ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ یہ مصیبتیں بے درپے تم پر آرہی ہیں اور بری طرح تباہ کر رہی ہیں اور تم پر کوئی آفت نہیں اترتی مگر وہ پہلی سے بڑی ہوتی ہے پھر بھی تم ڈرتے نہیں۔

جو آفات اتر چکی ہیں تم انہیں دیکھ چکے ہو اور بعض ان کے بعد جلد نازل ہونے والی ہیں پس تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف جھکنا کہ تم نجات پاؤ اور تم سے تو بہ کی کس طرح امید کی جاسکتی ہے جبکہ تم ہر ظاہر ہونے والے نشان سے اعراض کرتے ہو، عنقریب تمہارے پاس اس کی خبریں آئیں گی جس کا تم استنہزاکر رہے ہو اور ایک آفت یہ ہے کہ مجھ لوگ تمہیں مال کا طمع لے کر کفر کی جانب بلاتے ہیں۔ اور ہر ارتداد اختیار کرنے والے کے سامنے سونا پیش کرتے ہیں تاکہ وہ عیسائی ہو جائیں، وہ صاحب ثروت ہیں اور تم فقیران پر دنیا کے دروازے کھول دیے گئے ہیں اور تم غربت میں شام و سحر بسر کرتے ہو اور یہ فتنہ ہر فتنہ سے بڑا اور یہ مصیبت ہر مصیبت سے بڑی ہے کیونکہ تم ان کی چپا تیلوں کے محتاج

ہو وہ نہیں۔ وہ تمہارے ملک میں آگئے ہیں اور ان کے بادشاہ تمہارے حکم ہو گئے ہیں۔ پس اثر قبول کئے بغیر چارہ نہیں جیسا کہ تم مشاہدہ کر رہے ہو، پھر ایک مصیبت یہ ہے کہ تمہارے امراء دین کا استہزاء کرتے ہیں۔ اور غرباء دنیا پر جھکے ہوئے ہیں۔ اور ہمیں نہ امراء کی طرف سے نہ غرباء کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک ملتی ہے اور ہم یقیناً ہر ایک سے مایوس ہیں ہم نے دونوں طرف نگاہ کی تو ہم پر وہ حالت وارد ہوئی جو بیمار پر آثار موت ظاہر ہونے پر طاری ہوتی ہے کوئی کافروں تمہیں شکست نہ دے سکتا تھا تمہارے گناہوں نے تمہیں ہزیمت سے دوچار کر دیا ہے۔ تم نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا اور اسی طرح تم بھی بھلا دیئے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں پر نگاہ ڈالی اور انہیں تقوٰے سے خالی پایا تو اس نے تم پر نافرمان لوگ مستط کر دیئے اور تمہیں سزا دینے کے لئے اس نے انہیں نیزے دیئے اب کیا تم باز آ جاؤ گے؟ خدا تعالیٰ اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے دلوں کی حالت تبدیل نہ کر لیں۔ پس کیا تم تبدیلی کرنے والے ہو۔ اور اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا، سو کیا تم ایمان لانے والے ہو؟

کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان مسلسل گناہوں کے ساتھ زندہ ہو حالانکہ چوپاؤں ایسی زندگی گزارنے سے موت ایک جو امر ذکے لئے بہتر ہے تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم متنبہ نہیں ہوتے، نصرا نیت تمہیں ہر روز اسی طرح کھا رہی ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھاتی ہے تاکہ قضا و قدر کو پورا کرے بخدا یہ وبا ہر دبا سے اور یہ زلزلہ ہر زلزلہ سے بڑا ہے اور جو آفت بھی تم پر نازل ہوئی ہے اسے عہد شکنو تمہارے ہی گناہوں کی وجہ سے ہے

آفات جismanی تو صرف جسم کو ہلاک کرتی ہیں لیکن آفات روحانی جسم روح اور ایمان سب کو اکٹھے ہی ہلاک کر دیتی ہیں۔ پس اگر تم عقلمند ہو تو دشمنوں کو نہیں خود اپنے نفسوں کو بُرا بھلا کہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم آسمان کی طرف نہیں دیکھتے اور کلیئہ زمینی بن گئے ہو اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے دین کا دودھ پیش کیا اور تم اسے ناپسند کرتے ہو۔ پھر ایک قوم نے تمہارے سامنے خنزیر کا گوشت رکھا تو تم شوق سے اسے چوسنے لگے حالانکہ ان میں سے جو بھی تمہارے دین میں داخل ہوتا ہے منافق کی مانند ہی داخل ہوتا ہے اور بازاروں میں مال کی طرح میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ اور کاغذ دکھلا کر بھیک مانگتا رہتا گوہ بڑھتے جا رہے ہیں اور تم کم ہوتے جا رہے ہو۔ اے جاہلو یہ زندگی کب تک رہے گی۔ تم دنیاوی مال و منال پر گرتے ہو اور یہ نہیں دیکھتے کہ تمہیں کب اٹھایا جائے گا۔ تم دسترخوان کو دیکھتے ہو مگر گمراہ کرنے والے دسترخوان پچھانے والے کو نہیں دیکھتے گویا تم اندھے ہو۔ تم عشا کی نماز کو ترک کر کے بادہ خواروں کے ساتھ دختِ رند سے پیاس بجھاتے ہو، اور کابلوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہو اور دین کو انگلی کے ساتھ بھی نہیں چھوتے اور نہ اس کے لئے تکلیف محسوس کرتے ہو اور پھر یہ بھی کہتے ہو کہ ہم نے پوری کوشش کی ہے۔ اور ہم فارغ ہو گئے ہیں، اے لوگوں غور کرو کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ اس آبادی میں امام بھیجے در آنحالیکہ تم اللہ سے کئے ہوئے عہدوں کو توڑتے ہو اور جس کے ساتھ اللہ نے تعلق پیدا کرنے کا حکم دیا ہے اس سے قطع تعلق کرتے ہو۔ اور زمین میں فساد کرتے ہو، بجز اذیتِ موعود یہی ہے پس تم قبول کیوں نہیں کرتے

واللہ اس معاملہ میں میں کعبہ محتاج ہوں جیسے مکہ کعبہ حجاج ہے اور میں
ہی وہ حجر اسود ہوں۔ جس کی قبولیت زمین میں پھیلائی گئی ہے جس کے
چھونے سے لوگ برکت حاصل کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ان لوگوں پر جو کہتے ہیں کہ یہ تو دنیا کا خواہش مند
ہے ہم تو دنیا سے بہت دور رکھے گئے ہیں میں لوگوں کو توحید اور نماز پر قائم
کرنے کے لئے آیا ہوں نہ کہ گونا گون تحالف جمع کرنے کے لئے۔

خدا تعالیٰ نے میرے دل کی باتوں کو جانتا ہے اور اپنے نشانات سے
گو اہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں میں حق لے کر آیا ہوں اور حق کے ساتھ بھیجا
گیا ہوں کوئی افراء کی بات نہیں، تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم مجھے شناخت نہیں
کرتے اے مسلمانو میں تمہیں گمراہ کرنے والا نہیں بلکہ تمہاری گم گشتہ متاع ہوں
کیا تم میں کوئی ہے جو میری دعوت قبول کرے اور میری باتوں کی طرف حسن
ظن سے دیکھے، اے متکبر کیا تم میں کوئی بھی سمجھدار آدمی نہیں۔

اے لوگو اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو پرستار ان صلیب دین کو تارڑ دیتے۔ یہ سیلاب اب
سر تک پہنچ چکا ہے اور اس نے کئی جانوں کو ہلاک کر دیا ہے کیا تم جانتے نہیں کہ پادری کس
طرح گمراہ کرتے ہیں، میں تو اس وقت بھیجا گیا ہوں جب گمراہی نے زمین کو نجس کر
دیا ہے۔ اور اس پر رہنے والوں کو ہلاک کر دیا ہے پس تم سمجھتے کیوں نہیں مجداتم سے
زیادہ عجیب حال زمانے میں کسی کا نہیں، تمہارا مجھ سے اعراض اور پہلو تہی کرنا طوالت
اختیار کر گیا ہے حالانکہ تم نشانات دیکھ چکے ہو اور تمہیں بیانات دیئے گئے مگر تم

لے یہ افس دجی کا خلاصہ ہے جو اللہ نے میری طرف کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے استعارہ
ہے اور مجبرین نے کہا ہے کہ علم رڈ یا میں حجر اسود سے مراد عالم فقیہ اور صاحب حکمت مرد ہوتا ہے منہ

نے انہیں کنکروں کی مانند پھینک دیا، مہائے لے نیکوں کا دروازہ کھولا گیا مگر تم نے اپنے دروازوں کو بند کر لیا تاکوئی صحن میں داخل نہ ہو جائے تم اللہ کے محارم سے کیوں نہیں بچتے اور کیوں تکذیب میں جلدی کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ شمشیر زن ہے اور اپنی تلوار حد سے زیادہ تجاوز کرنے والوں پر سوتلا ہے۔

یقیناً مسیح موعود میں ہی ہوں اور تم میری تکذیب کے درپے ہو گالیاں دیتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ دعویٰ باطل ہے۔ اور ایسی بات ہے جس کی سلف نے مخالفت کی ہے۔ علم و فضل کے دعاوی کے ساتھ تمہاری یہ بات تعجب انگیز ہے کیا تم جان بوجھ کر قرآن کے مخالف باتیں کرتے ہو۔ صحابہؓ کے بعد اجماع کا دعویٰ باطل اور کذب شنیع ہے جس پر ظالم ہی اصرار کرتے ہیں۔

اور اجماع ہے کہاں کیا تم معتزلہ کا قول بھول جاتے ہو کیا تم انہیں مسلمان نہیں سمجھتے اور خود مسلمان بنے ہو۔ پس ثابت ہو کہ تمہاری بات ہی حوث آخرہ نہیں بلکہ تم نے اس میں اختلاف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان باتوں میں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو اب فیصلہ فرمائے گا۔ اور میرے پاس اپنے رب کی طرف سے شہادتیں اور نشانات ہیں جنہیں تم دیکھ چکے ہو کیا باوجود اس کے تم انکا کرتے ہو؟ جو لوگ مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں ان پر کوئی گناہ نہیں اور وہ بری ہیں لیکن وہ لوگ جن کے پاس میری دعوت پہنچی اور انہوں نے میرے نشانات دیکھے اور مجھے پہچانا اور میں انہیں اپنا قاتل کر لیا اور ان پر میری طرف سے محبت تمام ہوئی، پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نشانات کا انکار کیا اور مجھے ایذا دی یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا کا عذاب حق ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور خدا تعالیٰ کی آیات اور رسولوں سے استہزاء کرتے

ہیں اور میں اُن کے پاس بغیر کسی دلیل کے نہیں آیا بلکہ میرے رب نے ان کو نشان پر نشان اور معجزہ پر معجزہ دکھایا اور ان پر حجت قائم کی گئی اور تنازع و خصومت کا فیصلہ کر دیا گیا پھر بھی وہ انکار پر مصر ہیں کیا وہ خدا تعالیٰ سے جنگ کرتے ہیں کہ اس نے مجھے مسیح موعود اور مہدی معبود بنایا ہے امر اور فیصلہ اسی کا ہے اس سے اس کے انحال کے بارہ میں پرسش نہیں ہو سکتی لیکن یہ لوگ جوابدہ ہیں ان میں سے بعض اس جھگڑے سے شرمندہ ہو کر اور ڈر کر مٹ گئے اور تائب ہو کر میری طرف لوٹے لیکن ان میں سے اکثر ظلم کر رہے ہیں۔

کیا وہ حیات عینے پر اصرار کرتے ہیں۔ اور اس اجماع کو چھپاتے ہیں جس پر سب کے سب صحابہ نے اتفاق کیا۔ اور وہ اس رستہ کے خلاف چلتے ہیں جو ان لوگوں کا رستہ ہے جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور ان میں سے ہر ایک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کیا اور سیکھا اور عینے کی وفات پر ان کا اجماع منعقد ہوا اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پہلا اجماع ہے جس کو عالم لوگ جانتے ہیں کیا تم خدا کا قول قد خلت من قبلہ الرسل بھول چکے ہو یا جان بوجھ کر کفر اختیار کرتے ہو اور صحابہ اسی اجماع پر فوت ہوئے۔ پھر تم ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور تم میں تفرقہ کی ہوا چل پڑی، تمہارے پاس اس کی زندگی پر کوئی دلیل نہیں اور تم صرف گمان سے کام لے رہے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عینے سے حکایت فرمایا ہے۔ فلما توفیتی پس کیا تم اللہ تعالیٰ کے قول پر غور نہیں کرتے اور اس کی طرف توجہ نہیں کرتے کیا خدا زیادہ جاننے والا ہے یا تم، یا تم بغیر علم کے باتیں کرتے جا رہے ہو۔

پھر یہ امر بھی مد نظر رہے وہ لفظ جو کسی معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کے تمام مفردات میں بغیر کسی تخصیص و تعیین

کے وہ معنے پائے جائیں۔ لیکن تم توفیٰ کے موضوع معنوں میں اپنے پاس سے حضرت عیسیٰ کے لئے تخصیص کرتے ہو اور کہتے ہو کہ دنیا جہان میں ان معنوں میں اس کا کوئی شریک نہیں، گو یا یہ معنے حضرت عیسیٰ ابن مریم کی پیدائش کے ساتھ ہی تولد ہوئے اور اس سے پیشتر ان کا وجود نہ تھا اور نہ قیامت تک بعد میں ہو گا۔ اے جو ان کو کہہ اگر حضرت عیسیٰ پیدا نہ ہوتے اور انہیں حضرت عزت سے وجود نہ بخشا جانا تو یہ لفظ زیورات سے محروم بیکار چیز کی طرح رہتا پس غور و فکر سے کام لے اور ہمیں دانت نکال کر نہ دکھا اور اللہ تعالیٰ کا جو توفیہ قبول کرنے والا ہے تقویٰ اختیار کر۔ کیا تو گمان کرتا ہے کہ یہ معنے ایک ایسا قالین ہے جس پر سوائے ابن مریم کے کسی نے قدم نہیں رکھا اور یہ ایک ایسی صفت ہے جس کی امامت سوائے اس معزز فرشتے کے کسی نے نہیں کی، اور اگر ہم یہ فرض کریں کہ آیت فلما توفیتنی میں توفیٰ کے معنے سوائے جسم عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے جانے کے کوئی نہیں تو یہ معنے فرض کرنے کے باوجود یہ آیت حضرت عیسیٰ کے زمین پر نزل کو جھٹلاتی ہے اور دشمنوں کا مقصود پھر بھی حاصل نہیں ہوتا بلکہ عدم نزل کا معاملہ اسی طرح قائم رہتا ہے جیسا کہ عقلمندوں پر مخفی نہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ یہ جواب قیامت کے دن دیں گے یعنی وہ فلما توفیتنی اس دن کہیں گے جب لوگوں کو اٹھایا جائے گا۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر کیا جائے گا۔ جیسا کہ اے دانشمند و قرآن مجید میں پڑھتے ہو اور اس کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ کہیں گے کہ میں نے اپنی

اُمت کو توحید اور غیرت مند خدا پر ایمان کی حالت میں چھوڑا پھر
 میں قیامت تک کے لئے ان سے جدا ہو گیا اور پھر حشر و نشر تک ان کی
 طرف نہ لوٹا۔ اس لئے میں نہیں جانتا کہ میرے بعد انہوں نے کیا شرک و
 فجور کیا اس لئے مجھے ملامت نہیں کی جاسکتی۔ پس اگر قیامت سے قبل
 اس کا دنیا کی طرف رجوع ایک امر حق ہوتا تو اس سے لازم آتا ہے کہ
 وہ اللہ تعالیٰ کے سوال پر کذب شنیع سے کام لے گا۔ اور یہ بالبدانت
 باطل ہے، پس نزول بلا شک و شبہ باطل ہے۔ لے جو اتنا جاگو تم تعلیم
 قرآن کو چھوڑ کر کہاں سرگرداں ہو ایسا نہیں بلکہ عینی اپنے اُنبیاء
 بھائیوں کی مانند مرجچکا ہے اور ان سے مل چکا ہے جیسا کہ تم حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں پڑھتے ہو کیا تم نے سید الکائنات
 صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بڑھ چاہے کہ حضرت عیسیٰ کہیں آسمان
 پر مردوں سے علیحدہ کسی حجرہ میں ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ مرجچکا ہے اور
 دوبارہ اٹھائے جانے کے دن تک دنیا کی طرف نہیں لوٹے گا اور جو جان
 بوجھ کر اس کے خلاف کہتا ہے تو وہ ان لوگوں میں سے ہے۔ جو قرآن کا
 انکار کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں کیونکہ وہ اللہ
 تعالیٰ کے حضور معذور ہیں اور قرآن مجید یہ گواہی دیتا ہے کہ وہ قیامت
 کے دن کہے گا کہ میں اُمت کے ارتداد پر مطلع نہ تھا۔ اور میں نہیں جانتا
 تھا کہ انہوں نے مخلوقات کے رب کو چھوڑ کر مجھے معبود بنالیا ہے اور
 اس طرح وہ نصرانیوں کی خرابیوں اور گمراہی میں گرنے کے علم سے اپنے
 آپ کو بری قرار دے گا۔ پس اگر وہ قیامت سے قبل آنے والا ہوتا تو اس
 کی شان یہ تھی کہ وہ اللہ کے حضور سچ بولتا جیسا کہ نیکو کاروں کا طریق ہے

بلکہ امامت و رسالت کے جہول میں سے ہے پھر یہ گمان کس طرح کیا جاسکتا ہے کہ وہ کذب کو اختیار کرے گا۔ اور انحقا شہادت کے جرم کا مرتکب ہوگا اور کہے گا کہ اے میرے رب میں دنیا میں واپس نہیں گیا اور مجھے اپنی اُمت کے حال کا کچھ علم نہیں اور مجھے پتہ نہیں کہ انہوں نے میرے بعد کیا کیا کبوتر نکالے ایسا کذب شنیع ہے جس سے بدن پر رد ننگے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس پر کیکی پی طاری ہو جاتی ہے۔

اور اگر ہم فرض کریں کہ وہ ایسی ہی باتیں کہے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوال پر اپنے دنیا کی طرف آنے کے زمانہ کو عمداً مخفی رکھے گا۔ اور اپنی اُمت کے کفر پر اطلاع پانے کی حقیقت اور ان کے مگر ہی پر اصرار کو پوشیدہ رکھے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کو کہے گا اے عیسیٰ تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو میری عزت اور جلال سے نہیں ڈرتا اور میرے استفسار پر میرے ہی سامنے جھوٹ بولتا ہے کیا تو اپنی واپسی کے وقت دنیا کی طرف نہیں گیا اور تو نے اپنی اُمت کے

۱۔ حضرت امام بخاری میغرہ بن نعمان سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کے کچھ لوگوں کو رقیامت کے دن الایا جائے گا اور انہیں بائیں طرف لے جائیں گے تو میں کہوں گا اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہیں تو کہا جائے گا۔ تو انہیں جانتا کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا تو میں ایسا ہی کہوں گا جیسے خدا کے نیک بندے عیسیٰؑ نے کہا و کنت علیہم شہیداً ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم اور اس طرح امام بخاری نے توفیٰ کے معنی کے بارہ میں ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے متوفیٰ کے معنی میں تمہیں موت دوں گا کہے۔

شرک پر اطلاع نہیں پائی کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تجھے معبود بنانے والے تمام شہروں میں پھیل گئے اور ہر بلندی سے گھوڑوں کی مانند دوڑ پڑے اور تو نے ان سے جنگ کی اور اپنی کوشش و طاقت سے اس کی صلیب کو توڑا پھر اس کے باوجود تو اپنے نزول سے انکار کرتا ہے یہ کذب و افتراء نے مجھے تعجب میں ڈال دیا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ رفع عینے کے بارے میں تمہارا قول باطل اور دین کو نقصان پہنچانے والا ہے گویا اس کا قاتل ہے اور تم کہتے ہو کہ لفظ رفع قرآن میں موجود ہے۔ ان موجود ہے لیکن اس کے معنی لفظ متوفیک سے ظاہر ہیں بلکہ آیت مذکورہ کے تمام الفاظ رفع روحانی پر دلالت کرتے ہیں کیا تم کتاب کے بعض حصوں پر ایمان لاتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو۔ کیا یہی تمہارا اسلام ہے یا کفر و سرکشی یا تم چاہتے ہو کہ یہودیوں کی طرح اللہ کی کتاب کو بدل دو۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ متوفیک لفظ رفع سے مقدم ہے اور قرآن مجید میں موجود ہے پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ترتیب کی رعایت کو چھوڑتے اور نقصان رسالہ چیز کو اختیار کرتے ہو اور رفع مند سے اعراض کرتے اور حدود سے تجاوز کرتے ہو۔ کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں قرآن کی تحریف معنوی سے اور شیطان کے راستوں کی پیروی سے منع نہیں کیا سچا امتہیں حق سے تعصب اور عناد نے ہی بڑایا ہے اور تم نے خرابی بسیار کو فساد و درک کرنے کا ذریعہ سمجھ لیا ہے تم مجھے کہتے ہو کہ تم نے اہل قبلہ کی تکفیر اور سرور کائنات کے قول کی مخالفت کی کی ہے سبحان اللہ تم اس جلد بازی میں اپنے فتوؤں کو کس طرح بھول گئے ہو۔ ہم نے تو تکفیر کی ابتداء نہیں کی۔ اور نہ تحقیق شروع کی۔ کیا تم نے ہی ہمارے کفر کو شہروں میں اطراف و جوانب میں

گلہوں اور بازاروں میں نہیں پھیلایا۔ کیا تم فتویٰ کفر کے کاغذ کو قبول
 گئے ہو۔ شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر تم نے کیا کہا اور کیا کہہ رہے
 ہو۔ تم نے پوری کوشش کی کہ ہم نے جو تعلق قائم کیا ہے۔ اسے
 توڑ دو اور جو ہم نے ارادہ کیا ہے اسے باطل کر دو اور اس طرح تم نے
 بیس سال تک بلکہ تعداد میں اس سے بھی زیادہ برس تک ہر قسم کی
 تدبیریں کیں اور ہر قسم کے فتنے اٹھائے اور میرے بارہ میں جو
 چاہا کہا اور سب دس ختم کیا اور اسے اپنوں اور غیروں میں اس
 طرح پھیلایا گویا تم مواخذہ و حساب سے بری ہو لیکن اللہ
 تعالیٰ نے اس نذر کو پورا کیا جسے تم نے بجھانا چاہا۔ اور اس
 سمندر کو بھر دیا جس کے خشک ہونے کی تم نے تمنا کی اور
 اور تم نے ہمارے لئے قحط زدہ زمین چاہی لیکن اللہ
 تعالیٰ نے ہمیں بلند سرسبز وادی اور پھل دار باغ
 میں پناہ دی۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے وادینا ہما
 الی ربوہ ذات قسار و معین اور جب اللہ تعالیٰ نے
 مجھے مثیل عیسیٰ بنایا تو سلطنت برطانیہ کو میرے لئے امن و راحت کی
 بلند جگہ اور عمدہ ٹھکانا بنا یا پس سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے
 لئے ہیں جو مظلوموں کا مددگار ہے۔ حکمتیں و مصالح اللہ تعالیٰ کے لئے
 رہی ہیں۔ جسے خدا محفوظ رکھے اسے کوئی ایذا نہیں دے سکتا اور
 اللہ تعالیٰ سب سے بہتر بچانے والا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی نعماء اور برکات عطا کیں جو تم نے اور تمہارے
آباء اجداد نے دیکھی بھی نہیں۔ کیا افتراء کی یہی خبر اڑھوتی ہے۔ کیا ازمنہ
گزشتہ میں بھی اس کی کسی نظیر پر تم مطلع ہو۔

اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے جان لو کہ میرے دعویٰ کی صداقت اور
حضرت عیسیٰ کی موت کوئی ایسا امر نہ تھا جس کی معرفت مشکل ہو۔ لیکن
تمہارے نفسوں نے تمہیں تکذیب امام پر آمادہ کیا۔ تب تمہارے دل
بٹڑھے ہو گئے۔ اور تم نے پوری طرح سوچ و بچار سے کام نہ لیا۔ میں تمہارے
پاس نشانات، شواہد اور بینات لے کر آیا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ابن مریم
کا وہ معاملہ مجھ پر کھول دیا ہے جو اس نے تم سے مخفی رکھا تھا اور یہ اس
کا فضل ہے کہ اس نے مجھے ایک ایسا امر سمجھا دیا۔ جس پر اس نے نہ
تمہیں اطلاع دی اور نہ سمجھایا۔

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اصحاب کف و رقیم پہلے نشانات میں سے
کوئی اچھپا نشان تھے یہ

اللہ تعالیٰ نے صدیوں تک ہمیں تمہاری نظروں سے پوشیدہ رکھا اور
ان پر پردے ڈال دیئے۔ اور تم آسمان سے بیح کا انتظار کرتے رہے اور اللہ
تعالیٰ نے تمہارے افکار کو رد و ثن حقیقت سے دور رکھا تا حضرت کبریا کے اسرار
میں تمہارے عجز کو ظاہر کرے اور عادت الہی اسی طور سے جاری ہے تا وہ ہمیں

لے میرے رب نے میری طرف یہ قرآنی وحی کی اور مجھے اصحاب کف کی مانند مخفی رکھا۔
اور یہ سنت الہیہ ہے کہ وہ اپنے بعض ائمہ کو لوگوں کی آنکھوں سے مخفی رکھتا ہے تا
وہ اپنے علم کو ظاہر سمجھیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے اور مومنوں کو مجرموں
سے ممتاز کرے۔ نہ

اٹھارے کے لئے ادب سکھائے پس یہ امر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق ایک آزمائش کی وجہ سے تم پر منتہی رطب اور اب اللہ تعالیٰ نے ان کے اخفاء کے بعد اسے ظاہر کر دیا ہے۔

اس سے بڑا گناہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں عیسیٰ کی موت کی خبر دیتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ وہ قیامت کے دن اپنی اُمت کے کفر میں مبتلا ہو جانے سے پیشتر اپنی موت اور اُمضیٰ سے عدمِ علم کا اقرار کر گیا۔ جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے معراج کی رات اسے بچھی کے پاس مردوں میں دیکھا۔ پھر بھی تم اسے جسم سمیت آسمان پر چڑھاتے ہو۔ اس سے زیادہ تعجب میں ڈالنے والی اور کوئی بات تم نے دیکھی نہیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم حدیثوں کو سمجھتے ہی نہیں۔ میرا قول قولِ فیصل ہے تم اس سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکو گے۔ تم اس کی زندگی پر اصرار کرتے ہو مگر دلیل کوئی نہیں دیتے، اللہ سے زیادہ اپنے قول میں کون سچا ہے!

اور تمہارے پاس سوائے اس کے کوئی جواب نہیں کہ ہمارے باپ دادا اسی اعتقاد پر قائم تھے اگرچہ وہ راہِ راست سے ہٹے ہوئے ہی ہوں۔ ان لوگوں کے خیالات کیا چیز ہیں جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد تین صدیوں کے بعد ظاہر ہوئے ان کا کوئی حق نہ تھا کہ اخبارِ الہیہ کی وقوع سے پیشتر تاویل کرتے بلکہ حسنِ ادب کا تقاضا یہ تھا کہ وہ ان اتمامِ الہیہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے جو ان اخبار کا سرچشمہ ہے اور اکابرینِ اُمت کا یہی طریق رہا ہے کہ وہ اخبارِ غیبیہ کو بیان کرنے وقت کسی معنی پر اصرار نہ کرتے تھے بلکہ ان پر ایمان لاتے ہوئے ان کی تفاسیل کو حقیقت کے جاننے والے خدا کے سپرد کر دیتے تھے اور اہل تقویٰ اور اہل فراست کے نزدیک یہی محتاط مذہب ہے۔ پھر ان

کے بعد وہ لوگ آئے جو علم و معرفت کے حدود سے تجاوز کر گئے لائق تھے
 مَالِیْسٍ لَدَیْہِ عِلْمٌ کو بھول گئے۔ اور پھر لیسو کی طرح ہر جگہ کودنے لگے
 اور ایک ایسے امر پر موقع پر اصرار کرتے لگے جس کا انہوں نے پوری طرح احاطہ
 کیا تھا۔ ان پر اور ان کی جرأت پر افسوس ہے۔ ملت اسلامیہ کو ان سے ایسا
 ہی صدمہ پہنچا ہے۔ جیسا نصرانیوں سے اور وہ قوم کے سالوں کے لئے
 قحط کی مانند ہیں۔

وہ عیسیٰ کو جسم سمیت آسمان پر چڑھاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے قول
 قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ پر غور نہیں کرتے بلکہ بعض دیکھنے میں بڑھتے جاتے ہیں۔
 اے لوگو! ان آیات سے تم کہاں بھاگتے ہو اور بنیات محکمات کو چھوڑ کر
 متشابہ قول کی کیوں پیروی کرتے ہو۔

کیا تمہیں علم نہیں کہ کفار نے اس آیت میں ہمارے نبی کریم صلعم سے
 آسمان کی طرف صعود کا معجزہ طلب کیا جو خیر الانبیاء اور زبدۃ الاصفياء
 ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو جواب دیا کہ کسی بشر کا جسمانی رفع عادت الہیہ
 میں سے نہیں ہے بلکہ اس کے وعدوں اور سنت کے خلاف ہے اور اگر

۱۔ یعنی آیت قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ ھَلْ کُنْتَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَہُمْ بلاشبہ یہ آیت
 کسی بشر کے جسم غفری کے ہاتھ آسمان پر جانے کے امتناع پر ایک دافع دلیل ہے۔
 اور صرف جاہل ہی اس سے انکار کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے قول سُبْحَانَ رَبِّیْ میں آیت
 کریمہ قیہا تجیون و فیہا تموتون کی طرف اشارہ ہے کیونکہ آسمان کی طرف
 کسی بشر کا رفع ایک ایسا امر ہے جو اس عہد کے متافی ہے اور اللہ تعالیٰ بقض عہد
 سے پاک ہے۔ پس اے دانشمند و غور و فکر سے کام لو۔

فرض کر لیا جائے کہ حضرت عیسیٰ جسم سمیت دوسرے آسمان پر مٹھ لئے گئے تو پھر اس آیت میں اس امتناع کے معنی کیا ہوں گے۔ کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ بشر نہ تھے۔ پھر اس کے بلند آسمانوں پہاڑ اٹھانے کی کون سی ضرورت شدت اختیار کر گئی۔ کیا زمین تنگ ہو گئی اور یہود کے ہاتھوں سے بچنے کے لئے اس میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی تھی۔ اور اُسے آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا تا وہ چھپا لیا جائے۔

اے لوگو! راہ راست کی حدود سے تجاوز نہ کرو اور سیدھی ترازو سے وزن کرو۔ بخدا عیسیٰ کی موت اسلام کے لئے اس کی زندگی سے بہتر ہے۔ اور دین کی ہر فتح اس کی موت میں ہے۔ کیا تم خیر کے بدلہ میں شر لیتے ہو اور نفع و نقصان میں تمیز نہیں۔ خدا کی قسم اس دین کی زندگی اور ابن مریم کی زندگی اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ مسیح کی زندگی نے اس وقت تک جو تعمیر و تخریب کی ہے تم اس کا مشاہدہ کر چکے ہو۔ اور تم دیکھتے ہو کہ اس کی زندگی اور آمد نے نصاریٰ کی کیسی مدد کی ہے۔ اور اسے کیسے مقدم کیا ہے۔ اور دین تویم کو کیسے زخمی کیا ہے۔ اور جب ہمارے سامنے اس کا ضرر ثابت ہو گیا تو ہمارے بعد اس سے خیر کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے اور جبکہ ہم نے ایک مبارک زمانہ اس کی زندگی کے مضرات کا تجربہ کر لیا ہے تو اب اس کے بعد اس عقیدہ سے کون سی خیر کی امید ہے۔ صاحب فراموش اپنے تجربات سے کبھی اعراض نہیں کرتا۔ اور یقیناً اللہ اپنی حکمت کی باتوں کو پورا کرتا اپنے بندوں پر رحم کرتا اور انہیں گمراہی کے دروازوں سے بچاتا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حیات مسیح اور اس کے نزدیک کا عقیدہ گمراہی کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور سوائے قسم قسم

کے دباؤ کے اس سے کسی اور چیز کی توقع نہیں کی جاسکتی اور اللہ تعالیٰ کی اپنے کاموں میں حکمتیں ہوتی ہیں جن کی تمہیں معرفت نہیں اور مصلحتیں ہوتی ہیں جن تک تمہاری رسائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے غور و فکر سے کام لو۔ کہ عقیدہ حیات مسیح جس پر تم اب تک اصرار کر رہے ہو اور آخری زمانہ میں اس کے نزول کا عقیدہ ایک ایسا امر ہے جس نے ذرہ برابر بھی تمہیں فائدہ نہیں دیا۔ اور ہمارے دین خیرالادیان کی نہیں بلکہ دین نصاریٰ کی تائید کی ہے اور مسلمانوں کی افواج کو صلیب کے پرستاروں میں داخل کر دیا ہے۔

یا معشر المسلمین مجھے تو سمجھ نہیں آئی کہ تم نے اس کے نزول کی کون سی ضرورت محسوس کی ہے حالانکہ اس کی زندگی تمہیں نفع نہیں نقصان پہنچاتی ہے۔ کیا گزشتہ سالوں میں تم نے اس کا ضرر نہیں دیکھا کیا اس عقیدہ نے ماضی میں تمہیں کوئی فائدہ دیا ہے ؟ نہیں بلکہ سوائے تباہی اور مردوں اور عورتوں کے ارتداد کے کسی چیز میں اس نے زیادہ نہیں کیا۔ اسے لوگو! اب اس کے بعد اس سے کس خیر کی توقع ہو سکتی ہے۔

عیسائیت میں داخل ہونے والے انہی رسیوں سے پادریوں کی طرف کھینچے گئے ہیں۔ اور یہی وہ چور ہے جس نے انہیں ضلالت کے کنوئیں میں گرایا ہے۔ وہ اسی قوم کی ذریت تھے پھر وہ سانپوں اور جنگلات کے درندوں کی مانند بن گئے۔ اور انہوں نے اسلام سے دشمنی کی اور گدھے کی آواز ایسی مکر وہ آوازوں کے ساتھ اسے گالیاں دیں اور اپنے والدین اور اقارب کو آہ و بکا کہتے چھوڑ دیا۔ اور اپنے نفسوں

کو حضرت خیرالنام کو گالیاں دینے اور کتب سابقہ سے اکمل کتاب کی توہین کرنے کے لئے دُف کر دیا۔ اور کہا کہ ٹکڑے ٹکڑے ہیں کس نے اس سے فیض حاصل کیا ہے؟ اور انہوں نے ہمارے دین کو مہنسی کا نشانہ بنا لیا۔ اور طنز کے لئے ہی وہ اس کا ذکر کرتے ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ اگر تم اس دین پر مر گئے تو یقیناً آگ میں داخل ہو گے۔ پس تو جان لے اللہ تعالیٰ تجھے صحیح راستہ اختیار کرنے کی توفیق دے اور ناراضگی کے راستوں سے بچائے کہ یہ فتنہ جسے تم نے معمولی سمجھا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا ہے۔ اور اس نے تم میں سے کئی گروہوں کو ہلاک کر کے دوزخ کی آگ میں داخل کر دیا ہے۔ اسی لئے اس نے اس کا اپنی کتاب عزیز میں کئی مواقع پر تذکرہ کیا ہے اور آسمان کا پھٹ جانا، پہاڑوں کا گر جانا اور غضب عظیم کے آثار ظاہر ہونا اس کی طرف منسوب کیا ہے۔

بخدا مجھے اس بات سے سخت تعجب ہوا کہ مسلمانوں نے حضرت کبریا کے قول کے خلاف بات کہہ کر عیسائیوں کی مدد کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ جسم عنصری سمیت آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ پھر وہ کسی زمانہ میں زمین پر نازل ہو گا۔ اور یہی اُسے معبود بنانے کی سب سے بڑی دلیل عیسائیوں کے پاس ہے اور اسی سے وہ اکثر جہلاء کو گمراہ کرتے ہیں۔

حق یہ ہے کہ وہ مرجحکا ہے اور مُردوں سے مل گیا ہے اور اس پر کتاب و سنت سے بہت سے دلائل ہیں۔ اور قرآن مجید نے متعدد مقامات پر اس کی موت کا ذکر کیا ہے۔ اور ہمارے نبی کریم صلعم نے اسے معراج کی رات مردوں میں دوسرے آسمان پر سجدی کے ساتھ دیکھا ہے، اب اس

شہادت سے بڑی اور عظیم شہادت کو نسی ہے پھر اس کے باوجود جہلاء یہ بات سن کر مجھ پر حملہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر تلوار ہوتی تو ہم تجھے قتل کر دیتے حالانکہ الہی تلوار اس گروہ کی تلواروں سے زیادہ تیز ہے۔ کیا ان میں سے بعض نے اس کی تلوار کے دار کو مباہلہ کے وقت نہیں دیکھا۔

عیسیٰ کی موت کا بار بار تذکرہ اور بلند چشموں والی جگہ اس کے پناہ دیئے جانے کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ اور دوسرے دلائل سے ثابت ہے کہ یہ جگہ قطعی طور پر ارض کشتیر ہے۔ حضرت عیسیٰ کی قبر وہاں مل گئی ہے۔ اور یہ قصہ بھی کتب قدیمہ میں موجود ہے۔ جسے قبول کئے بغیر چارہ نہیں۔ پس حق ظاہر ہو چکا ہے فالحمد للہ رب العالمین۔

اس علاقہ کے باشندوں نے گواہی دی ہے کہ یہ بنی اسرائیل کے ایک بنی کی قبر ہے۔ جس نے اپنی قوم کی ایذا دہی کے بعد اس علاقہ کی طرف ہجرت کی تھی اور اندازاً اس پر دو ہزار سال گزرے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ حضرت عیسیٰ کی موت دلائل سے ثابت ہے اور سوائے نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کے منکر کے کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو منکروں کو سمجھا دیتا۔ لیکن وہ جسے چاہتا ہے ہدایت یافتہ اور جسے چاہتا ہے گمراہ قرار دیتا ہے۔ اور اسی کی طرف ان کا لوٹنا ہو گا۔ وہ صرف ظن کی پیروی کر رہے ہیں اور ہمارے نزدیک ان کے پاس کوئی حجت نہیں۔ جس سے تمسک کریں اور قطعی الدلالت نصوص کے مقابلہ میں اقوال ظنیہ پر جسے رہتا خیانت اور طریق تقویٰ سے خروج ہے۔ پس باز نہ آنے والے لوگوں کے لئے ہلاکت ہے۔ تدبیر نہ کرنے والے کہیں گے کہ عیسیٰ علم للساعۃ (قیامت کا نشان) ہے اور اہل کتاب

میں سے کوئی نہیں مگر وہ اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان لائے گا۔ یہ قول انہوں نے اپنے آبا و اجداد سے سنا ہے اور عقلاء کی طرح اس پر تدبیر نہیں کیا۔ وہ سمجھتے کیوں نہیں کہ علم سے مراد اس کا بغیر یا پ کے معجزہ کے طور پر پیدا ہونا ہے۔ جیسا کہ صحف سابقہ میں اس کا ذکر آچکا ہے اور اہل علم و فراست میں سے کوئی اس کا انکار نہیں کرتا۔ اب رہا تمام اہل کتاب کا حضرت عیسیٰ پر ایمان لانا۔ جیسا کہ آیت مذکورہ کے مضمون سے وہ خیال کرتے ہیں سو تو ان کے ایمان کی حقیقت کو خوب جانتا ہے اور اس کے تذکرہ کی ضرورت نہیں۔ تجھے علم ہے کہ یہودیوں کے گروہ اس پر ایمان لائے بغیر مر چکے ہیں۔ پس ایک بالبدامنت باطل عقیدہ کے لئے کلام اللہ کی تحریف نہ کر۔ اللہ تعالیٰ تو فرما چکا ہے : **وَالْقِيَامَةِ** **الْعِدَاوَةِ** **وَالْبَعْضَاءِ** **إِلَى** **يَوْمِ** **الْقِيَامَةِ** -

عیسیٰ پر ایمان لانے کے بعد عداوت کیسی ؟ کیا تمہارے سر میں ذرہ برابر بھی عقل نہیں رہی۔ کیا اس آیت میں اس شخص کا رد موجود نہیں۔ جو گمان کرتا ہے کہ یہود کے تمام فرقے عیسیٰ پر ایمان لے آئیں گے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم اظہر و اجلی نص کی مخالفت کرتے ہو اب تمہارے پاس کون سی آیت باقی رہ گئی ہے۔ جسے تم پکڑے ہوئے ہو۔ مجھے تمہاری حالت پر تعجب آتا ہے تم کس دلیل کی بنا پر جھگڑا کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کی موت کا متعدد مرتبہ قرآن میں ذکر کیا ہے تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام میں تناقض تو محال ہے تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم معقول بات کی مخالفت اور منقول کی تکذیب کرتے ہو۔ اور ہم تمہارے سامنے کلام اللہ کو پیش کرتے ہیں اور تم اعراض کرتے ہوئے

گزر جاتے ہو اور انہیں علم ہے کہ بغیر تخصیص کے مسیح موعود کا نزول ایسا امر ہے جس پر ہم بغیر کسی اختلاف کے ایمان رکھتے ہیں پس ہمارے اور تمہارے درمیان اصل نزاع ابن مریم کا آسمان سے نزول ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے صحیفہ غرا میں اس کی موت کی خبر دے کر اس نزاع کا فیصلہ کر دیا ہے پس جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا ہے اس کا سینہ قرآن کے بیان کے لئے کھول دیتا اور قرآن مجید کے بعد ہمارے نزدیک یا تمہارے نزدیک اور کون سی کتاب قابل حجت ہے۔ افسوس ہے تم پر کہ تم نہ مناظرہ کیلئے سامنے آتے ہو نہ میا ہلہ کے لئے۔ اور دُور ہی سے طعنہ زنی کرتے ہو۔ ہمارے پاس کتاب اللہ اور سنت رسول ہے بہت سے دلائل موجود ہیں۔ اب ہم اعراض کرنے والوں پر انہیں کیسے پیش کریں؟ کیا انہیں علم نہیں کہ بدعتیوں اور کافروں کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل نہیں ہوتی، نہ انہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت حاصل ہوتی ہے۔ اور نہ ابراہیم کی مانند انہیں تزیج دی جاتی ہے۔ اور وہ سوائے اس کے کہ میں نے انہیں عیسیٰ کی موت کی خبر دی ہے اور کونسا گناہ میری طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اس سے پہلے بھی انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ کیا وہ مستند اجماع سے اعراض کر کے نص جلی کی طرف آتے ہیں یا وہ خود ہی قاضی بنے بیٹھتے ہیں۔

بخدا عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور وہ حق صریح سے عناد رکھتے ہوئے وہ کچھ کہہ رہے ہیں۔ جو مخالف قرآن ہے اور وہ ذرا خوف محسوس نہیں کرنے۔ موت عیسیٰ کے بارہ میں انہیں کون سا اشکال پیش آتا ہے، نہیں۔ بلکہ وہ حد سے بڑھنے والے لوگ ہیں۔ جو اسے ایسی صفات سے منصف قرار دیتے ہیں۔ جو کسی بھی آدمی میں نہیں پائی جاتیں اور جان بوجھ کر

عیسائیوں کی تائید کرتے ہیں۔ اور غیرت الہی یہ کس طرح قبول کر سکتی ہے کہ کسی شخص کو ایسی صفت سے مخصوص کیا جائے جس میں اس کا ابتداء دُنیا سے آخر تک کوئی شریک نہیں اور اس سے زیادہ کفر کے قریب اور کونسا عقیدہ ہو سکتا ہے۔ کاشش وہ تدبیر سے کام لیتے۔ یقیناً تخصیص ہی شرک کی اساس ہے۔ اور اسے جاہلو شرک سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ جب نصاریٰ نے یہ کہا کہ عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہونے کی وجہ سے ابن اللہ ہے اور اسی دلیل ہی کو وہ پکڑے ہوئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو جواب دیا۔ کہ عیسیٰ کی مثال اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدم کی طرح ہے۔ اس نے اسے مٹی سے پیدا کیا۔ اور کہا ہو جا سو وہ ہو گیا۔ لیکن ہم رفع و نزول عیسیٰ کی خصوصیت کا جواب قرآن میں نہیں دیکھتے۔

باوجود اس کے کہ عیسائیوں کے نزدیک الوہیت مسیح پر ہی سب سے بڑے دلائل ہیں۔ پس اگر اصرار صعود و نزول عیسیٰ ہمارے رب جن کے علم میں صحیح ہوتا تو ضروری تھا کہ اللہ قرآن مجید میں اس صفت میں عیسے کے ثبیل کا ذکر کرتا۔ جیسے کہ اس نے آدم کا ذکر کیا تا پرستاران صلیب کی حجت کو باطل ثابت کرے۔ پس اس امر میں کوئی شک نہیں کہ جواب کو نزدیک کر کے اس قصہ کا باطل، بے بنیاد اور بیہودہ ہونا ظاہر کیا گیا ہے۔ کیا ہمیں علم ہے کہ کس مصلحت نے اللہ تعالیٰ کو اس جواب سے رد کیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ پر واجب تھا کہ وہ جواب دیتا۔ اور نصاریٰ کے زعم کو مکمل طور سے جڑھ سے اکھاڑ دیتا۔ علماء و نصاریٰ وہ لوگ ہیں جو ہر روز اپنے غلو میں بڑھتے جاتے ہیں اور اپنے تکبر اور غلو کی وجہ سے حق کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور میں نے اسلام کی تائید کے لئے ان پر اللہ تعالیٰ کی حجت تمام کر دی ہے

اور کتابیں تصنیف کر کے لوگوں کے فائدہ کے لئے انہیں دُر دراز شہر میں پھیلا دیا ہے جب بحث و جدال نے ہمارے درمیان طوالت اختیار کی اور میں نے کسی کو اسلام کی طرف میلان کا اظہار کرتے ہوئے نہ پایا تو میں سمجھ گیا کہ یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کا محتاج ہے اور اگر خدائے رحمان کی رحمت مجھے نہ آئے تو میں کچھ چیزیں نہیں تب میں آستانہ الہی پر نصرت کا طلب گار بن کر گر پڑا اور ربیت کی مانند ہو گیا تب میرے رب نے دو کلمات سے مجھے زندہ کیا اور آنکھوں کو روشن کر دیا۔ اے اہم اللہ تعالیٰ نے مجھے برکت دی۔ رحمن وہ خدا ہے جس نے قرآن سکھایا تو ان لوگوں کو ڈرائے جن کے آپاد اجداد کو نہیں ڈرایا گیا اور مجرموں کا راستہ ظاہر ہو جائے تو کہہ دے کہ مجھے مامور کیا گیا ہے۔ اور میں اول المؤمنین ہوں اور اس نے مجھے بشارت دی کہ دین سر بلند ہو گا۔ اور پھیلے گا۔ اور تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جائے گا۔ اور یہ وہ پہلی وحی ہے جو خدائے قدیر و نصیر کی طرف سے اس احقر کی طرف کی گئی۔ اور اس نے مجھے خوشخبری دی کہ وہ میرے لئے واضح نشانات ظاہر کرے گا۔

لے اہل قباہ میں سے بعض دشمن مجھے اول الکافرین کہتے ہیں۔ ان کی تردید کے لئے اللہ تعالیٰ کا قول میری کتاب براہین میں گزر چکا ہے فرمایا کہ دے کہ مجھے مامور کیا گیا ہے اور میں اول المؤمنین ہوں۔ انہوں نے کہا کہ یہ شخص مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہو گا۔ لیکن ان کے مد کے لئے قول رسول پہلے گزر چکا ہے فرمایا۔ سیح موعود میری قبر میں داخل ہو گا۔ اور قیامت کے دن میرے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ یہ جواب کفرین ہی کے لئے ہے۔ جو مجھے جہنمی سمجھتے ہیں۔ اور اگر تجھے کچھ شک ہو تو مفیتوں سے پوچھ لے۔ اور عالم برسخ کے عجائبات میں سے یہ بھی ہے کہ بعض لوگ موت کے بعد

اور متواتر تاہدات سے میری مدد کرے گا۔ تا معجزات باہرہ اور دلائل قاہرہ سے وہ حق کو قائم کرے اور باطل کو مٹا دے۔ تب میں نے پیادریوں، نصرانیوں، عیسائی ہو جانے والوں اور دیگر براہمنوں اور مشرکوں کو دعوت دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور نشانات سے حق کا تجربہ کرو تا ظاہر ہو جائے کون اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصور اور کون ملعون قرار پاتا ہے۔ مگر وہ اس مقابلہ کے لئے بہادر دل کی طرح میدان میں نہ نکلے اور گھروں میں چھپ گئے۔ اور بخدا اگر وہ مقابلہ میں نکل آتے تو میرا رب صحیح نشانہ پہنچا دیتا اور ان میں سے ہر ایک خائب و خاسر ہوتا۔ واللہ اگر تو نفیثش کرے تو اسلام کو نشانات کا خزانہ اور شہر پائے گا۔ اور تو اس میں ایسا نور پائے گا جو ہر نفس کو سکینت عطا کرتا ہے۔ پس افسوس ہے ان لوگوں پر جو اس کے ذہنوں کا انکار کرتے ہیں اور اس کے خزانوں

(بقیہ حاشیہ)۔ روضہ نبی کریم صلعم کے قریب کیے جاتے ہیں جس کے نیچے جنت ہے اور بعض کو روضہ سے دُور کیا جاتا ہے۔ میرے رسول صلعم نے یہ خبر دی کہ میں مقرر ہیں میں سے ہوں اور یہ اس شخص کا روضہ ہے جو کہتا ہے کہ وہ جہنمی ہے اور یہ تدفین جسے اللہ تعالیٰ رُدحانی طریقہ پر مکمل کرتا ہے ایسا امر ہے جو کتاب اللہ اور اقوال رسول میں موجود ہے۔ اور رُدحانی لوگوں کی ایک جماعت نے اسے نقل کیا ہے۔ اور اس پر اتفاق کیا ہے اور اس طرح انہوں نے کہا کہ اس شخص کی جماعت مومن نہیں بلکہ کافر ہے۔ اس لئے انہیں مسلمان کے قبرستان میں دفن نہ کر دے کیونکہ وہ بدترین کافر ہیں۔ تب میرے رب نے میری طرف وحی کی اور ایک زمین کی طرف اشارہ کیا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ زمین ہے جس کے نیچے جنت ہے جو اس میں دفن ہوا جنت میں داخل اور مومن ہو گیا پس اگر دشمنوں کی باتیں نہ ہوتیں تو ان لعنا کا وجود بھی نہ ہوتا سو ان کا غیض و غضب اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جو شش میں لے آیا۔ فالحمد لله رب العالمین نہ

کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور اسلام کو بوسیدہ ہڈیوں کی مانند سمجھتے ہیں نہ کہ
نعماء عظیمہ سے برتر ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جو اس بات پر ایمان نہیں لاتے کہ خدا تعالیٰ ہمارے
بنی صلعم کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
حضرت خیر الانام کے بعد مکالمہ بہ ہر کردی ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی صفت
کلام اس زمانہ میں مفقود ہو گئی ہے اور صرف نشوونگی کی صفت باقی رہ گئی ہے
اور شاید وہ بھی اس زمانہ کے بعد ختم ہو جائے گی اور جب صفت تکلم اور دعاؤں
کو سننے کی صفت معطل ہو جائے گی تو باقی صفات کی عاقبت کی بھی امید
نہیں یعنی اس وقت تمام صفات سے امن اٹھ جائے گا۔ اور جو شخص خدا کی
کسی ایک صفت کی ابدیت کا انکار کرتا ہے گویا وہ تمام صفات کا انکار کرتا
ہے۔ اور دہریت کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اے دانشمند و تم ایسے شخص کے بارہ
بہن کیا کہتے ہو۔ کیا وہ مسلمان ہے یا منکر ملت سے گر چکا ہے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو
کہ اسلام گنتی کے چند قصوں سے عبارت ہے اور اس میں مشاہدہ میں آنے
والے نشانات نہیں کیا۔ حضرت خیر الانام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے
ہم سے اعراض کر لیا ہے؟ پھر اور کون سی چیز اس ملت کی صداقت پر دلالت
کرتی ہے، کیا اللہ تعالیٰ السورۃ فاتحہ میں ذکر کردہ انعام کا وعدہ یعنی اس
امت کو انبیاء ام سابقہ کی مانند بنانے کا وعدہ بھول گیا ہے۔ کیا ہمیں
قرآن مجید میں خیر امت قرار نہیں دیا گیا۔ پھر کس چیز نے ہمیں فرقان کے
خلاف شر الامم بنا دیا ہے؟ کیا عقل اس بات کو جائز قرار دیتی ہے۔
کہ ہم معرفت الہی کے لئے حتی المقدور جہاد بھی کریں مگر پھر بھی
اس کے راستوں کو نہ پاسکیں اور ہم ہم ناسم رحمت کے لئے مرجاویں۔

لیکن ہمیں جھوٹکا بھی نصیب نہ ہو؟ کیا اس اُمت کے کمال کی یہی انتہا ہے۔ جبکہ دنیا کی عمر کا آفتاب ہونے کو ہے۔ یاد رہے کہ جس طرح یہ خیال عقل سلیم کے نزدیک باطل ہے ایسے ہی صحائف مقدسہ پر بھی نظر کرنے سے باطل ثابت ہوتا ہے۔

حجاب سے بھی بڑی کوئی موت ہے اور خدائے دہاب کے چہرے کو نہ دیکھنے سے بھی زیادہ اذیت ناک کوئی اندھا پن ہے؟ اگر یہ اُمت گونگے اور بہرے کے مانند ہی ہوتی تو عاشق جو وصال محبوب کے لئے اپنے جسم کو گھملا دیتے ہیں۔ اور جن کی دنیا میں اس مقصود تک پہنچنے کے علاوہ کوئی خواہش نہیں ہوتی مر جاتے۔ پس باوجود اس کلمہ کا محبوب انہیں انتظار کے اضطراب اور آگ کے شعلوں میں کس طرح چھوڑ سکتا ہے؟ اور اگر ایسا ہی ہوتا تو یہ قوم تمام اقوام سے زیادہ بد بخت ہوتی۔ ان کی صبح روشن نہ ہوتی اور ان کی چینیں نہ سنی جاتیں۔ اور آہ و بکا کرتے مر جاتے۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے۔ اس نے گرسنگی پیدا کی ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی بھوکوں کے لئے کھانا بھی پیدا کیا ہے۔ تشنگی پیدا کی ہے۔ تو اس کے ساتھ پیاسوں کے لئے پانی بھی پیدا کیا ہے۔ اور یہی سنت مثلاً شبیانِ معرفت کے لئے جاری ہے۔ میں نے خود اس کا مشاہدہ کیا ہے۔ اب معائنہ کے بعد میں کیسے انکار کر سکتا ہوں۔ اور میں نے اس کا تجربہ کر لیا ہے سو تجربہ کے بعد اس میں کیسے شک کر سکتا ہوں۔

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم لوگوں کو اس چیز کی طرف بلائیں جسے ہم نے علیٰ وجہ البصیرت پایا ہے۔ پس خدائے واحد پر ایمان لانے والے اور کلمہء توحید سے متفرق نہ کرنے والے ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ خستہ لباس پر قماعت

نہ کرے اور دین کے حلوں سے مکمل لباس تلاش کرے۔ دُعا اور شُعرا کی تکمیل میں راغب ہو۔ اور کمالِ صدق و اضطراب کے ساتھ ربِ کریم کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ وہ سخی ہے۔ لوگوں کے سوالوں سے اکتا نہیں جاتا اور اس کے خزانے حد و قیاس سے باہر ہیں جو زیادہ سوال کرے گا زیادہ انعام پائے گا۔ پس حسنِ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ بندہ اس کی عطا سے بالوس نہ ہو۔ اور اس کے دروازوں کو اس کے محیوں پر بند نہ سمجھے۔ اے لوگو! تم اس کی نعمتوں اور برکتوں کے محتاج ہو۔ پس یہ بڑی بد بختی ہے کہ تم اس کی نعمتوں کو دیئے جانے کے بعد رد کر دو۔ اسی بھوکے سے کون زیادہ بد بخت ہے جو گور کنا سے پہنچ چکا ہو اور اسے لذیذ کھانے اور عمدہ چپیتیاں پیش کی جائیں تو وہ ان کی طرف نگاہ نہ کرے نہ پکڑے اور رد کر دے۔ اس حال میں کہ وہ بھوک کی شدت سے بڑھال اور مضمحل ہو گیا ہو۔ اور اس کے باوجود کھانا لینا نہ چاہے۔

اے بھائیو! رحمانِ خدا تم پر رحم فرمائے۔ یاد رکھو کہ میں تمہارے پاس آسمان سے کھانا لے کر آیا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اس ہدیٰ کے سر پر تمہاری امیدیوں پوری کر دی ہیں۔ تم دعاؤں میں اسے طلب کرتے تھے پس اس نے نعمتوں کا دروازہ تم پر کھول دیا ہے۔ اب کیا تم اسے قبول کر لو گے؟ مجھے علم ہے کہ تم اس وقت راضی نہیں ہو گے جب تک کہ میں تمہارے سرکشوں کی بات نہ مانوں لیکن اپنے رب کی وحی کو چھوڑ کر تمہاری خواہشات کی پیروی کس طرح کر سکتا ہوں۔ وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہو گا۔

مجھے نشانات، برکات، قسمتوں کی نصرت اور نائباتِ عطا کی گئی ہیں۔ کاذبوں پر توبہ دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ خواہ مجاہدہ کرتے کرتے ان کے اعصاب

کے علاوہ کچھ باقی نہ رہے کیا تم خیال کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ ایک خائن اور عاصی سے محبت کرتا ہے۔ میں اس تفسیر کی مانند جو جھنگی سے نکل کر کچلیاں کھولے۔ حملہ کرتا ہے تمہاری مدد کے لئے اس کی جناب سے آیا ہوں۔ پس مجھے پادریوں ملحوں اور مشرکوں میں سے کوئی ایسا آدمی دکھاؤ جو اس میدان میں میرے ساتھ مبارزت کرنے کے لئے تیار ہو اور خدائے تمہارے نشانات میں میرے ساتھ مقابلہ کرے۔

بخدا یہ تمام میرا لشکار ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر نزار کی راہ بند کر دی ہے۔ کوئی جھاڑی اور سمندر ان کو پناہ نہ دے سکے گا۔ اور ہم تیزی سے زمین ان کی طرف کاٹتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ بہت جلد ہم ان کو لٹے پٹے لوگوں کی مانند تراش کر رکھ دیں گے اور انشائے اللہ ہم فارغ اور کامیاب ہو کر ان کے پاس آجیں گے۔ وہ تم پر غالب نہ آ سکتے تھے۔ مگر تم خود ہی حامی کی پناہ گاہ کو چھوڑ کر بیابان میں چلے گئے۔ اور حفاظت کرنے والے کی حفاظت سے نکل کر بے آبی، صحرا میں پہنچ گئے۔ اور علوم کا ذخیرہ ختم کر کے محتاج فقر کی طرح ہو گئے۔ اور تم نے اپنے نفسوں کو بے عقل اور بے رائے پیر فرقت یا اس چوپائے کی مانند بنا دیا۔ جو سوائے سبزہ کے کسی اور چیز کو نہیں جانتا۔ تم حضرت کبریا کے آسمانی مہتمیار کو قبول نہیں کرتے اور جہاں تک دنیوی

۱۔ میرے رب نے میری طرف وحی کی اور فرمایا۔ اس رات تو نے جو دعا کی ہے۔ میں اسے قبول کر دوں گا اور ان دعاؤں میں شوکت اور قوت اسلام کی دعا بھی تھی۔
اور یہ ۱۶ مارچ ۱۹۷۶ء کا تذکرہ ہے۔ منہ

اسلحہ کا تعلق ہے۔ وہ ان دشمنوں کے مقابلہ میں کچھ بھی چیز نہیں۔ تمہارے مسکن اب لقمہ و دق صحرا اور ایسے بیابان ہیں۔ جن میں پانی کا نام و نشان تک موجود نہیں۔ تم جان بوجھ کر بہتے اور تشنہ کاموں کی پیاس بجھانے والے چشموں کو چھوڑ کر بے آب بہاؤں کا رخ کرتے ہو۔ اور تشنگی سے خوف نہیں کھاتے۔ جب کہ دھوپ کی شدت بدنوں کو پگھلا رہی ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم دھوپ سے بچانے والے اس کھلے سایہ کی پناہ نہیں لیتے۔ جب کہ وہ تمہیں آبِ شربت کا پتہ دیتا ہے۔ اور قبر کے گڑھوں سے دُور ہٹاتا ہے۔ کسی رسالت کے دعوے کرنے والے کی صداقت پر سب سے بڑی دلیل ضلالت و گمراہی کی انتہا کو پہنچا ہوا زمانہ ہے۔ اور اگر میرے معاملہ میں تمہیں کچھ شک ہو۔ تو پھر صبر کرو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کرے اور وہ بہترین فیصلہ کریں والا ہے۔

کیا تمہارے لئے یہ کافی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے مقابلہ کرنے اور یہ کہنے کے بعد کہ ہمیں ہی غلبہ ہو گا مجھے امتیاز بخشا۔ اور اللہ تعالیٰ نے دلائل سے ہلاک ہونے والوں کو ہلاک کر دیا۔ تم نے بھی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی تدبیر کی اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔

اور تم دیکھتے ہو کہ دشمن تمہارے گرد خیمہ زن ہے مصائب ٹوٹ پڑے ہیں اور ضعف نفس کے باعث تم ان کے سامنے ذلیل ہو گئے ہو۔ اور خواہشات نفسانی کھینچ کہ تمہیں ان کی طرف لے گئی ہیں اور انہوں نے وہ جیلے ترائے ہیں جو بصیرت و بصارت ہر دو کو حیران کر دیتے ہیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم درختوں کو جڑ سے اکھیڑ دینے والے بگولے کو نہیں دیکھتے، وہ تمہارے ارتداد اور گمراہی کے متمنی ہیں اور تمہیں تکلیف پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کرتے وہ اہل زمین پر غالب آ گئے ہیں اور انہوں نے سبھی کو لوٹڈیوں اور غلاموں کی مانند بنا دیا ہے اور قریب ہے کہ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں اور سجدہ تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے تم تو ان کے سامنے ذرہ ناچیز ہو اب تم ہی بتاؤ کہ میں تم پر غضبناک ہوں یا نہ، ایسے وقت میں تم کیوں سوئے سوئے ہو؟ کیا تم نے آخرت کی بجائے دنیا کو پسند کر لیا ہے اور مدھوشوں کی مانند زمین پر بھاری ہو گئے ہو یا کسی چیز نے تمہیں سلا دیا ہے کہ تم خسارے کا نشانہ بن گئے ہو، اے لوگو اب کوئی طاقت تمہارے اندر باقی رہ گئی ہے سجدہ اب محسن خدا کے سوا کوئی نہیں رہا، میں نہیں سمجھ سکا کہ اسباب و وسائل سے تم نے کیا کر لیا اور کیا کرو گے، تمہاری عقل جو مگس کی مانند ہے تمہاری کیا مدد کر سکتی ہے اور ان کپڑوں سے تم کس زینت کا اظہار کرتے ہو جب میں تم میں کھڑا ہوا اور کہا کہ میں خدائے کریم کی طرف سے ہوں، تم غضب اور غصے میں بھرک اٹھے اور کہا ایک مفتری شخص ہے۔ اور مجھے مرد و شیطان کی مانند سمجھا اور وقت کی طرف نگاہ نہ کی کہ وہ کسی گمراہی پھیلانے والے دجال کا تقاضا کرتا ہے یا دین کو زندہ کرنے والے اور گم گشتہ چیز کو واپس لانے والے صلہ کا۔

میں اپنے دل کی باتوں پر خدا کو گواہ ٹھہراتا ہوں اور بخدا میں اسی کی طرف سے ہوں اور میں نے دامِ ترویر بچھا کر کوئی کام نہیں کیا ہاں تم نے میری تکفیر و تحقیر کا قصد کر کے ظلم کیا ہے اور ان دنوں اسلام پر ٹوٹنے والے مصائب کی طرف نگاہ نہیں کی ہم تم پر رواں آنسوؤں اور بہتے اشکوں کے ساتھ اس طرح روتے ہیں جیسے تم ہم پر ہنستے اور استہزاء کرنے ہو تم اپنے نفسوں میں غور اور ضعفِ اسلام کی طرف نظر کیوں کرتے۔ کیا تم ابھی دجالوں سے سیر نہیں ہوئے اور اس پر خوف و خطر وقت میں ایک اور دجال کی خواہش رکھتے ہو میں تمہارے پاس صدی کے سر پر اور ضرورتِ حق کے وقت آیا ہوں اور میرے صدق پر کسوف و خسوف زلازل اور طاعون نے گواہی دی ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ تم نشانات تو دیکھتے ہو لیکن بدگمانیاں پھر بھی ختم نہیں ہوتیں۔ اے جہانِ ندیدہ لوگو کیا تمہاری فراست یہی ہے، نہیں بلکہ تقوے اور تمہارے درمیان وہ کمرِ حائل ہو گیا ہے جو تم چھپاتے اور پوشیدہ رکھتے تھے اور تمہاری آنکھ اندھی ہو گئی ہے اور دشمنوں کے فتنے اسے نظر نہیں آتے، تم مجھے دجال کہتے ہو اور بصیرت سے کام نہیں لیتے اور فتوے دیتے ہو کہ میں کافر بلکہ منکرینِ انبیاء سے بھی بڑا کافر ہوں، شاباش ہے تمہارے اس فتوے پر۔

تعجب یہ ہے کہ پرستارِ ان صلیب اور مشرکوں میں سے جو لوگ دین کو جڑ سے اکھاڑ دینے کے متمنی ہیں وہ تمہارے نزدیک دجال ہی نہیں اور میں دجال بلکہ سب مفسدوں سے بڑا ہوں۔ اب ہم رب العالمین کے حضور ہی شکایت کرتے ہیں۔ اب جبکہ میں تمہارے نزدیک کافر ٹھہرا تو پھر یہ اُمید کیسے کی جاسکتی ہے کہ کسی کافر کی نصیحت تمہیں کوئی فائدہ دے گی بہر حال میں نے ارادہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رستہ میں مجھے جو ایذا دی گئی ہے

اس کا تذکرہ کروں کیونکہ کلام نے ہمیں اس ذکر پر آمادہ کیا ہے۔
 اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تم ظلم اور زیادتی کو ترک کیوں نہیں کرتے اور جزا و
 سزا کے مالک اور علیم خدا سے کیوں نہیں ڈرتے۔ اے لوگو ہم اللہ تعالیٰ کی طرف
 سے وقت مقررہ پر آئے ہیں اور اسی کے بلانے سے بولے ہیں ہم تمہیں دعوت
 پہنچاتے ہیں اور تمہاری طرف سے ہمیں لعنت ملتی ہے، میں نہیں جانتا یہ کینگی
 کیا ہے، تم یہود کے مشابہ ہو گئے ہو یہاں تک کہ نعلین اور اقوال مل گئے ہیں وہ
 اپنے غل کی وجہ سے عیسیٰ بنی اللہ کو دجال کہتے تھے اور تمہاری طرف سے مجھے بھی
 یہی نام دیا گیا ہے۔

پس تم قول و فعل میں ایک جیسے ہو گئے ہو اور اگر حکومت کی تلوار نہ ہوتی
 تو تم میرے ساتھ وہی سلوک کرتے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کفار نے کیا۔
 اس لئے ہم اس حکومت کا مدانت کے طور پر نہیں بلکہ احسان کی قدر دانی کے
 طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں اور بخدا ہم نے اس حکومت کے سایہ تلے وہ امن
 دیکھا ہے جس کی اس زمانہ میں اسلامی حکومت سے امید نہیں کی جاسکتی
 اور اسی لئے ہمارے نزدیک جائز نہیں ہے کہ ان کے خلاف جہاد کے لئے تلوار
 اٹھائی جائے اور تمام مسلمانوں پر حرام ہے کہ وہ ان سے لڑیں اور بغاوت
 اور فساد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے پھر گنا
 گوں احسانات کئے ہیں اور احسان کا بدلہ احسان ہی ہے اور لاریب
 ان کی حکومت ہمارے لئے امن کی پناہ گاہ ہے اور اسی سے ہم اہل زمانہ کے
 جور و جفا سے بچے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم اس بات کو مخفی نہیں رکھتے
 کہ ہم پادریوں کی مخالفت کرتے ہیں بلکہ ان کے سب سے بڑے مخالف
 ہیں بدیں وجہ کہ وہ ایک عاجز اور ضعیف انسان کو رب العالمین بتاتے ہیں۔

اور انہوں نے زمین و آسمان کے خالق چھوڑ دیا ہے اور خدا شاہد ہے کہ وہ کاذب منقری اور تحریف کرنے والے دجال ہیں اور ہمیں علم ہے کہ حکومت ان کے ساتھ نہیں، نہ وہ انہیں اس امر پر اکساتی ہے اور نہ معاونت کرتی ہے۔ بلکہ وہ منہ سے ہی نفرتی ہیں انہوں نے اپنی طرف سے قوانین بنا لئے ہیں اور انجیل کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا ہے، اب ہم کس طرح کہیں کہ وہ عیسائی ہیں نہیں بلکہ وہ دوسری قوم ہیں وہ دوسرے رستوں پر چل پڑے ہیں نہ وہ انجیل پڑھتے ہیں اور نہ اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور نہ ان کی طرف کوئی توجہ کرتے ہیں خصوصاً مسیح کے موقع پر ہم ان میں عدل و انصاف پاتے ہیں اور تنازعات میں ان میں سے بعض کا تجربہ بھی کیا ہے اور دیکھا ہے کہ وہ ٹوٹ میں ہمارے قریب ہیں وہ ظلم نہیں کرتے اور نہ اس کا قصد کرتے ہیں اور ان کے سایہ میں رات بسر کرنا مشرکین کے سائے تلے دن بسر کرنے سے بہتر ہے پس ہم پر شکر واجب ہے اور اگر ہم نے شکر نہ کیا تو ہم گنہگار ہوں گے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ہم نے اس حکومت کو محسن پایا ہے اور کتاب اللہ کی رو سے ہم پر واجب ہے کہ ہم اس کے شکر گزار ہوں اس لئے ہم اس کی قدر دانی کرتے اور اس کے لئے بھلائی چاہتے ہیں اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ یہ سلام کی طرف ان کی رہنمائی کرے اور انہیں ایک ایسے بندہ کی پرستش سے نجات دے جو مصائب و آلام میں انہیں جیسا ہے اور اپنے دین کے لئے ان کی آنکھیں کھولے۔ اور خیرالادیان کی طرف انکی توجہ پھیر دے اور دین و دنیا میں گھاٹے سے انہیں محفوظ رکھے۔

یہ ہماری دعا ہے اور احسان کا بدلہ احسان ہی ہوتا ہے اور بھلائی کا بدلہ بُرائی سے ہی دیتا ہے جس کا دل گنہگار ہو اور وہ شیاطین کی مانند ہو گیا ہو۔ پس ہم ظالموں کا طریق اختیار کرنا نہیں چاہتے اور ہمارے اس رسالہ

میں ہماری گفتگو کا مرکز علمائے نصاریٰ اور پادری ہیں جنہوں نے اسلام کو کالیا
دنیا اور حسرت خیر الانام کی توہین کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھ لیا ہے اور ہم ان
کو مٹانے اور دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑے ہوئے ہیں جو
اپنے دین کا ناصر ہے اور وہ سب سے بہتر مدد کرنے والا ہے۔

میرے رب نے اپنے دین کی نصرت کے لئے مجھے ایک ایسے کلمہ سے
خطاب فرمایا جس میں مجھے ایک بڑا وعدہ معلوم ہوتا ہے اس نے فرمایا انہیں
ایام اللہ کی خبر دے دو اور اچھی طرح نصیحت کر دو اب ہم جانتے ہیں مطمئن
ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد کرے گا۔ اور اسے دشمنوں
سے بچائے گا اور اسے آسمان سے تمام ادیان پر غالب کرے گا لیکن جنگ
اور جہاد سے نہیں بلکہ نشانات قاہرہ اور دشمن کی کھوپڑیوں کو توڑ دینے والے
ہاتھ کے ساتھ۔ ہم نے اس کی کتاب میں یہی دیکھا ہے اور میرے رب نے مجھے
ایسے ہی وحی کی ہے اور یہ اس وحی کا خلاصہ ہے پس اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی
سرگزشت خلاف ورزی نہیں کرے گا اور ظالم لوگ اپنی پوری سزا بھگتیں گے۔
اور اس زمانہ میں ایسے ہی آثار ظاہر ہوئے اور ہمارے رب نے اہل زمین
پر قہری تجلی فرمائی اور تمام شہروں میں قہری نشانات ظاہر فرمائے اور اکثر لوگوں
کو طاعون نے فنا کر دیا۔ اور بہت سے لوگوں کو زلزلوں نے دھنسا دیا اور
وہ موتوں سے دوچار ہوئے اور جو لوگ کل رات محلوں میں سوتے تھے
آج تو انہیں قبروں میں مردہ دیکھتا ہے مجلسیں ان سے خالی ہو گئیں محلات
ویران ہو گئے اور وہ ایسے گھر میں جا داخل ہوئے جو انہیں لوٹ کر بھائیوں
سے ملنے یا ہمسایوں سے گھر چھیننے کی اجازت نہیں دیتے اور تو دیکھتا ہے۔
کہ لوگ اس وباء سے بھاگ نہیں سکتے اور آسمان کے نیچے ان کے لئے کوئی

جائے پناہ نہیں۔ اور یہ بلا رستمت اور اتفاق پر مبنی نہیں جیسا کہ مخالفین کا خیال ہے۔ پس نیک بخت وہ ہے۔ جو ان نشانوں کو پہچانے اور اس سیاہ پتھروں والی گھاٹی میں داخل ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے یا درکھو کہ یہ مصائب وہ تقدیریں ہیں۔ جنہیں اس زمانہ سے پیشتر نہ ہی تم نے اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے کبھی دیکھا ہے یہ اس شخص کے نشانات ہیں جو محسن خدا کی طرف سے تمہارے اندر مبعوث کیا گیا ہے تا وہ اس کے دین کی تجاید کرے اور اس کے دلائل کو غالب، باغوں کو سرسبز اور درختوں کو تازہ پھلوں والا بنائے اور اس کی لکڑی کو نرم و نازک ٹہنیوں کی مانند کر دے۔

ایسا اس لئے ہو گا کہ لوگ دینِ قویم کی معرفت حاصل کریں اور رب رحیم کی طرف پوری طرح مائل ہو جائیں۔ اور شریف الطبع آدمی کی مانند دنیا سے بھاگیں لیکن جب دین کی صبح روشن ہو گئی اور اس نے دلائل کی شعاعیں ظاہر کیں تو اکثر نے آنکھیں بند کر لیں تا وہ دیکھ نہ سکیں اور وہ جان بوجھ کر دعوتِ الہی کو ناپسند کرتے ہیں۔

افسوس ہے ان پر کہ وہ نفع سے بھاگتے اور نقصان کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ دروازہ کھلنے کا وقت قریب ہے اب کھٹکھٹا کر جواب لینے والا کون ہے۔ آنکھیں رکھنے والوں کے لئے چشمے جاری ہیں، اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے جو قلبِ سلیم کے ساتھ آئے اُسے وہ کبھی رد نہیں کرتا۔ جو زیادہ مانگے گا زیادہ انعام پائے گا۔ تعجب ہے کہ لوگ جسمانی اور روحانی ہر دو قسم کی گرسنگی میں مبتلا ہیں اور پھر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی مصلح کے محتاج نہیں، ان پر ہر دروازہ

بند کر دیا گیا ہے پھر بھی وہ خیال کرتے ہیں کہ انہیں ہر قسم کی نعماء مل رہی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور انعام سے اعراض کر کے چوپاؤں کی مانند زندگی گزارنے پر راضی ہو گئے اور انہیں ان کی پست ہمتی اور خستہ حالی پر تعجب ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے ان کی اصلاح چاہتے ہیں تاکہ انہیں کامیابی نصیب ہو۔ ہم نے اپنے اوقات کا اکثر حصہ اور صبح کا وقت ان کے واسطے دعا کے لئے وقف کر دیا ہے اور اس فکر و تشویش کی وجہ سے ہماری آنکھوں میں نیند نہیں آتی۔ سجدائیں نے انہیں ظہور طاعون سے پیشتر ان ایام کی خبر دی اور خدا کے بلانے سے ہی بولا اور میرے رب نے مجھے اس راز پر اطلاع دی ازاں بعد طاعون نے انہیں آپکڑا اور موتیں ان پر نازل ہوئیں اور یہ خبر اس وقت دی گئی جبکہ اطبا کا خیال بھی اس طرف نہ گیا تھا اور نہ کسی عقلمند نے اس کے متعلق کچھ کہا تھا۔ پھر جس طرح میرے رب نے خبر دی تھی۔ ایسے ہی واقعہ ہوا اور یہ آسمان کے رب کی طرف سے ایک بڑی دلیل تھی۔ لیکن لوگوں نے اس طرف نگاہ نہ کی۔ اور کسی شخص نے اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کا پانی نہ بہایا اور توبہ اور نیک اعمال کی طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ گناہ اور برائیوں میں بڑھ گئے اور میری تکذیب و کھیر کی اور مجھے دجال لٹیم کہا اور میری تنہائی میں سوائے میرے مہربان رب کے کسی نے میرے ساتھ موائست نہ کی۔

وہ مجھے سب و شتم کرتے ہوئے اکٹھے ہو گئے اور مجھے اس طرح چمٹ گئے جیسے قرض خواہ مقروض کو۔ اور جب پُرانے کینے کی وجہ سے انہوں نے مجھے نہ پہچانا تو ہم اصحاب کہف و رقیم کی مانند ان کی آنکھوں سے پوشیدہ ہو گئے، انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نشانات کا انکار کیا اور ان کے نفسوں نے انہیں ظلم اور زیادتی پر پختہ کر دیا۔ پس تشدد اور غلو کے بعد ان کیلئے

رجوع ممکن نہ رہا اور اللہ نشانات آسمان سے بارش کی مانند نازل ہوئے اور چراغ روشن کر دیئے گئے ہیں لیکن ان کی طلعتیں دور نہ ہوئیں۔ اُذار اور تنبیہ کی کثرت ہو گئی لیکن ان کی بُرائیاں کم نہ ہوئیں، وہ تناور درختوں، پکے ہوئے پھلوں اور خوشماچھو لوں سے اعراض کر کے لکڑیوں کے پاس کھڑے رہے اور بخدا مجھے پتہ نہیں کہ ان واضح نشانات کے باوجود انہوں نے مجھ سے کیوں اعراض کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان پر اور ہر طمت میں بسنے والے پر حجت تمام کر دی ہے۔ اور جب مجھے اس خوف نے ڈرایا جو تنہا آدمی کو خوفزدہ کرتا ہے تو مجھے اللہ کی مدد سے آیا اور روز افزوں ہوتی گئی۔ اور ہمیشہ میری مدد اور تائید کی جاتی رہی یہاں تک کہ حجت پوری ہو گئی اور میری مسلسل نصرت ہوئی اور نشانات اس حد تک پہنچ گئے کہ میں ان کا شمار نہیں کر سکتا ہاں مناسبت سمجھتا ہوں کہ ان میں سے ایک نشان اس رسالہ کے آخر میں لکھ دوں تاکہ کوئی سعید طبع اس سے فائدہ اٹھائے اور لوگ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت نے زمین کے مشرق و مغرب کا احاطہ کیا ہوا ہے اور اس کا غلغلہ نیک اور بد آدمیوں میں پھیل گیا ہے۔ یہاں تک کہ ان نشانات کی شبائیں دور دراز ممالک امریکہ تک پہنچ گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو روشن نشانات اور بڑے بڑے دلائل میری طرف وحی کئے ہیں وہ میرے لئے نہیں بلکہ اسلام کی تصدیق کے لئے ہیں اور میں محض ایک خادم ہیں۔

مجھے منکرین کی حالت پر تعجب ہے کہ انہوں نے تکذیب پر اصرار کیا اور اول المعتدین بن گئے اور ہر طرح کوشش کی اور جو پاس تھا خرچ کر دیا تا وہ آسمان سے نازل ہونے والے نور کو بچھا دیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اس نور کو زیادہ کیا اور ان کی کوششیں صباء منثورہ ہو گئیں اور ہم نے ان

کے فتنہ کو جوچیں مارتے ہوئے سمندر اور چڑھے ہوئے سیلاب کی مانند دیکھا لیکن انجام کار ہماری فتح اور ان کی شکست ہماری عزت اور ان کی ذلت ہوئی اور اگر یہ کام خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو وہ مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے اور زندوں میں سے میرا نقش مٹا دیتے لیکن خدا کا ہاتھ دشمنوں کے شر سے میری حفاظت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ میرے نشانات دور دراز شہروں تک پہنچ گئے، اور یہ رب العباد ہی کا فعل تھا۔ اب ہم وہ نشان لکھتے ہیں جو بلاد امریکہ میں ظاہر ہوا۔ اور ہمارے سورج نے مشرق سے طلوع ہو کر اپنی چمک عمدہ صورت میں اہل مغرب کو دکھائی، یہ سب خدا کا فضل، رحمت اور اس کی عنایت اور احسان ہے اور عارفوں کے لئے بشارت اور قبول کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔

اس مبالغہ کا ذکر جس کی طرف میں نے ڈوئی کو بلایا مع اس بددعا کے جو میں نے اس کے خلاف کی اور تفصیل اس کارکردگی کی جو لوگوں

میں اشاعت کے بعد خدا نے اس جنگ میں کیا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے غور سے سنو کہ میری صداقت پر اللہ تعالیٰ کی نصرت کے نمونوں اور شہادتوں میں سے ایک نشان وہ ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے ڈوئی نامی ایک شخص کو ہلاک کر کے میری تائید کے لئے ظاہر فرمایا اس بزرگ نشان اور معجزہ عظیمہ کی تفصیل یہ ہے کہ امریکہ کے متمول عیسائیوں اور متکبر پادریوں میں سے ایک شخص ڈوئی نامی تھا۔

جس کے قریباً ایک لاکھ مرید تھے جو عیسائی طرقت پر اس کی لونڈیوں اور غلاموں کی طرح اطاعت کرتے تھے اور وہ اپنی قوم کے اندر اور باہر بڑی شہرت والا تھا حتیٰ کہ اس کا ذکر آفاق تک پھیل گیا اور اس نے اپنے سحر

سے عیسائیوں کے ایک بڑے گروہ کو مسخر کر لیا وہ الوصیت مسیح کے اقرار کے ساتھ ساتھ مدعی نبوت و رسالت بھی تھا اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سب دشمنی سے کام لیتا تھا اور مراتب عالیہ اور اعلیٰ مقامات کا دعویٰ کرتا تھا اور ہر شخص سے اپنے آپ کو معزز اور بڑا سمجھتا تھا اور دن بدن مال و شہرت اور مریدوں میں ترقی کرتا جاتا تھا اور باوجود گدا گروں کی طرح ہونے کے بادشاہوں کی سی زندگی بسر کرتا تھا اور اس کی ترقی افتراء اور مصنوعی باتوں کو دیکھنے والا مسلمان اگر کمزور ہوتا تو گمراہ اور متحیر ہو جاتا اور اگر جہانگیر ہوتا تو بھی بغرض سے نہ بچتا کیونکہ وہ دشمن اسلام تھا اور حضرت خیر الانام کو گالیاب دیا کرتا تھا اور اس کے باوصف شہرت اور دولت میں اعلیٰ مقام تک پہنچ گیا تھا وہ کہا کرتا تھا کہ میں ہر مسلمان کو قتل کر دوں گا اور توحید پرست مؤمنوں میں سے کسی کو نہ چھوڑوں گا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جن کے اعمال اقوال سے مطابقت نہیں رکھتے وہ فرعون کی طرح زمین میں سرکش ہو کر موت کو بھول چکا تھا۔ وہ دن کو لوگوں کے مال لوٹتا اور رات ثمراب کے لئے وقف کرتا تھا۔ جاہل اور احمق عیسائی اس کے گرد اکٹھے ہو کر گمراہی کے پیالوں کو پکڑتے رہے اور اپنی جہالت کی وجہ سے اس کے دعوے رسالت کی تصدیق کرتے رہے حالانکہ وہ آزاد نہیں بلکہ دنیا کا غلام اور ایسی سیپی کی مانند تھا جس میں موتی نہ ہو اور اس کے ساتھ وہ اپنے زمانے کا شیطان اور اپنے شیطان کا ساتھی تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے مہلت دی تا آنکہ میں نے اسے مباہلہ کے لئے بلایا اور جناب باری میں اس کے خلاف بددعا کی۔

میں اس میں شیطان کی یو یاتا تھا اور میں نے دیکھ لیا تھا کہ وہ طاغوت کا پچھاڑا ہوا اور عباد الرحمن کا دشمن ہے۔ اس نے ہذیان کی گونا گون خیانتوں کے ساتھ زمین اور اہل زمین کے سانس تک کو نجس کر دیا تھا اور میں نے اس زمانہ میں اس جیسا کوئی عیار اور خبیث نہیں دیکھا وہ تہلیل کا جنونی اور توحید کا دشمن اور دین خبیث پر مصر تھا۔ اس کے نقصاناً اسے حسنت اور عیوب اسباب راحت نظر آتے تھے اور اصحاب ثروت و دولت میں سے بے وقوف اس کے گرد اکٹھے ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے اس کی اتنے مال کے ساتھ مدد کی جو صرف ارباب سلطنت اور بادشاہوں کے خزانوں میں ہی ہوتا ہے اس کے پاس ڈھیروں ڈھیر مال آتا تھا یہاں تک کہ وہ بادشاہ کہلانے لگا اور بادشاہوں کی شان و شوکت کے ساتھ رہنے لگا اور جب اس کی دولت انتہا کو پہنچ گئی تو اس نے اپنے نفس امارہ کے کے پیچھے چلنا شروع کیا اور اسے پاک نہ کیا اور شیطان کے بہکانے سے نبوت و رسالت کا دعویٰ کر دیا اور افتراء کذب اور بہتان سے باز نہ آیا اور یہ سمجھ بیٹھا کہ اس سے پریش نہ ہوگی اور وہ ناز و نعمت اور رفاهت کی زندگی بسر کرے گا اور عظمت و نباہت (شہرت) میں بڑھتا جائیگا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ (اس نے کبر اور نخوت کا طریق اختیار کیا اور حضرت عزت کے عذاب سے خوف محسوس نہ کیا اور لاریب مفتری انجام کار پکڑا جاتا ہے اور اس کی ترقی روک دی جاتی ہے اور غیرت الہی اسے شیروں کی طرح پھاڑ ڈالتی ہے اور وہ ہلاکت اور بربادی کا وہ دن دیکھتا ہے جس کا خدا نے عزیز و دود کی کتاب میں وعدہ دیا گیا ہے، یقیناً وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتے ہیں اور جھوٹی باتیں بناتے ہیں وہ چین

سے تھوڑی ہی زندگی بسر کرتے ہیں پھر بکڑے جاتے ہیں اور دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت پڑتی ہے اور وہ ذلت اور رسوائی کا مزہ چکھتے ہیں اور ان کو کبھی عزت نہیں دی جاتی۔ کیا پہلے مفسرین کے انجام کی خبر تجھے نہیں ملی اللہ تعالیٰ افتراء کرنے والوں کے انجام سے خوف نہیں کھاتا اور ان پر تلوار چلا کر انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔

اور جب اس کی ہلاکت کا دن قریب آیا تو میں نے اُسے مباہلہ کی دعوت دی اور لکھا کہ تیرا دعویٰ باطل ہے اور تو محض ایک کذاب ہے جو جیفہ دنیا لے لئے افتراء کر رہا ہے، حضرت عیسیٰ صرت ایک نبی ہیں اور تو عالمی مفسری محض گمراہ اور گمراہ کن فرق مضلہ میں سے ہے پس تو اس ذات سے ڈر جو تیرے جھوٹ کو دیکھ رہی ہے، میں تجھے دین اسلام اور صاحب جبروت عزت اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں اور اگر اس سے دعوت سے اغراض کر کے منہ پھیرتا ہے تو پھر مقابلہ کے لئے نکل آنا ہم مباہلہ کریں اور حق کو ترک کرنے والے اور جھوٹے طور پر نبوت اور رسالت کا دعویٰ کرنے والے پر لعنت ڈالیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ میرے اور تیرے درمیان فیصلہ کرے گا اور کاذب کو صادق کی زندگی میں ہلاک کر دے گا تاکہ لوگ سچے اور جھوٹے کو جان لیں اور اس فیصلہ کے بعد جھگڑا ختم ہو جائے۔ اور سبدا میں ہی وہ مسیح موعود ہوں جس کی آخری زمانہ اور گمراہی پھیلنے کے دنوں میں آمد کا وعدہ کیا گیا تھا اور یقیناً حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور مذہب ثلثیت باطل ہے اور تو دعویٰ نبوت کر کے اللہ تعالیٰ پر افتراء کر رہا ہے۔ نبوت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منقطع ہو چکی ہے اور قرآن مجید جو تمام صحف سابقہ

سے بہتر ہے کہ بعد کوئی کتاب نہیں۔ اور شریعت محمدیہ کے بعد کوئی شریعت نہیں ہاں مجھے حضرت خیر الانام کی زبان سے نبی کا نام دیا گیا ہے اور یہ ایک ظلی امر ہے اور برکات متابعت میں سے ہے اور میں اپنے نفس میں کوئی بھلائی نہیں پاتا اور میں نے جو کچھ پایا ہے اس مقدس نفس سے پایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے میری نبوت سے کثرت مکالمہ مخاطبہ کے علاوہ کچھ مراد نہیں لیا اور جو کوئی اس سے زیادہ کا ارادہ کرے یا اپنے نفس کو کچھ سمجھے یا نبوت محمدی کے جوئے سے اپنی گردن نکالے اس پر خدا کی لعنت ہے اور یقیناً ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ پر سلسلہ مرسلین منقطع ہو گیا ہے پس کسی کا حق نہیں کہ وہ ہمارے رسول مصطفیٰ کے بعد مستقل طریق پر نبوت کا دعوے کرے اور آپ کے بعد صرف کثرت مکالمہ باقی ہے اور وہ بھی اتباع حضرت خیر الانام سے مشروط ہے نہ اس کے بغیر خدا مجھے یہ مقام مصطفوی شعاغوں کی پیروی کے انوار سے ہی ملا ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجازہ کے طور پر نبی کا نام دیا گیا ہے نہ کہ حقیقی طور پر۔

پس خدا اور اس کے رسول کی غیرت یہاں نہیں بھڑکتی کیونکہ میں نبی صلعم کے پروں کے نیچے پرورش پاتا ہوں اور میرا قدم، اقدام نبوی کے نیچے ہے۔ پھر میں نے اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہا بلکہ اپنے رب کی وحی کی پیروی کی ہے اب اس کے بعد میں مخلوق کی دھمکیوں سے نہیں ڈرتا قیامت کے دن ہر کسی سے اس کے عمل کی پرسش ہوگی اور کوئی پوشیدہ چیز بھی اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں۔

اور میں نے اس مفتری کو کہا کہ اگر تو اس دعوت کے بعد مبایہ نہ کرے گا

اور دعویٰ نبوت کے افتراء سے توبہ نہ کرے گا تو مت خیال کرنا کہ اس حلیہ سے توبہ نہ جائے گا بلکہ اللہ تعالیٰ تجھے سخت ذلت اور عذاب شدید سے ہلاک کرے گا اور تجھے رسوا کرے گا اور افتراء کا مزہ چکھائے گا اور وہ میری موت اور میں اس کی موت کا منتظر تھا اور میرا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر تھا جو اس ملت کا حامی اور حق کا مددگار ہے۔

پھر میں نے جو کچھ اس کی طرف لکھا ممالک امریکہ میں اس کی پوری اشاعت کر دی یہاں تک کہ امریکہ کے اکثر جرائد میں میری تحریریں چھپ گئیں اور میرا خیال ہے کہ ہزاروں جرائد نے اس اعلان کو شائع کیا اور اس کی اشاعت شمار سے باہر ہو گئی اور انہیں لکھنے کی اس کاغذ میں گنجائش نہیں اور امریکہ کے جو جرائد میری طرف بھیجے گئے جن میں فیصلہ کے لئے میری دعوت مباہلہ اور ڈوئی ٹی کے خلاف بددعا کا ذکر تھا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان میں سے بعض کے نام حاشیہ میں لکھ دوں تا لوگوں کو علم ہو جائے کہ یہ کوئی مخفی مکتوب نہ تھا بلکہ دنیا کے اطراف و اکناف شرق و غرب اور شمال و جنوب میں شائع کر دیا گیا اور اس کی اشاعت کا سبب یہ تھا کہ ڈوئی عظیم شہنشاہوں کی طرح مشہور تھا اور امریکہ و یورپ میں ہر کہ دمہ اس کو پوری طرح جانتا تھا اور ان ممالک کی نظروں میں اس کی شہرت و عظمت سلاطین کی مانند تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ کثرت سے سیاحت کرنے والا تھا جو لوگوں کو اپنے وعظ سے شکاری کی طرح شکار کر لیتا تھا اس لئے اہل جرائد میں سے کسی نے انکار نہ کیا کہ مباہلہ کے مسئلہ میں اس کے متعلق جو کچھ اس کی طرف بھیجا گیا ہے اسے شائع کر دے بلکہ اس ذنگل کا انجام دیکھنے کی حرص

نے بھی انہیں طباعت اور اشاعت پر آمادہ کیا
امریکہ کے وہ جرائد جن میں میرے مباہلہ کا ذکر اور ڈوئی کے خلاف
میری دُعا طبع ہوئی بہت سے ہیں لیکن ہم اس حاشیہ میں نمونہ کے بطور
پر چند ایک کا ذکر کرتے ہیں اے خلاصہ کلام یہ کہ ڈوئی شر الخلائق ملعون القلب

۱۔ اخبار شکاگو انٹریپرٹیر، ۸ جون ۱۹۰۳ء۔ مرزا غلام احمد ایک پنجابی شخص
ہے جو ڈوئی کو مباہلہ کے لئے دعوت دے رہا ہے، کیا وہ اس میدان میں نکلے گا
مرزا مذکور لکھتا ہے کہ ڈوئی دعویٰ نبوت میں کذاب اور مفتری ہے اور میں اللہ
تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اسے ہلاک کرے اور مکمل طور پر اس کا استیصال
کر دے اور وہ اپنے آپ کو حق پر اور ڈوئی کو باطل پر قرار دیتا ہے اور کہتا
ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ اور صادق کی زندگی میں کاذب
کو ہلاک کرے گا اور اس کا استیصال کرے گا اور مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ
میں ہی مسیح موعود ہوں اور صداقت اسلام میں ہی ہے۔

۲۔ ٹیلیگراف۔ ۵ جولائی ۱۹۰۳ء۔ معمولی تبدیلی کے ساتھ پہلے مضمون کے
مطابق ۳۔ اگوناٹ سان فرانسسکو یکم دسمبر ۱۹۰۲ء۔ معمولی تبدیلی
کے ساتھ ماسبق کے مطابق نیز وہ لکھتا ہے کہ یہ طریق معقول اور معینی
برالضاف ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جس شخص کی دُعا قبول ہوگی وہ بلاشبہ
حق پر ہوگا۔ (۴) لٹری ڈائجسٹ نیویارک ۲۰ جون ۱۹۰۳ء۔ اس نے
میرے ڈوئی کو دعوتِ مباہلہ دینے کا مفصل ذکر کیا اور میری اور اس کی
تفسیر شائع کی اور باقی پہلے مضمون کے مطابق ہی ہے۔ (۵) نیویارک میل
اینڈ ایکسپریس ۲۸ جون ۱۹۰۳ء۔ اس نے دو مدعیوں کے درمیان مباہلہ کے

مثیل خناس اور دشمن اسلام بلکہ خبیث ترین دشمن تھا اور اسلام کو اس طرح
بلیا میٹ کرنا چاہتا تھا کہ اس کا نام آسمان کے نیچے باقی نہ رہے اور اس
نے متعدد مرتبہ اپنے قابلِ لعنت اخبار میں اہل اسلام اور ملتِ خفیعہ کے خلاف

پرو. لیوز آف ہیٹنگ - (مترجم)

یقیناً حاشیہ ۱۶ کے عنوان کے تحت ڈوئی کے خلاف میری بددعا
کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ امر فیصل صادق کی زندگی میں کاذب کا ہلاک ہونا
اور باقی سالیقہ مضمون کے مطابق ہے (۶) ہیرلڈ جسٹس ۲۵ جون ۱۹۰۳ء۔
اس نے لکھا ہے کہ ڈوئی کو مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے پھر سالیقہ بیان کا تفصیلی
تذکرہ کیل ہے۔ مندرجہ ذیل رسالہ جات نے بھی اسی قسم کا مضمون شائع کیا ہے۔
(۷) اخبار ریکارڈ بوسٹن ۲۷ جون ۱۹۰۳ء۔ ایضاً (۸) اخبار ایڈوڈ رائٹر
۲۵ جون ۱۹۰۳ء۔ ایضاً (۹) پاپلاٹ بوسٹن ۲۷ جون ۱۹۰۳ء۔
اس نے میرا ڈوئی اور دعائے مباہلہ کا ذکر کیا۔ (۱۰) پاتھ فائینڈر واشنگٹن
۲۷ جون ۱۹۰۳ء۔ ایضاً (۱۱) انٹراوشن شکاگو ۲۷ جون ۱۹۰۳ء۔
ایضاً (۱۲) ڈیموکریٹ کرائسکل روچسٹر ۲۵ جون ۱۹۰۳ء۔ عنوان مباہلہ
اور باقی سالیقہ بیان کے مطابق ہے۔ (۱۳) شکاگو ۲۷ جون ۱۹۰۳ء۔ ایضاً
(۱۴) برٹگٹن فری پریس ۲۷ جون ۱۹۰۳ء۔ ایضاً (۱۵) دوست سپائی
۲۸ جون ۱۹۰۳ء۔ ایضاً (۱۶) شکاگو انٹراوشن ۲۸ جون ۱۹۰۳ء۔
(۱۷) الینی پریس ۲۵ جون ۱۹۰۳ء۔ ایضاً (۱۸) جیکنول ٹائمز ۲۸ جون
۱۹۰۳ء۔ ایضاً (۱۹) بالٹی مور امریکن ۲۵ جون ۱۹۰۳ء۔ ایضاً

بددعا کی تھی اور کہا تھا کہ اے خدا تمام مسلمانوں کو ہلاک کر اور ان میں سے کسی ایک فرد کو بھی کسی ملک میں زندہ نہ چھوڑ اور مجھے ان کا زوال اور استیصال دکھا دے اور مذہبِ ثلثیت اور اقا نیم کے عقیدہ کو تمام زمین میں پھیلا دے۔ میں تمام مسلمانوں کی موت اور دین اسلام کے مٹ جانے کا متمنی ہوں اور میری زندگی میں یہ میری سب سے بڑی آرزو ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی مقصد نہیں۔ یہ تمام کلمات ان انگریزی جرائد میں درج ہیں جو ہمارے پاس موجود ہیں اور قاری بغیر شک و شبہ کے انہیں جان لیتا ہے۔

غور کرنے والے کے لئے اس مفتری کی خباثت کا اندازہ کرنے کے لئے یہی کلمات کافی ہیں اور اسی لئے نبی کریم نے اس کا نام خنزیر رکھا

پیشہ حاشیہ ص ۱۰۷ (۲۱) بفلورائنز ۲۵ جون ۱۹۰۳ء، ایضاً (۲۱) نیویارک میل ۲۵ جون ۱۹۰۳ء، ایضاً (۲۲) ہوسٹن ریکارڈ ۲۷ جون ۱۹۰۳ء، ایضاً

(۲۳) ڈیزرٹ انگلش نیوز ۲۷ جون ۱۹۰۳ء، ایضاً (۲۴) ہیلینا ریکارڈ یکم جولائی ۱۹۰۳ء، ایضاً (۲۵) گروم شائر گزٹ ۷ جولائی ۱۹۰۳ء، ایضاً (۲۶) ٹینسی کرائیکل ۷ جولائی ۱۹۰۳ء، ایضاً (۲۷) ہوسٹن کرائیکل ۳ جولائی ۱۹۰۳ء، ایضاً (۲۸) سونا نیوز ۲۹ جون ۱۹۰۳ء، ایضاً (۲۹) رچمنڈ نیوز یکم جولائی ۱۹۰۳ء، ایضاً (۳۰) گلاسکو ہیرلڈ ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۳ء، ایضاً (۳۱) نیویارک کمرشل ایڈورٹائز ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء، ایضاً (۳۲) دی ٹانگ ٹیلیگراف ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۳ء۔
دعائے مباہلہ اور دُعا کا ذکر۔ منہ

ہے کیونکہ طبیات اس خبیثت کو بُری لگتی ہیں۔ اور شرک اور فقریات کی نجات اسے خوش کرتی ہے۔ اہل نظر اس کے کلام میں اسلام کی شدید توہین میٹھ چکے ہیں اور شہادت دینے والوں نے ہر ملعون سے بڑھ کر اس کی ملعونیت کی گواہی دی حتیٰ کہ وہ سب و شتم میں مثال بن گیا اور وہ منع کرنے اور روکنے سے باز آنے والا نہ تھا اور جب میں نے اسے مباہلہ کی دعوت دی تاکہ اللہ کی طرف سے کاذب کی موت اور صادق کا صدق ظاہر ہو جائے تو ایک امریکی نے ڈوٹی اور اس کی سیرت کے بارہ میں ایک لطیف اور مضحکہ خیز بات کہی جو اس کے اخبار میں چھپی کہ ڈوٹی کبھی مقابلہ کی شرائط تبدیل کئے بغیر دعوت مباہلہ قبول نہیں کرے گا کہ میں مباہلہ تو نہیں کرتا ہاں مجھ سے سب و شتم میں مقابلہ کر لو پس جو کوئی دشنام طرازی میں سبقت لے گیا وہ صادق ہوگا اور اس کا حریف بلا شک و شبہ کاذب قرار پائے گا یہ اس اخبار دِلے کا قول ہے جس نے اس کے اخلاق کا خوب جائزہ لیا تھا اور اس کی زبان کا اچھی طرح تجربہ کیا تھا اور ایسے ہی بہت سے دوسرے اخبار والوں نے بھی لکھا اور یہ لوگ امریکہ کے معزز ترین اور عمائدین میں سے ہیں۔ پھر مباہلہ کے سوال پر میں نے بھی اس کے اخلاق کا تجربہ کیا اور جو ہنی میرا خط اسے ملا وہ شدید طور پر غضبناک ہوا اور نخوت سے بھڑک اُٹھا جھنگلیوں کے بھیڑیوں کی طرح کچلیاں نکالیں اور کہا کہ میں اس شخص کو مجھ پر بلکہ اس سے بھی کمتر خیال کرتا ہوں اس نے مجھے نہیں بلکہ اپنی موت کو دعوت دی ہے اس نے اپنی یہ باتیں اپنے حیریدہ میں شائع کر دیں اور اس کے کبر و نخوت کا اندازہ کرنے کے لئے یہی کافی ہے یہی وہ تکبر تھا جس نے مجھے اللہ تعالیٰ ذوالعزۃ ذوالجلال پر توکل

کرتے ہوئے دُعا اور تضرع پر آمادہ کیا۔

میرے مبالغہ کے لئے یلانے سے پیشتر یہ شخص بڑی دولت کا مالک تھا اور میں اس کے خلاف بدعا کیا کرتا تھا کہ اے اللہ تعالیٰ اسے ذلت و رسوائی اور حسرت کے ساتھ ہلاک کرے اور میری دُعا سے پہلے وہ بادشاہوں ایسی سطوت، قوت، شوکت اور زمین کا دائرہ کی طرح احاطہ کر لینے والی عظیم شہرت، آراستہ مکانات اور مضبوط محلات کا مالک تھا اور عمر بھر اس نے کوئی مصیبت نہ دیکھی تھی ہاں ہر روز اپنے گروہ کو بڑھتے دیکھتا تھا اور دنیا کی ممکن نعمتوں اور برکتیں اسے حاصل تھیں اور بھوک تکلیف کی گھڑیوں سے ناواقف تھا، ریشم پہنتا اور پالکی میں سوار ہوتا تھا اور اسے اُمید تھی کہ اسے طویل عمر ملے گی اور وہ موتوں کے تیر سے غافل تھا وہ اپنا دن مسجد، معبود اور تعظیم کئے جانے والے لوگوں کی طرح بسر کرتا تھا اور رات کے کھانے کے وقت قالین بچھاتا تھا۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی کے انجام کے بارے میں میرے قول کی صداقت ثابت کرنے کے لئے قضا و قدر کو نازل کیا تو اس کے عیش و مسرت کے دن بدل گئے اور اللہ تعالیٰ نے اسے بڑی گردش کے دن دکھائے اور اپنے ہی اعمال کے سانپوں سے ڈسا گیا اور ہمالیہ قطوف میں اور دیباچ صوف میں تبدیلی ہو گئی اور معاملہ اس طرح چلتا رہا تا آنکہ وہ اپنے اس شہر سے نکال دیا گیا جسے اس نے صرف خزانہ

۱۔ وہ پالکی جسے انسان اٹھاتے ہیں۔

۲۔ بڑی اور سست رفتار والا جانور

سے بسایا کھتا اور دینیوں کے خرچ سے بننے والے محلات اس پر حرام ہو گئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر بس نہ کی اور اپنی تمام قضا و قدر کو اس پر نازل کیا اور اس کی تمام قدر و منزلت جاتی رہی اور اس کی تمام مقبوضہ املاک ایک اور آدمی کی طرف منتقل ہو گئیں اور اس کی نخوت کی ہواؤں نے مصائب کی تاریکیوں کو جمع کر لیا یہاں تک کہ وہ پہلی دولت و ثروت سے مایوس ہو گیا اور زمانے کے بانجھ پستان سے اس نے دودھ پیا اور فقر کے چوپائے پر سوار ہوا۔ پھر بعض ورثاء نے اسے قرض خواہوں کی طرح پکڑا اور اس نے بیوی، احباب اور بچوں کی طرف سے بہت ذلت دیکھی حتیٰ کہ اس کے والد نے امریکہ کے بعض اخبارات میں شائع کر دیا کہ وہ اس کے نطفہ سے نہیں اور ولد الزنا ہے اور ایسے ہی ادبار اور انقلاب کی ہواؤں نے اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور زمانے نے ذلت کی تمام اقسام اس کے لئے اکٹھی کر دیں اور وہ مٹی میں جو سیدہ چیز اور ایک ڈسے ہوئے آدمی کی طرح تنہا ہی کا نشانہ بن گیا اور وہ ہر وجاہت سے متصف ہونے کے بعد ایسے عامی کی طرح ہو گیا جسے کوئی جانتا نہ ہو، اس کے تمام متبعین پر آگندہ ہو گئے اور جائداد، املاک اور نقدی میں سے کوئی چیز اس کے پاس نہ رہی اور وہ مصیبت زدہ، فقیر، ذلیل اور حقیر ہو گیا، اس کے حوض خشک ہو گئے باغیچے سوکھ گئے اور جام خالی ہو گئے مکان نحوست زدہ ہو گئے اور اس کے چراغ بجھ گئے اور اس کی چلیخیں بلند ہوئیں اور اس کے باغات اور چشمے کھوڑے اور ان کی سواری اس سے چھین لی گئی، قوم اور سخت زمین اس پر تنگ ہو گئی اور اس کی وادیوں اور دامن نے اس سے عداوت کی اور

اس سے وہ خزان چھین لئے گئے جن کی چابیوں کا وہ مالک تھا اور اس نے دشمنوں کی جنگ اور اس کے نقصانات کا مشاہدہ کیا، پھر سرِ ذلت و رسوائی کے بعد وہ سر سے لے کر پاؤں تک فالج کی گرفت میں آگیا تا فالج اسے خبیث زندگی سے فنا کی طرف منتقل کرے وہ لوگوں کے کندھوں پر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا تھا اور جب اسے اجابت کی حاجت ہوتی تو لوگوں کے ہاتھوں حقہ کا محتاج ہوتا پھر اسے جنون لاحق ہوا اور اس پر گفتگو میں ہدیان اور حرکات و سکنات میں اضطراب غالب آگیا اور یہ آخری رسوائی تھی پھر گونا گوں حسرتوں کے ساتھ اسے موت نے آلیا اور وہ ۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو اس حال میں مرا کہ اس کی نیکیوں کا تذکرہ کر کے کوئی اس پر رونے والا اور نوحہ خوانی کرنے والا نہ بھتا۔ اور اس کی موت کی خبر سے پیشتر اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی اور فرمایا ”میں موت کی خبر دیتا ہوں اللہ تعالیٰ صادقوں کے ساتھ ہے“ تب میں سمجھ گیا کہ اس نے مجھے مباہلہ کرنے والوں میں سے میرے دشمن اور دیرین کے دشمن کی موت کی خبر دی اور اس صریح وحی کے بعد میں منتظر تھا اور اس پیش کوئی وقوع سے پیشتر اخبار بدرا اور الحکم میں شائع کر دیا گیا تا اس کے ظہور پر مومنین کا ایمان تازہ ہو پس جب ہمارے رب کے وعدہ پورا ہونے کا وقت آیا، ڈوٹی اچانک مر گیا باطل بھاگ گیا اور حق غالب ہوا۔

فنا الحمد للہ رب العالمین۔ اور بخدا اگر مجھے سونے، موتیوں اور یاقوت کا پہاڑ بھی دے دیا جاتا تو مجھے کبھی ایسی حاصل نہ ہوتی جیسی اس مفسد کذاب کی موت کی خبر نے مجھے خوشی دی۔ کیا کوئی منصف ہے جو دہاب خدا کی طرف سے دی جانے والی فتحِ عظیم کی طرف نگاہ کرے،

یہ غدا اب الیم ہے جو اس لیٹم دشمن پر نازل ہوا اور جہاں تک میرا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے مباہلہ کے بعد میرے ہر مقصد کو پورا کیا اور اتمام محبت کے لئے بہت سے نشانات دکھائے اور نیک لوگوں کی ایک عظیم جماعت کھنچ کر میری طرف لے آیا اور ڈھیروں ڈھیر سونا اور چاندی میری طرف بھیجا اور بدعتیوں اور منکروں میں سے ہر مباہلہ کرنے والے پر مجھے فتح عظیم بخشی اور میرے لئے اُن گنت روشن نشانات ظاہر فرمائے جنہیں احاطہ تحریر میں لانا میرے لئے محال ہے۔

اہل امریکہ سے پوچھو کہ میری دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے ڈوئی کے ساتھ کیا کیا، آؤ میں تمہیں اپنے آقا و مولا کے نشانات دکھاؤں۔

والخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین
المستشرق۔ مرزا غلام احمد مسیح موعود بمقام قادیان ضلع گورداسپور پنجاب اپریل ۱۹۰۷ء

۱۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بار بار ڈوئی کی موت کی خبر دی، یہ بشارات بہت سی ہیں اور تمام کی تمام اس کی موت سے پیشتر اور اس پر آفات کے نزول سے قبل اخبار بدر اور ایک دوسرے اخبار الحکم نامی میں چھپ چکی ہیں۔ قادی کو چاہیئے کہ وہ ان کی طرف رجوع کرے ۲۵ دسمبر ۱۹۰۲ء کو جو اللہ نے میری طرف مجھی سے بطور حکایت وحی کی ”میں صادق ہوں صادق ہوں عنقریب خدا میرے لئے گواہی دے گا۔“ ۲۲ فروری ۱۹۰۳ء کو وحی ہوئی ”ہم تجھے عنقریب سر بلند کریں گے میں تیری عجب تکریم کر دوں گا، دُعا سنی گئی، میں فوجوں کے ساتھ اچانک آؤں گا، تیری دُعا مستجاب ہے ۲۶ نومبر ۱۹۰۳ء کو وحی ہوئی ”فتح اور غلبہ تیرے لئے ہے“

الخاتمہ

مجھے خیال آیا کہ میں اس رسالہ میں لوگوں کو اپنے معاملہ سے متعارف کرانے کے لئے اپنے اور اپنے اباؤ اجداد کے سوانح کا کچھ تذکرہ کروں

بقیہ حاشیہ ص ۱۱۳ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۳ء کو وحی ہوئی: ”اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت دیکھ لے گا۔ اللہ تعالیٰ متقیوں اور محسنوں کے ساتھ ہے۔“

۱۲ مارچ ۱۹۰۴ء کو وحی ہوئی: ”اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب ہونگے۔ تیرے بیٹا موتی صنائع نہیں کیا جائے گا۔ تجھ پر خسارے کا دن نہیں آئے گا۔“

۱۷ دسمبر ۱۹۰۵ء کو وحی ہوئی: ”تیرا رب کہتا ہے کہ آسمان سے وہ کچھ نازل ہونے والا ہے جو تجھے خوش کر دے گا ہماری طرف سے رحمت کے طور پر یہ امر مقدس ہے۔“

۲۰ مارچ ۱۹۰۶ء کو وحی ہوئی: ”مراد حاصل ہے۔“

۹ اپریل ۱۹۰۶ء کو وحی ہوئی: ”اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور فتح مبین، اعراض کرنے والی قوم سے اس کا عذاب پھایا نہیں جاتا۔“

۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء کو وحی ہوئی: ”اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ

تجھے تمام محمود بخشے یعنی مقام عزت اور فتح اس میں تیری تعریف ہوگی۔“ اور اردو میں وحی ہوئی: ”میں وہ نشان دکھاؤں گا جو دیر کی طاقت

ختم کر دے گا“ یعنی ایسا ایسا نشان دکھاؤں گا۔ جو عیسائیوں کے گرجے کی طاقت توڑ دے گی۔

شاید اللہ تعالیٰ انہیں اس سے فائدہ بخشے اور گمراہی دور کرنے کے لئے انہیں مزید قوت عطا فرمائے اور شاید وہ حقیقت حال پر غور کریں اور عدل و انصاف کی طرف مائل ہوں۔

آگاہ رہیں اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے میں ہوں مسمیٰ غلام احمد بن میرزا غلام مرتضیٰ بن مرزا عطا محمد بن میرزا گل محمد بن مرزا فیض محمد بن مرزا محمد قائم بن مرزا محمد اسلم بن مرزا دلاور بیگ بن مرزا الدین بن مرزا حفص بیگ بن مرزا محمد بیگ بن مرزا عبدالباقی بن مرزا محمد سلطان بن مرزا ہادی بیگ۔

یاد رہے کہ میرا مسکن ”اسلام“ نامی بستی جو آج کل قادیان کے نام سے مشہور ہے اور راوی اور بیاس دو دریاؤں کے درمیان پنجابی شہروں کے مرکز اور دار الحکومت لاہور شہر سے شمالی مشرق کی جانب پنجاب میں واقع ہے۔

بقیہ حاشیہ ص ۱۱۴ :- ۲۰۔ جنوری ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا :- ”وہ کہتے ہیں تو مرسل نہیں کہہ دے اللہ تعالیٰ اور علم کتاب رکھنے والے میرے اور تمہارے درمیان کافی گواہ ہیں۔“ ۲۱۔ جون ۱۹۰۶ء کو اردو میں وحی ہوئی ”دانشان ظاہر ہوں گے“ ”میں تجھے وہ دکھاؤں گا جو تجھے راضی کر دے گا“۔
۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء کو وحی ہوئی :- ”دیکھ میں تیرے لئے آسمان سے بارش برساؤں گا اور زمین سے اگاؤں گا۔ اور تیرے دشمن پکڑے جائیں گے۔“
۲۳ اگست ۱۹۰۶ء کو اردو میں الہام ہوا :- ”اس کا نشان قریب دونوں میں ظاہر ہو گا تا اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے“۔

میں نے اپنے آباؤ اجداد کی کُتب سوارِخ میں پڑھا اور ان سے سُنا ہے کہ وہ تعلیہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے لیکن میرے اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ وہ اقوامِ ترکیہ سے نہیں بلکہ نبیِ فارس سے تھے اور اس کے ساتھ ہی میرے رب نے مجھے بتایا ہے کہ میری بعض نانیاں اور دادیاں نبیِ فاطمہ اور اہل بیتِ نبوی سے تھیں اور اللہ تعالیٰ نے کمالِ حکمت اور مصلحت سے ان میں نسلِ اسماعیل اور اسحاق کو جمع کر دیا۔

اور میں نے اپنے والدِ محترم سے سُنا اور ان کے بعض سوارِخ میں پڑھا ہے کہ وہ ہندوستان کی طرف ہجرت کرنے سے پیشتر سمرقند میں رہتے تھے اور اس علاقہ کے رئیس اور امراء میں سے تھے اور ملتِ اسلامیہ کے ماردِ کافر اور حامی تھے پھر جدائی نے ان میں تفریق ڈال دی اور مسلسل سفر نے آن لیا اور انہوں نے اس زمین پر قدم مارا اور یہ خطہ مبارکہ اور پاک مٹی دیکھی جو قادیان کہلاتی ہے اس کی آب و ہوا اور سبزی و شادابی انہیں پسند آئی

بقیہ حاشیہ ص ۱۱۵۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا: ”اے مظفر تجھے پر سلام تیری دعا سنی گئی۔ تیرے نشان چمکیں گے مومنوں کو بشارت دے دے کہ اُن کے لئے فتح ہے۔“

۲۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا: ”اللہ تعالیٰ کا ذب کا دشمن ہے اور اُسے جہنم میں پہنچائے گا۔ ذلیل کا سفینہ غرق کر دیا گیا۔ تیرے رب کی گرفت سخت ہے۔“
 یکم فروری ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا: ”روشن نشان اور ہماری فتح۔“
 ۷ فروری ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا: ”دوسری عید، تجھے اس سے فتحِ عظیم حاصل ہوگی“
 مجھے چھوڑ میں تجھے اذیت دینے والے کو ہلاک کروں، عذابِ مربع اور گول ہے اگر وہ کوئی نشان دیکھیں تو اعراض کریں گے اور کہیں گے کھلا کھلا جادو ہے۔

تو انہوں نے یہاں ڈیرے ڈال دیئے کیونکہ وہ دیہات کو شہروں سے اچھا سمجھتے تھے یہاں انہیں جائداد اور مکان بھی مل گئے اور وہ کئی بستیوں اور شہروں کے مالک بن گئے پھر جب اس حالت پر ایک زمانہ گزر گیا اور سلطنتِ مغلیہ پر الہی قضا و قدر نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس علاقہ کی امارت بخشی اور وہ ایک دنگ میں اس خطہ کے مستقل بادشاہ بن گئے اور عنانِ حکومت ہر پہلو سے انہی کے ہاتھوں میں آگئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے ان کی مراد پوری کر دی پھر ایک زمانہ نعمت اور رفاہت اور شرف و عظمت میں گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی عمیق مصالحتوں اور دقیق حکمتوں کے تحت خالصہ قوم کو پیدا کیا یہ (لوگ) بڑے سخت دل تھے نہ شرفا کی عزت کرتے اور نہ کمزوروں پر رحم کھاتے اور جب کسی بستی میں داخل ہوتے تو اسے تباہ ویراں کر کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ان لوگوں کے جو روحِ جفا سے اسلام کے بدر، ہلال بن کر رہ گئے۔ یہ اسلام سے عداوت رکھنے والے اور ملتِ خیر الانام کے سب سے بڑے دشمن تھے۔

ان ایام میں میرے آباء پر ان کمینوں کے ہاتھوں مصائب ٹوٹ پڑے حتیٰ کہ انہیں ریاست سے جلا وطن کر دیا گیا اور کفار کے

بقیہ حاشیہ ص ۱۱۶

۲۷۔ مارچ ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا :- ”وہ اس کی نعلین کو لپیٹ کر لائیں گے، میں موت کی خبر دیتا ہوں۔ ۷۔ مارچ سے لے کر آخر تک یعنی اس آدمی کی موت کی خبر اس وقت شائع ہو جائے گی اللہ صادقوں کیساتھ ہے۔“

ہاتھوں ان کے اموال لوٹے گئے۔ انہیں تکالیف کا نشانہ بنایا گیا اور وسیع سائے سے دور ہٹا دیا گیا اور وہ سالوں تک جلا وطنی کی زندگی بسر کرتے رہے اور ظالموں کے ہاتھوں انہیں شدید ایذا پہنچی اور سوائے رحم الراحمین کے کسی نے ان پر رحم نہ کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سلطنتِ برطانیہ کے عہد میں میرے والد کی طرف بعض بستیاں لوٹا دیں اور انہوں نے فانی املاک کے سمندر میں سے ایک قطرہ بلکہ اس سے کم پایا۔“

خلاصہ کلام یہ کہ میرے آباؤ اجداد پھلوں سے لدے ہوئے درخت اور بناؤ سنگار کی ہوئی دوشیزاؤں کی مانند ہونے کے بعد ناکامی اور حسرت کی تلخی دل میں لٹے ہوئے مر گئے۔ اور میں نے ان کے قصوں کو جنہیں یاد کر کے آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں اور جن کا تصور کر کے آنسو نہیں ٹھمتے محلِ عبرت سمجھا اور سب کچھ دیکھنے کے بعد مجھ پر رقت طاری ہو گئی بس میں دریا اور میں نے اپنے دل کو کہا یہ دنیا بے وفا ہے اور اس کا انجام سوائے تباہی اور ناکامی کی تلخی کے کچھ نہیں۔ دنیا مجھ پر تنگ ہو گئی اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ میں اس کی چمک دمک سے اعراض کروں تب اللہ تعالیٰ نے جب دنیا اس کی زیب و زینت کی رویت اور شجرہ دنیا کے پھلوں کی طرف مجھے مائل نہ ہونے دیا۔ اور میں گمنامی کو پسند کرتا گوشہ اختفاء کو ترجیح دیتا اور مجالس اور ریا اور عجب کے مواقع سے بھاگتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے حجرہ سے نکالا مجھے لوگوں میں معروف کیا درآنحالیکہ میں شہرت کو پسند کرتا تھا اور اس نے مجھے آخری زمانہ کا خلیفہ اور اس وقت کا امام بنا دیا۔ اور اپنے کلمات سے میرے ساتھ ہم کلام ہوا جن میں سے کچھ کا ہم اس مقام پر ذکر کرتے اور اُن پر اُسی طرح ایمان لاتے ہیں جیسے ہم مخلوقات کے پیدا کرنے والے خدا کی کتب پر ایمان لائے۔